بفیض روحانی
تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان اوحدالدین قدوۃ الکبریٰ
مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی
سامانی نور بخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
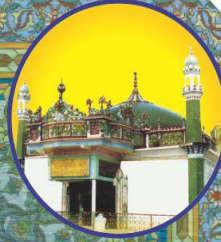
بیادگار
اعلیٰ حضرت شیخ المشائخ شبیہ غوث الثقلین محبوب ربانی مولانا الحاج
ابو احمد سید علی حسین اشرف اشرفی الجیلانی
المعروف اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی رضی اللہ عنہ
حضور سید العرفاء قطب المشائخ سید شاہ قطب الدین اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ

۱۴۴۲ھ ۲۰۲۱ء 2021-1442

مرتبہ ابو محمد الحاج آل رسول احمد کٹیہاری

برائے ایصال ثواب:
مرحوم شیخ محمد عتیق الدین صدیقی اشرفی

شائع کردہ
انٹرنیشنل سنی سینٹر ناگپور

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نذرانہ عقیدت: ریحانِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، دلبند علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم، نوردیدۂ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا، راحت جان امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ، محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ، محبوب ربانی اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ، شیخ الاسلام حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ، سیدی مرشدی حضور قطب المشائخ شہزادۂ رسول سید قطب الدین اشرف اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ اور دیگر تمام اولیائے کاملین عارفین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے مقدس و مکرم و معزز بارگاہوں میں اپنی اس کاوش کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اللہ سبحانہ وتعالی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور وسیلے سے قبول فرما کر اس **جنتری** کو عوام و خواص میں مقبول فرمائے اور تمام مؤمنین و مؤمنات کی مغفرت فرمائے آمین۔ الحاج ابو حامد آل رسول احمد کٹیہاری

حمد باری تعالیٰ

کلام: مجمع البحرین حاجی الحرمین الشریفین اعلیٰ حضرت قدسی منزلت مخدوم الاولیاء مرشد العالم محبوب ربانی
ہم شبیہ غوث الاعظم حضرت سید شاہ ابو احمد محمد **علی حسین اشرف اشرفی میاں** الحسنی والحسینی کچھو چھوی قدس سرہ النورانی

مشہور ہورہا ہے عز و جلال تیرا
جاری ہے ہر زباں پر قال و مقال تیرا

تو پردۂ تعین رخ سے اگر اٹھا دے
عالم کو محو کردے حسن و جمال تیرا

آنکھوں میں عاشقوں کی شکلوں میں مہ رخوں کی
جلوہ دکھا رہا ہے یہ خط و خال تیرا

نظروں میں اہل دل کی کثرت ہے عین وحدت
ہر حال میں ہے حاصل قرب و وصال تیرا

مرنے سے اپنے پہلے مرکر ہوا جو واصل
حاصل ہوا اسی کو پیارے وصال تیرا

جب تجھ میں **اشرفی** ہے اور اشرفی میں تو ہے
پھر کیا سمجھ میں آئے ہجر وصال تیرا

(تحائف اشرفی صفحہ ۸۸)

کیوں ڈھونڈتے پھرتے ہو عالم میں کیوں اسکی تلاش میں ہوتے ہو گم
وَھُوَمَعَکُمْ وَھُوَمَعَکُمْ وَھُوَمَعَکُمْ وَھُوَمَعَکُمْ

کوئی ہم سے جو اس کا پتہ پوچھے بتلائیں گے ہم یہ پردہ سے
فِیْ اَنْفُسِکُمْ فِیْ اَنْفُسِکُمْ فِیْ اَنْفُسِکُمْ فِیْ اَنْفُسِکُمْ

وہ تو پاس تھے پر دیکھا ہی نہیں لو چپکے سے ہم کو سنا بھی چلے
اَنَا اَقْرَبُکُمْ اَنَا اَقْرَبُکُمْ اَنَا اَقْرَبُکُمْ اَنَا اَقْرَبُکُمْ

جب من کان للہ ہوئے تو پھر کان اللہ لہ ٹھہرے
لَارَیْبَ لَکُمْ لَارَیْبَ لَکُمْ لَارَیْبَ لَکُمْ لَارَیْبَ لَکُمْ

یہی کہتا ہے اشرفی مسکیں نہیں خالی ہے اس سے کوئی کہیں
اَحَدَ مِنْکُمْ اَحَدَ مِنْکُمْ اَحَدَ مِنْکُمْ اَحَدَ مِنْکُمْ

(تحائف اشرفی صفحہ ۸۵)

کلام: قطب المشائخ سید قطب الدین اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی قدس سرہ

وہ دل میں بسانے کے قابل خدا ہے
وہ دلدار پہلو میں آکر چھپا ہے
جو ہے نکہت گل جو ہے شور بلبل
اسی سے اداہے اسی کی صدا ہے
قطب سے جو پوچھو تو ہر دل میں ڈھونڈو
ہٹادے جو گھونگھٹ تو محشر بپا ہے

(گل سمناں صفحہ ۲۶)

برائے فیض و برکت

کلام الاشرف..........اشرف الکلام

کلام: غوث العالم مخدوم اوحد الدین سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی **منظوم ترجمہ:** حضور سید گل اشرف کچھوچھوی علیہ الرحمہ

وصل توچوں دست داد ملک جہاں گو مباش
لعل تو چوں حاصل است گوہر جاں گو مباش
ترجمہ: وصل ترا جب ہوا ملک جہاں گونہ ہو
لعل ہے حاصل ترا گوہر جاں گونہ ہو

آیت حسن ترا حاجتِ تفسیر نیست
صورت خورشید را شرح و بیاں گومباش
ترجمہ: آیتِ رخ کو نہیں حاجتِ تفسیر ہے
صورت خورشید کی شرح و بیاں گونہ ہو

عاشق روئے تو نیست طالب دنیا و دیں
ازروئے جاں توئی کون ومکاں گومباش
ترجمہ: تیرے دیوانے نہیں طالب دنیا ودیں
آرزوئے جاں ہے تو کون و مکاں گونہ ہو

گردش گردوں اگر قطع شود گو بشو
حاصل فطرت توئی دور زماں گومباش
ترجمہ: قطع جوہو گردش گردوں تو پھر قطع ہو
حاصل فطرت ہے دورزماں گونہ ہو

آتش عشق اربسوخت خرمن ماگوبسوز
اشرف شوریدہ را نام ونشاں گومباش
ترجمہ: آتش الفت جلائے جو جلادے ہمیں
اشرف دلگیر کا نام ونشاں گو نہ ہو
ہے شہ سمناں کا در مجھ کو بہار حیات
اشرفی گل کے باغ جناں گونہ ہو

نعت شریف صلی اللہ علیہ وسلم

کلام: شیخ اعظم حضور سید اظہار اشرف علیہ الرحمہ

سارے نبیوں میں چمکتا ہے اجالا تیرا
مل گئی اس کو بلندی جو ہے منگتا تیرا

اس کی نظروں میں سمائے گا کہاں حسن چمن
جس نے دیکھا ہے یقیناً در والا تیرا

انبیاء آئے زمانے کی ہدایت کے لئے
لیے ہر زباں پہ سدا جاری رہا چرچا تیرا

جس کو اللہ نے محبوب بنایا اپنا
اپنا مثل پیدا نہ ہوا اے شہ بطحا تیرا

تیرا ہو کر اسے غیروں سے بھلا کیا مطلب
تیرے منگتے کو فقط چاہیے ٹکڑا تیرا

مظہر ذات خدا تیرے ہیں اوصاف جدا
ایسے محبوب کہ جس میں نہیں میرا تیرا

میرے مولیٰ میرے ملجا میرے داتا تم ہو
ہم غریبوں کو اگر ہے تو سہارا تیرا

ہوکرم حالت اظہار پہ اے شاہ عرب
واسطہ خواجہ پیا کا ہے جو ہے پیارا تیرا

(مجموعہ کلام شیخ اعظم صفحہ ۸۵)

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورہ فاتحہ مکی ہے اس میں سات آیات ہیں[1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١

اللہ کے نام سے (جو بہت) رحم والا مہربان (ہے) تعریف وثنا (اس) اللہ کے لئے جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے[2]

بنام خدای بخشنده مهربان ثنای و ستائش یراست پروردگار عالمها

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

رحم والا مہربان[3] جزا کے دن کا مالک[4] ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں

بخشائنده خداوند روز جزا ترا می پرستیم

وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ

اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں[5] تو ہمارے لئے سیدھی راستہ ظاہر فرما[6] راستہ

وازتومدد می طلیبم بنما ما را راه راست راه

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا[7] ان لوگوں کے (راستہ) کے سوا جن پر غضب ہوا گمراہوں کے راستہ کے سوا[8]

آنانکه انعام کردی بر ایشان

بجز آنانکه خشم گرفته شد بآنها و بجز گمراهان

اشرف البیان

مع تفسیر اظہار العرفان

[1] قرآن سورہ فاتحہ مکی بھی ہے اور مدنی بھی کیونکہ مکہ مکرمہ میں فرض صلوٰۃ اور مدینہ منورہ میں تحویل قبلہ کے موقع پر نازل ہوئی۔ اس میں ۷ آیات، ۲۵ کلمات اور ایک ۱۲۳ حروف ہیں۔ (غرائب القرآن) یہ سورت اصول دین اور فروغِ دین مثلاً عقیدہ، عبادت تشریع یوم آخرت پر اعتقاد اللہ تعالی کے صفات حسنہ پر ایمان، عبادت واستعانت میں اسے خاص کرنے وغیرہ پر مشتمل ہے اس سورت کو سورۃ الفاتحہ، ام الکتاب، سبع مثانی، شافعہ، وافعہ، اساس اور حمد بھی کہتے ہیں۔ علامہ قرطبی نے اس سورت کے بارہ نام لکھے ہیں۔ (صفوۃ التفاسیر)

[2] نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پڑھوں گے تو گویا کہ تم نے اللہ کا شکر ادا کیا اس لیے اللہ تمہیں اور زیادہ دے گا۔ (ابن جریر) [3] حضرت عزری فرماتے ہیں کہ اللہ رحمان ہے جمیع خلق کے لئے اور رحیم خاص مومنین کے لیے ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رحمان سے مراد رحمن الدنیا والآخرت (دنیا اور آخرت میں رحم فرمانے والا) ہے جو صرف ایمان والوں کے لیے ہے (ابن جریر) [4] حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یوم حساب یعنی قیامت کا دن ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس دن مجازی بادشاہ بھی نہ ہوگا۔ (ابن جریر) [5] ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم تجھے ایک مانتے ہیں، تجھ ہی سے ڈرتے ہیں اور تجھ ہی سے امید رکھتے ہیں اور وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کا مطلب یہ ہے کہ ہم تیری اطاعت میں اور اپنے تمام امور میں تیری ہی مدد طلب کرتے ہیں (ابن جریر) [6] حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ (الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ) سے مراد قرآن ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ پڑھیے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے ہدایت والے راستے کے بارے میں الہام کیا ہے اور وہ اللہ کا دین ہے جس نے کوئی کجی نہیں ہے۔ حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھی یعنی ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا راستہ ہے۔ (ابن جریر) بے شک مومن جب اللہ کو دلیل واحد سے پہچان لیتا ہے تو اس کی نظر میں ممکنات کی اقسام میں کوئی موجود ایسا نہیں ہوتا ہے جس میں اللہ تعالی کے وجود و علم، قدرت جود و رحمت اور حکمت پر دلائل نہ ہوتے ہوں اور کبھی دین انسان دلیل واحد سے صحیح ہوتا ہے اور باقی دلائل سے غافل رہتا ہے اس لیے مومن کا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کہنا یہ معنی رکھتا ہے کہ "اے ہمارے معبود! ہم نے جان لیا کہ ہر شے میں تیری ذات، صفات، قدرت اور علم پر دلائل کی کیفیت موجود ہے" اس لیے ان دلائل کی راہ ہمارے لئے ظاہر فرما!" (تفسیر کبیر) [7] حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ وہ راستہ جس پر اللہ نے انعام فرمایا ہے وہ ملائکہ، انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کا ہے۔ (ابن جریر) [8] حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے مراد یہود ہیں اور وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا اس سے مراد نصاریٰ ہے۔ (ابن جریر) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ سورۃ فاتحہ کی مثل کوئی سورت توریت میں نازل ہوئی نہ انجیل میں نہ زبور میں اور نہ خود قرآن میں۔ (ترمذی شریف) سورہ فاتحہ کے اختتام پر تھوڑی سی خاموشی کے بعد آمین کہنا سنت ہے تھوڑی سی خاموشی کے بعد آمین اس لیے کہنا چاہیے تاکہ قرآن اور غیر قرآن کے درمیان فصل ہو جائے۔ (القرطبی)

اشرف البیان مع تفسیر اظہار العرفان: حضرت علامہ سید شاہ ممتاز اشرفی الجیلانی حفظہ اللہ ملک پاکستان کے ایک ذی استعداد باعمل عالم دین ہیں۔ دارالعلوم اشرفیہ رضویہ اورنگی ٹاؤن کراچی میں درس وتدریس کا کام انجام دے رہے ہیں۔ تدریس کے ساتھ تصنیف وتالیف بھی ان کا مشغلہ ہے۔ ان کی متعدد کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ جن میں درسی کتابوں کی شروحات بھی شامل ہیں۔ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ نے سب سے پہلے قرآن پاک کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔ حضور مخدوم کچھوچھہ قدس سرہ کا تحریر کردہ فارسی ترجمہ کا نسخہ مدینہ منورہ میں حرم شریف کے قریب کسی مکان میں موجود تھا۔ جب حرم شریف کی توسیع ہوئی تو یہ قرآن شریف مع ترجمہ بزبان فارسی جناب محمد علی صاحب مہاجر مدنی کو ملا اور ان سے ڈاکٹر حضرت سید مظاہر اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کو ملا۔ اور مولانا موصوف صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ نے اس کا اردو ترجمہ کیا۔ بعد ازاں آپ نے "**تفسیر اظہار العرفان**" کے نام سے چھ جلدوں میں اس کی تفسیر بھی لکھی۔ جو دارالعلوم اشرفیہ رضویہ اورنگی ٹاؤن کراچی سے شائع ہوئی۔ [رفیع الشان قرآن عظیم مترجم / ص:۳-۵] اور اس کا ایک نسخہ **مختار اشرف لائبریری خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف** (امبیڈکر نگر، اتر پردیش) میں موجود ہے۔

حقوق العباد کی اہمیت

(حامد سراج مدنی پاکستان)

معاشرے کا چین و سکون، تعمیر و ترقی، فلاح و بہبود اس میں بسنے والے افراد کے اخلاق و کردار کی حفاظت اور باہمی تعلقات کی مضبوطی کا مرہونِ منت ہوتا ہے۔اس لئے مختلف تہذیبوں اور معاشروں میں انسانی حقوق(Human Rights) کی حفاظت کے لئے مختلف قوانین رائج ہیں مگر دینِ اسلام کو اِنسانی حقوق کے تحفظ میں سب پر برتری حاصل ہے کیونکہ اسلام وہ واحد مذہب ہے جس نے نہ صرف حقوق العباد کی اہمیت پر زور دیا بلکہ ان کی ادائیگی نہ کرنے والے کو دنیوی و اُخروی طور پر نقصان اور سزا کا مستحق بھی قرار دیا۔حقوق العباد کو جس قدر تفصیل و تاکید سے اسلام نے بیان کیا ہے، یہ اسی کا خاصہ ہے۔ان حقوق میں والدین، اولاد، زوجین یعنی میاں بیوی، رشتہ دار، یتیم، مسکین، مسافر، ہمسایہ، سیٹھ، نوکر اور قیدی وغیرہ کے انفرادی حقوق کے ساتھ دیگر اجتماعی و معاشرتی حقوق کا وسیع تصور بھی شامل ہے۔

حقوق العباد کا معنٰی و مفہوم: حقوق جمع ہے حق کی، جس کے معنٰی ہیں: فرد یا جماعت کا ضروری حصہ۔(المعجم الوسیط:۱۸۸)

جبکہ حقوق العباد کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ تمام کام جو بندوں کو ایک دوسرے کے لئے کرنے ضروری ہیں۔ان کا تعلق چونکہ بندے سے ہے اسی لئے ان کی حق تلفی کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے یہی ضابطہ مقرر فرمایا ہے کہ جب تک وہ بندہ معاف نہ کرے معاف نہ ہوں گے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۵۹)

حقوق العباد کی اہمیت: حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوقُ العباد کی ادائیگی در حقیقت راہِ نجات ہے۔اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر حقوق العباد کی ادائیگی کا حکم فرمایاہے، ایک جگہ فرمایا: وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ (بنی اسرائیل ۲۶) ترجمہ: اور رشتہ داروں کو ان کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو۔ حقوق العباد ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے نیک اور صالح بندوں کی صفت ہے۔کامل مسلمان ہمیشہ دوسروں کے حقوق دبانے یا انہیں تلف کرنے سے بچتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: مسلمان کی سب چیزیں (دوسرے) مسلمان پر حرام ہیں، اس کا مال، اس کی آبرو اور اس کا خُون۔ (ابوداؤد جلد ۴ صفحہ ۳۵۴ حدیث: ۴۸۸۲)

حقوق العباد کی ادائیگی میں غفلت برتنے سے معاشرے کا امن و سکون برباد ہو جاتا ہے۔ ہر کسی کا حق اِسی دنیا میں ہی ادا کرنا آخرت میں ادا کرنے کی نسبت بہت آسان ہے کیونکہ اگر حقوق معاف کروائے بغیر اس دنیا سے چلے گئے تو ایک روپیہ دبانے، کسی کو ایک ہی گالی بکنے، محض ایک بار کے گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے کے سبب ساری زندگی کی نیکیوں سے ہاتھ دھونے پڑ سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ صاحب حق کے گناہ بھی سر ڈالے جاسکتے ہیں جیسا کہ فرمانِ رسول ﷺ ہے: جس کے ذِمے اپنے بھائی کی عزّت یا کسی اور شے کے معاملے میں ظُلم ہو، اُسے لازِم ہے کہ (قیامت کا دن آنے سے پہلے) یہیں دنیا میں اس سے معافی مانگ لے، کیونکہ وہاں (روزِ محشر اس کے پاس) نہ دینار ہوں گے اور نہ درہم، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہوں گی، تو بقدر اُس کے حق کے، اِس سے لے کر اُسے دی جائیں گی، اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو اُس (مظلوم) کے گناہ اِس (ظالم) پر رکھے جائیں گے۔(بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۲۸، حدیث: ۲۴۴۹) ہمیں چاہئے کہ حقوق العباد سے متعلق اسلام کی عطا کردہ روشن تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اور حق تلفی کی اس دیمک کا خاتمہ کریں جو ہمارے معاشرے کی بنیادوں کو بوسیدہ کر رہی ہے۔

ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رِوایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر (۷۰) فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(مجمع الزوائد، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵)

عشق حقیقی

کلام: سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ

ترک دنیا گیر تا سلطاں شوی
محرم اسرار باجانان شوی

پابہ تخت و تاج وسردر راہ نہ
تا سزای مملکت یزدان شوی

چیست دنیا ؟ کہنہ ای ویرانہ ای
در رہِ آباد این ویران شوی

تابکی در دام دنیا ہای بند
در ہوایی دانہ ای پران شوی

دام فانی برگسل از پای جان
تاتو واصل باقی از سبحان شوی

برگزراز خواب و خوار مردانہ وار
تابراہ عشق چون مردان شوی

گرہنی پابر سر اورنگ و جاہ
تارکی چون **اشرف** سمنان شوی

نوٹ: غوث العالم محبوب ربانی سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ اپنی بادشاہت چھوڑ کر ملک ہندوستان روانہ ہوئے جو کیفیت طاری تھی اس کا اظہار آپ علیہ الرحمہ نے اس طرح کیا ہے۔جو کہ آپ ترجمہ میں پڑھ سکتے ہیں۔(ابو محامد)

ترجمہ

شانِ دنیا اور دینی اور ہے
لذت عشق حقیقی اور ہے

چھوڑ دو یہ عارضی تاج اور تخت
تاج و تخت جاودانی اور ہے

ایک ویرانہ ہے یہ دنیا ے دوں
یہ ہے فانی اور باقی اور ہے

حرص دنیا میں ہو کیوں اتنا اسیر
اڑ کے دیکھو جاے ثانی اور ہے

صحبت اہل جہاں سے دور ہو
وصل حق کی شادمانی اور ہے

چھوڑ دو سب عیش و آرام جہاں
تیری جاے کامرانی اور ہے

رہروان عام سے کرلو گریز
اشرف کی رہروانی اور ہے

(حیات مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ صفحہ 95)

ازقلم

پروفیسر حضرت سید وحید اشرف اشرفی کچھوچھوی حفظہ اللہ

سابق صدر: شعبۂ عربی فارسی واردو دانش گاہ مدارس

مناجات

کلام: شیخ اعظم حضور سید اظہار اشرف کچھوچھوی علیہ الرحمہ

نوریزداں مددے سید وسلطاں مددے
شاہ شاہاں مددے فخر رسولاں مددے

توئی سرکار دوعالم توئی مقصود حیات
مالک کون ومکاں کعبہ ایماں مددے

ہم عالم زطفیل شما پروردہ اند
صاحب جود و سخا مہبط قرآں مددے

من باحوال پریشان شوم تاامروز ی
یارسول عربی مظہر رحماں مددے

بہربوبکر وعمر از پئے عثمان وعلی
ازطفیل ہمہ اصحاب درخشاں مددے

آمدہ ام بدرت پاک بصد عجز ونیاز
بہر حسنین وعلی صاحب جیلاں مددے

عاصیم لب نہ کشد طالب بخشش ہستم
بہر زہرہ ومعین شافع عصیاں مددے

درگلو طوق غلامی شہ اشرف دارم
یاحبیبی بطفیل شہ سمناں مددے

عاجزو بیکس **اظہار** حزیں آمدہ است
نظرکن ہادی دیں سوے غریباں مددے

(شجرہ عالیہ قادریہ چشتیہ اشرفیہ)

حکومت مسلم کی ہو یا غیر مسلم کی، حکومت کے قوانین کی پابندی ضروری ہے اور قانون سے سرتابی گناہ ہے۔بشرطیکہ قانون مذہب کے خلاف نہ ہو۔(مخدوم کچھوچھ)

جمادی الثانی کی فضیلت اور اذکار و نوافل

ماہ جمادی الثانی بڑی خیر و برکت والا مہینہ ہے اور اس ماہ کی عبادت بہت افضل ہے۔ یہ مہینہ استقبال ماہ رجب ہے گویا اس ماہ کی عبادت کا مقصد ماہ رجب کی حرمت ہے۔ عجائب المخلوقات میں لکھا ہے کہ اس مہینہ کی پہلی تاریخ کو رسول خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے سیدنا حضرت جبریل علیہ السلام آئے تھے اور اسی ماہ کی ۲۲ تاریخ ۱۳ھ کو خلیفہ دوئم حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تخت خلافت پر بیٹھے تھے اور اسی ماہ کی بیسویں تاریخ کو خاتونِ جنت سیدہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی ولادت مبارکہ ہوئی تھی۔

نوافل: فضائل الشہور و دیگر کتب میں مذکور ہے کہ اس مہینے میں خلیفہ اول حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بارہ رکعت نفل ادا کیا کرتے تھے اور بہت سارے صحابہ کرام علیہم الرضوان آخری عشرہ میں استقبال رجب المرجب کے لیے روزہ رکھا کرتے تھے۔ بزرگان دین سے منقول ہے کہ اس مہینے میں جو شخص چار رکعت نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں سورہ اخلاص تیرہ مرتبہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ اس بے شمار گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (بارہ مہینوں کے فضائل)

شیخ الاسلام حضرت نظام یمنی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ جو شخص اسی مہینے کی پہلی رات کو دو رکعت نفل پڑھے اور سلام کے بعد استغفار پڑھے اور اس ماہ کی دسویں تاریخ کو بارہ رکعت نفل چھ سلام کے ساتھ اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قریش پڑھے اور سلام کے بعد سورہ یوسف ایک مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس سال معاشی کی تنگی زمانوں کی تکلیف بے خوف رکھے گا۔ مزید آپ لکھتے ہیں کہ ۲۸ ویں شب کو نماز مغرب کے بعد چار رکعت نماز ادا کریں۔ سلام کے بعد یاسمعلونی کہے۔ لوگوں کی نگاہ میں عزیز تر ہو گا۔ (وظائف اشرفی / لطیفہ ۳۸/ ۳۴۲)

ہر حاجت اور ہر طلب کیلئے: کسی قسم کی مالی پریشانی ہو یا گھریلو پریشانی ہو یا کوئی رکاوٹیں ہوں تو درج ذیل آیت کا کثرت سے ورد کریں۔۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ٥ يَااَللّٰهُ يَارَحْمٰنُ ٥ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ٥ يَااَللّٰهُ يَارَحِيْمُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کی ہر جائز حاجت کو پورا فرمائے گا۔

مصیبت کو ٹالنے کیلئے: درج ذیل آیت کو اٹھتے بیٹھتے نہایت توجہ اور یقین کے ساتھ پڑھیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کی تمام مصیبتوں کو ٹال دے گا۔ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ٥ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ٥ (سورۂ الم نشرح)

راہِ ہدایت پر استقامت کا وظیفہ: بزرگوں کا کہنا ہے کہ راہِ ہدایت پر استقامت کیلئے یہ وظیفہ بہت موثر ہے لہٰذا جو شخص جمادی الثانی کی پہلی تاریخ سے آخری تاریخ تک روزانہ اس وظیفہ کو ۳۱۳ مرتبہ پڑھے گا اسے راہِ ہدایت پر استقامت نصیب ہو جائے گی اور اس کے بعد اگر ایک مرتبہ بعد نمازِ فجر اور ایک مرتبہ بعد نماز مغرب پڑھنے کا معمول بنالے تو بہت بہتر رہے گا۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (۸) رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (۹) ٥ ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو ہدایت کرنے کے بعد (غلط راستے پر) نہ پھیر اور اپنے پاس سے ہم کو رحمت عطا فرما۔ بے شک تو ہی دینے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار تو ایک دن جس (کے آنے) میں (کسی طرح کا) شبہ نہیں لوگوں کو (اعمال کی جزا سزا کیلئے) اکٹھا کرے گا (تو اس دن ہم پر تیری مہربانی کی نظر رہے) بے شک اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۷۸۶ بار پڑھ کر ہاتھوں پر، پانی پر یا جس گھر میں رہتے ہیں اس کی خیر و برکت کیلئے تین بار پھونکیں اور دم کیے ہوئے پانی سے تھوڑا پانی لیں گھر کی چھت پر چاروں کونوں میں پانی ڈالیں آسمانی بلائیں دور ہو جائیں گی۔ گھر کی دیواروں پر دم کیا ہوا پانی چھڑکیں گھر کے اندر تعویذ، دھاگہ، نحوست اور کالا جادو ختم ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ باقی پانی پینے کیلئے ہے اس سے جسمانی شفاء اور روحانی علاج ہو جائے گا۔

الاشرفی جنتری	جنوری 2021	جمادی الاولی 1442	پوس بنگلہ 1428	پوس فصلی 1427	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
جمعہ	1	16	17	3	
سنیچر	2	17	18	4	عرس بدیع الدین زندہ شاہ مدار علیہ الرحمہ مکن پور / حجۃ الاسلام حامد رضا علیہ الرحمہ (بریلی شریف)
اتوار	3	18	19	5	عرس حضرت شاہ عبد الرحمن علیہ الرحمہ پوکھریرا
پیر	4	19	20	6	عرس سید جلال الدین سرخ پوش سہروری بخاری علیہ الرحمہ
منگل	5	20	21	7	عرس سید احمد حلیم اللہ سہروری علیہ الرحمہ / حضرت عبد الرحمن تیغی علیہ الرحمہ
بدھ	6	21	22	8	
جمعرات	7	22	23	9	وصال حضور سلطان سید کبیر احمد رفاعی علیہ الرحمہ
جمعہ	8	23	24	10	
سنیچر	9	24	25	11	
اتوار	10	25	26	12	
پیر	11	26	27	13	عرس حضرت سید بابا حضرپور کولکتہ / تارک السلطنت سلطان ابراہیم بن ادہم علیہما الرحمہ
منگل	12	27	28	14	سوامی بیکانند جینتی (بنگال)
بدھ	13	28	29	15	نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی
جمعرات	14	29	30	16	عرس حفیظ الدین لطیفی تکیہ شریف کٹیہار / امام النحو علامہ جیلانی اشرفی علیہما الرحمہ / جمادی الآخر کا چاند دیکھئے
جمعہ	15	یکم جمادی الثانی	یکم ماگھ	17	عرس حافظ ملت علیہ الرحمہ مبارکپور (مرید و خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ)
سنیچر	16	2	2	18	وصال حضرت سید معین الدین اشرف اشرفی کچھوچھہ شریف قدس سرہ / عرس غوث بنگالہ علیہ الرحمہ
اتوار	17	3	3	19	عرس سید شاہ فقیر باشاہ قادری سہروری علیہ الرحمہ
پیر	18	4	4	20	عرس حضرت عبد الباری علیہ الرحمہ فرنگی محلی لکھنؤ
منگل	19	5	5	21	عرس مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمہ / عرس نعیم الدین بلگرامی علیہ الرحمہ
بدھ	20	6	6	22	عرس سید نیاز بے نیاز علیہ الرحمہ بریلی / حضرت مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ بستی
جمعرات	21	7	7	23	عرس حضرت سید شاہ مرشد پیر سہروری علیہ الرحمہ / حضرت قاری مصلح الدین علیہ الرحمہ کراچی
جمعہ	22	8	8	24	عرس حضرت مخدوم ماہمی علیہ الرحمہ (ماہم شریف)
سنیچر	23	9	9	25	عرس حضرت شمس الدین ترک علیہ الرحمہ (پانی پت)
اتوار	24	10	10	26	عرس سید العلماء علیہ الرحمہ مارہرہ شریف / سید فخر الدین شاہ سہروری علیہ الرحمہ
پیر	25	11	11	27	عرس حضرت مولانا جلال الدین رومی سہروردی / حضرت سید بابا فخر الدین سہروردی علیہما الرحمہ
منگل	26	12	12	28	یوم جمہوریہ / عرس سید شمس الدین علیہ الرحمہ بہار
بدھ	27	13	13	29	
جمعرات	28	14	14	یکم ماگھ	وصال حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی شافعی علیہ الرحمہ ایران
جمعہ	29	15	15	2	عرس حضرت مخدوم عبد الحق علیہ الرحمہ (ردولی شریف)
سنیچر	30	16	16	3	عرس سید صدر الدین راجو قتال سہروردی / حاجی علی ممبئ / سید شاہ عالم احمد آباد علیہما الرحمہ
اتوار	31	17	17	4	عرس حضرت عبد الصمد چشتی (پھپھوند شریف) / حضرت عبد القہار ضیاء الدین سہروردی علیہما الرحمہ

تضمین

بر شعر امام اہلسنت مجدد دین ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ النورانی

از قلم: مظہر غزالی، یادر گار رازی، مفتی سواد اعظم رئیس المحققین، امام المتکلمین تاجدار اہلسنت شیخ الاسلام والمسلمین

علامہ سید مدنی اشرف اشرفی الجیلانی اختر کچھوچھوی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ (کچھوچھہ شریف)

اندریں محفل کن اندبسے لالہء رخاں — لب ہیں برگ گل گلزار حبیب رحماں
نازشِ کاہکشاں ، غیرت ماہ تاباں — آنکھ ہیں نرگس رعنائے غزال جیلاں
لیک مثل تو ندیدم بہ نگاہ حیراں — اور رخسار حسین ساغر آب رُتاں
اشرفی اے رخت آئینۂ حسن خوباں — اشرفی اے رخت آئینۂ حسن خوباں
اے نظر کردۂ پروردۂ سہ محبوباں — اے نظر کردۂ پروردۂ سہ محبوباں

میرے افکار کی زینت میرے اشعار کی جاں — تیرا سر، ناز کرے جس پہ کلاہ عرفاں
عالم تیرہ و تاریک کے مہر رخشاں — تیرا در، آکے جہاں خم ہو نعیم دوراں
دیکھ کر تجھ کو نواسنج ہوئے ماہ و شاں — تیرا پا، جس کا زمانہ ہے رہین احساں
اشرفی اے رخت آئینۂ حسن خوباں — اشرفی اے رخت آئینۂ حسن خوباں
اے نظر کردۂ پروردۂ سہ محبوباں — اے نظر کردۂ پروردۂ سہ محبوباں

ہر رگ و پے میں مئے خلق نبی ہے رقصاں — تیرا باطن ہے میرا کعبہ دل قبلہ جاں
پھوٹتی ہے رخِ انور سے شعاعِ جیلاں — تیرے ظاہر پہ ہے آئینہ بھی محو حیراں
غمزدۂ ناز ہے ادائے سمناں — کیوں نہ پھر بول اٹھے اہل بصیرت کی زباں
اشرفی اے رخت آئینۂ حسن خوباں — اشرفی اے رخت آئینۂ حسن خوباں
اے نظر کردۂ پروردۂ سہ محبوباں — اے نظر کردۂ پروردۂ سہ محبوباں

تیری تخصیص نہیں اختر آشفتہ بیاں
کتنے **اختر** ہیں نشید آرا ترنم ریزاں
دیکھ خود شیخ رضا بھی ہیں گوہر افشاں
اشرفی اے رخت آئینۂ حسن خوباں
اے نظر کردۂ پروردۂ سہ محبوباں

بحوالہ تجلیات سخن صفحہ ۱۲۲

سید اشرف جہانگیر سمنانی کی تصنیفات پر ایک نظر

پروفیسر سید شفیق احمد اشرفی خواجہ معین الدین چشتی اردو عربی فارسی یونی ورسٹی، لکھنؤ

غوث العالم محبوب یزدانی حضرت مخدوم سید اوحد الدین اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی کا شمار اپنے وقت کے جلیل القدر صوفیا میں ہوتا ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب سمنان کے سلطان ابن سلطان ساداتِ نور بخشیہ سے جا ملتا ہے۔ آپ کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ مادرزاد ولی تھے۔ قرآت سبعہ کے ساتھ آپ حافظ قرآن تھے۔ چودہ سال کی عمر میں آپ نے تمام علوم وفنون میں مہارت تامہ حاصل کرلی۔ آپ کی بڑائی، بزرگی اور مناقب کے بارے میں شیخ عبد الرحمن چشتی علیہ الرحمہ "مرآۃ الاسرار" میں رقم طراز ہیں: "آن سلطانِ مملکت دنیاودیں، آں سر حلقۂ عارفانِ ارباب یقیں، آں محبّ و محبوب ربانی، غوث الوقت حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ۔ آپ یگانۂ روزگار تھے اور شانِ رفیع، ہمت بلند، کرامات وافر کے مالک تھے۔"

سید اشرف جہانگیر سمنانی حضرت شیخ علاالحق پنڈوی ابن اسد لاہوری رضی اللہ عنہ کے مرید اور خلیفۂ خاص تھے۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین چشتی محبوبِ الٰہی کے بعد چشتی سلسلۂ مشیخت وہدایت کو آپ ہی نے از سرِ نو زندہ و تابندہ کیا۔ محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی کثیر التصانیف بزرگ گذرے ہیں۔

مکتوبات اشرف　　لطائف اشرفی　　شرح فصوص الحکم　　علوم اشرفیہ　　منادی اشرفیہ　　الرسالہ قبریہ

ترجمہ قرآن (بزبان فارسی)　　رسالہ تصوف واخلاق　　تفسیر نور بخشیہ　　حجۃ الذاکرین　　رسالہ غوثیہ

فوائد العقائد　　دیوانِ اشرف　　بحر الذاکرین،　　بشارت الاخوان　　کنز الاسرار،　　فوائد الاشرف

رسالہ تحقیقاتِ عشق　　اشرف الانساب وغیرہ آپکی اہم تصانیف ہیں۔

غوث العالم محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی کو رب تعالیٰ نے اپنی ملکیت میں تصرف کا اختیار عطا کیا ہے۔ صاحبِ تصرف صوفیاء وہی ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ مقامِ غوثیت سے سرفراز فرماتا ہے۔ قرآن کریم کی یہ آیت یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ " **ترجمہ**: اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ جسے چاہتا ہے خاص کر دیتا ہے۔ (سورۃ بقرۃ آیت ۱۰۵۔ سورۃ آل عمران ۷۴)

جب بندہ مقامِ قرب حاصل کرلیتا ہے تو رب تعالیٰ اس بندہ کو اذنِ عام عطا کرتا ہے۔ پھر وہی بندہ اللہ کے حکم سے لوگوں کی دادرسی فرماتا ہے۔ برگزیدہ صوفیوں کیلئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: " رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ"۔ ترجمہ: وہ مرد جنھیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ کوئی خرید وفروخت اللہ کی یاد سے۔ (سورۃ النور: ۳۷)

سید اشرف جہانگیر سمنانی نے اپنے معتقدین ومریدین سے فرمایا کہ بعض صوفیاء کرام کی صحبت حاصل کرو، بلکہ ایسے شیخ کامل کی صحبت اختیار کرو جو شریعت وطریقت کا جامع ہو اور حال وقال سے مزین ہو۔ کیونکہ مریدین شیخ کے حال کا آئینہ ہوتے ہیں۔ "شیخ کا حال" بھی مریدین سے کچھ نہ کچھ ضرور ظاہر ہوتا ہے۔ ہاں اگر مرید پر کوئی آسمانی حال وارد ہوا ہو جو مرید ہی کو نصیب ہوا ہو تو ایسی صورت میں بعض اوقات مرید اپنے شیخ کے درجہ سے بڑھ جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور احسان ہے کہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے لیے مختص کر دیتا ہے۔

حضرت مولانا نظام الدین یمنی علیہ الرحمہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمہ طواف خانہ کعبہ میں مشغول تھے کہ آپ نے دیکھا ایک شخص نہایت تیز روی کے ساتھ طواف خانۂ کعبہ کر رہا ہے۔ اور جب آدمیوں کے ہجوم سے گذرتا ہے بغیر کسی کو ہٹائے ہوئے ہوا کی

طرح نکل جاتا ہے اور آگے بڑھ جاتا ہے۔ مجھ کو حیرت ہوئی کہ اس شخص کو جسم ہیں یا محض روح بشکل جسم نظر آتی ہے۔ جب وہ طواف کر چکے تو میں نے ان کو سلام کیا۔ انھوں نے سلام کا جواب دیا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس وقت آپ حضرت ابا بکر سبطی (علیہ الرحمہ) ہیں۔

میں نے پوچھا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت غوثِ زمانہ کون ہیں؟

فرمایا کہ میں ہوں۔ اور میرے بعد سید جلال ہوں گے اور ان کے بعد سید اشرف ہونگے۔

جس طرح غوث الاعظم محبوب سبحانی قدس سرہ کے زمانہ ظہور سے قبل کے مشائخ نے آپ کے آنے کی بشارت دی اسی طرح حضرت محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی سامانی قدس سرہ کے ظہور سے پہلے کے اولیائے کرام نے آپ کے ورود مسعود یعنی ظاہر ہونے کی پیشین گوئی فرمائی۔ حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ اپنے مکتوب میں اس واقعہ کو اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ میرے جد حضرت سید شمش الدین محمود نور بخشی قدس سرہُ، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی چشتی کے زمانہ میں ہندوستان کی سیر کو تشریف لائے اور سلطان شمش الدین التمش کے گھر مہمان ہوئے سلطان موصوف جو قطب صاحب کے مرید اور خلیفہ تھے۔ ان سے تعریف کی کہ میرے گھر ایک مہمان سید عالی خاندان ملک ایران کے رہنے والے تشریف لائے ہیں ۔ وہ مرتبۂ ولایت میں نقبا کے درجے کو پہونچے ہوئے ہیں۔ قطب صاحب نے فرمایا کہ ایسے مہمان عظیم الشان کو تم نے اپنے گھر ٹھہرالیا۔ ان کو ہمارے گھر ٹھہرانا چاہئے تھا۔ میں تو ان کو خواجگانِ چشت سے سمجھتا ہوں۔

دوسرے دن حضرت سید شمش الدین محمود حضرت قطب صاحب کے گھر مہمان ہوئے۔ حضرت قطب صاحب نے سے فرمایا کہ میں آپ کو خوش خبری سناتا ہوں کہ آپ کی ذریت میں ایک غوث جہانگیر پیدا ہونگے اور وہ میرے سلسلے کو جاری کریں گے اور خطہ یوض جس کو اودھ کہتے ہیں۔ اس میں پچھم حدود قصبہ جائس اور سترک سے لے کر پورب دریائے کوسی تک اس درمیان میں ان کا ظہور کامل ہوگا۔ حضرت محبوب یزدانی کا وجود مبارک باعث اجراء شریعت اور طریقت تھا۔ علم شریعت میں آپکے شاگردوں کی تعداد کثیر ہیں۔ آپ کے ارشد تلامذہ میں حضرت علامہ ومولانا الشاہ سید عبدالرزاق نورالعین ابن سید عبدالغفور حسن جیلانی ابن ابوالعباس احمد جیلانی فرزند و صاحب سجادہ حضرت محبوب یزدانی تھے۔ انھوں نے تحصیل علوم کی تکمیل کے بعد حضرت سے دستار فضیلت حاصل کی۔ حضرت محبوب یزدانی کا علم عجیب خداداد تھا کہ روئے زمین میں جہاں تشریف لے گئے وہیں کی زبان میں وعظ فرمایا اور اسی زبان میں کتاب تصنیف کرکے وہاں کے لوگوں کیلئے علمی اثاثہ چھوڑ آئے۔ بہت سی کتابیں آپکی مختلف زبانوں میں ہیں مثلاً عربی، فارسی، سوری، ترکی، اردو، زنگی وغیرہ۔ آپنے مختلف ملکوں کی زبانوں میں تصنیف وتالیف فرمائی۔ حضرت محبوب یزدانی نے جس قدر تصانیف کثیرہ تحریر فرمائی ہیں وہ زمانہ کے دست وبرد سے محفوظ نہ رہ سکیں۔ ’’فقیر نظام یمنی نے دو جلدیں حضرت کے ملفوظات کتاب لطائف اشرفی اور کتاب الاسرار اور رقعات (مکتوبات) حضرت کے جمع کئے ہیں۔ محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی چند تصانیف کا تعارف مختصراً پیش کیا جاتا ہے:

مکتوبات اشرفی: یہ مکتوب کا مجموعہ ہے اس کے اول مرتب اور جامع حضرت نظام الدین یمنی ہیں۔ جامع ثانی جانشین مخدوم اشرف سیدنا عبدالرزاق نورالعین ہیں۔ یہ مکاتیب محبوب یزدانی کا گراں قدر سرمایہ ہونے کے ساتھ قارئین کیلئے ذریعہ فلاح ونجات ہیں۔ مکتوبات اشرفی میں حق تعالیٰ کی شانِ ربوبیت کا ادراک حاصل ہوتا ہے۔ تصوف کی رمزیت، ماہیت، حقیقت کو سمجھنے کیلئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ اس میں وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے فلسفہ کو بھی زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ علما کے اصرار اور تقاضے پر بعض دقیق فقہی مسائل کے علاوہ صوفیانہ مسائل کی توجیہ، تعبیر اور تشریح مخصوص انداز سے کی گئی ہے مثلاً خواجہ امیر خسرو علیہ الرحمہ، ابو سعید ابوالخیر علیہ الرحمہ، شیخ شرف الدین علیہ الرحمہ وغیرہ

کے اشعار پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ سید اشرف جہانگیر سمنانی سامانی قدس سرہ کے مکاتیب دریائے معرفت کا دُرِ نایاب اور درجات عالیہ کے حصول کا ذریعہ سمجھے جاتے ہیں۔

مکتوبات اشرفی کا مخطوطہ آج بھی تصوف کے دیوانوں اور خانقاہ کے سجادہ نشینوں کے پاس محفوظ ہے۔ کراچی پاکستان سے دو جلدوں میں مکتوبات اشرفی کا اردو ترجمہ سنہ ۲۰۰۰ء میں شائع ہوا ہے۔ اس کے مترجم شاہ محمد ممتاز اشرفی ہیں۔ حالانکہ یہ ترجمہ مکتوب نگاری کی روح کی اصلیت سے دور ہے، پھر بھی مترجم کی حوصلہ افزائی ضروری ہے۔

لطائف اشرفی کے جامع شیخ الاسلام حضرت نظام الدین غریب یمنی علیہ الرحمہ ہیں جنہیں محبوب یزدانی قدس سرہ کی خدمت وصحبت کا شرف زمانۂ دراز تک حاصل رہا ہے۔ لطائف اشرفی در حقیقت تصوف کی اہم کتابوں کا نچوڑ اور عطر ہے۔ اس کی اہمیت اور مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ تصوف کی دیگر کتابوں سے قاری کو بے نیاز کر دیتی ہے۔ یہ حضرت محبوب یزدانی کی تعلیمات کا مظہر بھی ہے۔ مسلمان بادشاہوں کے زمانے میں اہل علم اس کتاب کو لکھ کر شاہی نذرانہ میں پیش کرتے تھے"۔ دنیا کے بیشتر قدیم اور عظیم کتب خانوں اور میرے پاس ایک ایک قلمی نسخے موجود اور محفوظ ہیں۔

لطائف اشرفی کے شروع میں مقدمہ ہے۔ آخر میں خاتمہ ہے اور ساٹھ لطائف ہیں جن کی تفصیل اصل کتاب میں دیکھی جاسکتی ہے۔ چند لطائف کے نام ذیل میں اس طرح ہیں: (۱) لطیفہ در بیان توحید۔ (۲) لطیفہ در بیان معرفت اور ولایت۔ (۳) لطیفہ در معرفت عارف وجاہل۔ (۴) لطیفہ در معارف صوفی وملامتی وذکر غوث وابدال واوتاد وغیرہ (۵) لطیفہ در معجزہ وکرامت واستدراج میں فرق۔ (۶) لطیفہ دراہلیت شیخی مرشد ومرید کے آداب۔ (۷) لطیفہ در اصطلاحات تصوف۔ (۸) لطیفہ در حقیقت ومعرفت وراہِ سلوک۔ (۹) لطیفہ در اذکار سکھانے کی شرطیں ۔ (۱۰) لطیفہ در شرائط تفکر ومراقبہ۔ لطیفہ در مشاہدہ ویقین وغیرہ۔

آپ کے عہد کے جلیل القدر علماء اور آپکے ارشد شاگردوں میں مولانا اعظم، حضرت مولانا علامہ الہدی علام الدین جائسی، حضرت مولانا عماد الدین ہروی وغیرہ کا نام آتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اسمائے الٰہی اور تسخیر کواکب میں حضرت نے کتاب تالیف فرمائی۔ حسب ارشاد امام عبد اللہ یافعی اور بموجب بشارت روحانی حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ کی کتاب عوارف المعارف پر شرح لکھی۔ فصوص الحکم کی شرح بھی آپ نے روم کے زمانۂ قیام میں تصنیف کی۔ اور اس کتاب کو شیخ نجم الدین کے سامنے پیش کیا اور عرض کی کہ میں نے اس شرح کو بحکم روحانیہ پاک شیخ اکبر (ابن العربی علیہ الرحمہ) لکھا ہے۔

محبوب یزدانی نے اہل عرب کی تعلیم کے واسطے کتاب قواعد العقائد عربی زبان میں تصنیف کیا۔ رسالہ اشرف الفوائد اور فوائد الاشرف ملک گجرات میں تصنیف فرمایا اور کتاب اشرف الانساب بحر الانساب سے منتخب کرکے عراق وخراسان اور ماوراء النہر کے سفر میں تصنیف کی۔ رسالہ مناقب خلفاء راشدین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں تصنیف فرمایا۔ "بشارت الاخوان' سیف خاں کے بپاس خاطر تصنیف فرمایا۔ اور رسالہ تجویزیہ در تجویز لعن بریزید جونپور میں علماء کے مباحثہ کے بعد تحریر فرمایا اور موافق عقیدۂ صاحب عقائد نسفی 'کنز الدقائق' فن تصوف میں تصنیف فرمایا۔ رسالہ "حجۃ الذاکرین" بنگالہ میں تصنیف فرمایا۔ اس رسالہ میں پانچوں وقت بعد ادائے فریضہ نماز تین بار بآوازِ بلند کلمہ طیبہ کا ثبوت احادیث اور تفاسیر سے تحقیق کرکے پیش فرمایا۔ اس رسالہ کو نصیحت نامہ کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔

علم تفسیر میں کتاب تفسیر ربح سامانی اور کتاب تفسیر نور بخشیہ تصنیف فرمائی۔ جس میں تصوف کے بیشتر مسائل مثل خواجہ روزبیان بقلی بکمال خوبی درج کیے۔ اور کتاب فتاوائے اشرفیہ بزبان عربی محض بپاس خاطر مخدوم حضرت نور العین علیہ الرحمہ تحریر فرمایا۔ دراصل یہ کتاب فقہ کی

مستند کتابوں کو انتخاب ہے اور یہ حنفی مسلک کے مطابق ہے۔ دیوانِ اشرف ایک مبسوط کتاب منظوم ہے۔ جس کو اہلِ زمانہ مثلِ دیوانِ حافظ لسان الغیب مانتے ہیں۔ حضرت نورالعین نے فرمایا کہ جس وقت امیر تیمور گورگانی، حضرت محبوب یزدانی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ تفتمش خاں پر فوج کشی کرنا چاہتا ہوں حضور فال نیک دیکھ کر بتلایئے۔ حضرت کے سامنے آپ کا دیوان رکھا ہوا تھا اس میں فال دیکھی یہ شعر بر آمد ہوا

از آیت وحدیث دو قرن اند بیقرانی اے بادشاہ کوش کہ صاحب قرآن شو

لقب صاحبقرانی امیر تیمور کو محبوب یزدانی کے دیوان کے فال سے عطا ہوا۔ فال دیکھنے کے بعد حضرت محبوب یزدانی امیر تیمور کی فتح اور نصرت کیلئے فاتحہ پڑھی اور دست بدعا ہوئے۔ چنانچہ آپکی دعا کی برکت سے سلطان صاحبِ قران نے دشمن پر فتح حاصل کی۔

خاتمہ کتاب مکتوبات اشرفی میں حضرت نورالعین سے منقول ہے کہ حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا کہ اس فقیر کو سند علم قرآت کی معناً پانچ پشتوں تک اپنے آبا و اجداد سے علی الاتصال پہونچی ہے۔ میرا عمل قرآت عاصم اور نافع پر ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ میرے زمانۂ سلطنت میں میرے خاندانِ سادات نور بخشیہ سے ستّر حافظ قرآن اور قاری فرقان ایک زمانے میں موجود تھے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ غوث العالم حضرت محبوب یزدانی مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ عہد وسطیٰ کے ہندوستان میں ایک عبقری شخصیت بن کر نمودار ہوئے اور اپنے علم و فضل، عمل و کردار، تصنیف و تالیف اور خدمت خلق اور خلق کی حاجت روائی کے سبب اور حضرت آدم کی اولاد کی آدمیت کو خالق سے ملانے اور اس کی بخشش و نجات کیلئے پُل کا کام کرنے اور سماجی ہم آہنگی کو قائم رکھنے کے سبب مرتبہ غوثیت تک پہنچے۔ آپ نے چشتی سلسلہ کا احیاء کیا اور ایک نئے سلسلہ سلسلۂ اشرفیہ کی بنیاد ڈالی اور اپنی تعلیمات اور تصرفات کو مستحکم و عام کرنے کیلئے آستانہ روح آباد کچھوچھہ شریف کو مرکزی حیثیت عطا کی۔ آپ کا آستانہ آج بھی حاجت مندوں کے لئے باعث برکت و رحمت ہے۔

حوالہ جات: مقالہ کی تکمیل کیلئے جن کتابوں سے استفادہ حاصل کیا گیا وہ ذیل میں اس طرح ہیں۔

۱۔ مکتوبات اشرفی حصہ اول ودوم، مترجم: مولانا الشاہ سید محمد ممتاز اشرفی، مطبوعہ وناشر: دارالعلوم اشرفیہ رضویہ گلشن بہار اورنگی ٹاؤن، کراچی: پاکستان: ۲۰۰۰ء

۲۔ صحائف اشرفی حصہ اول، مرتبہ: سید محمد علی حسین اشرفی میاں، ناشر: ادارہ فیضان اشرف سنی دارالعلوم محمدیہ، ممبئی: ۱۹۹۶ء

۳۔ لطائف اشرفی جلد ہفتم، مترجم: حضرت مولانا محمود عبدالستار بھولے پور، ہنور۔ ناشر: دانش بکڈپو، ٹانڈہ امبیڈکر نگر۔ یوپی۔ مطبوعہ نشاط آفسیٹ پریس، ٹانڈہ: ۲۰۰۴ء

۴۔ رسالہ المیزان: صوفیا نمبر جلد اول زیر اہتمام: صوفی فاؤنڈیشن، انڈیا۔ ناشر: تنویر احمد اشرفی

محبوب ربانی ہم شبیہ غوث جیلانی حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ النورانی

مختصر تعارف وخدمات

(از قلم: ابوالفیض راج محلی ساکن مٹیال، راج محل، صاحب گنج۔ جھارکھنڈ ۸۱۶۱۰۸)

اسم گرامی: سید علی حسین (ماخوز از: تحائف اشرفی مقدمہ ص ۱۲ ناشر جمیعۃ الاشرف جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ) **کنیت**: ابواحمد (ماخوز از: تحائف اشرفی ص ۳۸) **لقب خاندانی**: شاہ، پیر خطاب: سجادہ نشین سرکار کلاں (ماخوزاز: تحائف اشرفی ص ۳۸) **تخلص**: اشرؔفی (المعروف بہ اشرفی میاں (ماخوز از: تحائف اشرفی ص ۳۸) **القابات**: اعلی حضرت، شیخ المشائخ، مخدوم الاولیاء، محبوب ربانی، عالم ربانی، پیر لاثانی، ہم شبیہ غوث جیلانی۔ وغیرہ (ماخوز از: تحائف اشرفی ص ۵، وظائف اشرفی۔ ص ۱۷) **والد گرامی**: حضرت سید شاہ سعادت علی اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ (ماخوز از: تحائف اشرفی مقدمہ ص ۱۲) **ولادت سراپا سعادت**: ۲۲ ربیع الثانی ۱۲۶۶ھ ہجری بمطابق دسمبر 1844ء عیسوی کو بروز دوشنبہ بوقت صبح صادق (عہد واجد علی والی اودھ، تحائف اشرفی ص ۴۰)

پدری نسب: سلسلۂ پدری نسب حسنی ہے آپ محبوب سبحانی غوث صمدانی حضرت قطب عالم غوث الاعظم سیدنا ابو محمد محی الدین الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کے اولاد امجاد سے ہیں اسی لئے جیلانی کہلاتے ہیں۔ اور محبوب یزدانی غوث العالم حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی قدس سرہ النورانی کے ہمشیرہ زادے اور نیز باعتبار تبنیت حضور مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ کے فرزند برحق اور بلحاظ خلافت خلیفہ مطلق ہیں۔ اسی لئے یہ خاندان والا شان حضرت مخدوم اوحدالدین سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی طرف منسوب ہو کر خاندان اشرفیہ کہلاتا ہے۔ (ماخوز از: تحائف اشرفی ص ۳۸ تا ۳۹)

شجرہ نسب پدری: حاجی سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین (المعروف اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی) ابن حاجی سید شاہ سعادت علی ابن سید شاہ قلندر بخش ابن سید شاہ تراب اشرف ابن سید شاہ محمد نواز اشرف ابن سید شاہ محمد غوث اشرف ابن سید شاہ جمال الدین ابن سید شاہ عزیز الرحمن ابن سید شاہ محمد عثمان ابن سید شاہ ابو الفتح ابن سید شاہ محمد ابن سید شاہ محمد اشرف ابن سید شاہ حسن خلف اکبر ابن سید شاہ عبد الرزاق (المعروف نورالعین خلیفہ و جانشین مخدوم اشرف سمنانی) ابن حضرت سید عبد الغفور حسن جیلانی علیہ الرحمہ ابن حضرت سید ابو العباس احمد جیلانی ابن حضرت سید بدرالدین حسن ابن حضرت سید علاؤالدین علی ابن حضرت سید شمس الدین محمد جیلانی ابن حضرت سید سیف الدین یحیٰ حموی ابن سید ظہیر الدین احمد ابن حضرت سید ابو نصر محمد ابن حضرت سید عماد الدین ابو صالح نصر ابن قاضی القضاۃ سید تاج الدین عبد الرزاق خلف اکبر ابن حضور غوث الثقلین ابو محمد سید محی الدین عبد القادر الجیلانی علیہ الرحمہ ابن حضرت سید ابی صالح موسیٰ جنگی دوست ابن سید عبداللہ جیلی ابن حضرت سید یحییٰ ابن حضرت سید محمد ابن حضرت سید داؤد ابن حضرت سید موسیٰ ابن حضرت سید عبد اللہ ابن حضرت سید موسیٰ الجون ابن حضرت سید عبد اللہ محض ابن حضرت سید حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ ابن حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ ابن حضرت سیدنا اسد اللہ الغالب امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ زوج حضرت حضرت سیدہ کائنات حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا بنت امام الانبیاء حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم (ماخوذ از ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور کا حافظ ملت نمبر ص ۵۲۴، حیات حافظ ملت ص ۸۱ مصنف علامہ بدر القادری مصباحی، وظائف اشرفی۔ ص ۱۰۔ تصنیف حضور اشرفی میاں۔ حق اکیڈمی مبارک پور، سیرت اشرفی ص ۲ تا ۳، مطبع رضا آفسیٹ ممبئی، مولانا طیب الدین صدیقی اشرفی، صحائف اشرفی حصہ دوم صفحہ ۶۲)

حضور شیخ المشائخ سید علی حسین اشرفی میاں اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ کا شجرہ نسب پدری حسنی ہے جیسا کے مذکور ہوا اور آپ علیہ الرحمہ حضور غوث اعظم علیہ الرحمہ کی اولاد میں سے ہیں۔ اس پر دلیل کی تو کوئی ضرورت نہیں لیکن پھر بھی دلیل کے طور پر حضور تارک سلطنت

حضرت سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ کے ملفوظات شریف سے ایک عبارت نقل ہے جس میں حضور مخدوم الآفاق سید عبد الرزاق نور العین علیہ الرحمہ کے سلسلہ نسب کے متعلق حضور سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ کے ارشاد موجود ہے اور یاد رہے حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ اور جملہ سادات کچھوچھہ شریف حضور سید عبد الرزاق نور العین علیہ الرحمہ کی اولاد سے ہیں چنانچہ حضور سلطان التارکین غوث العالم محبوب یزدانی حضور سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ کے مرید و خلیفہ حضور نظام الدین یمنی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ لطائف اشرفیہ میں سرکار سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت قدوۃ الکبرا" حضور سید اشرف سمنانی علیہ الرحمہ " فرماتے تھے کہ فرزند اعز اشرف الآفاق سید عبد الرزاق "کا" نسب بھی حضرت غوث الثقلین عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ تک پہنچتا ہے۔ جس زمانہ میں یہ فقیر "سید اشرف سمنانی" گیلان" المعروف جیلان" گیا تھا تو سید عبد الغفور حسن سے سید عبد الرزاق کو لیکر بصد اعزاز و اکرام اپنی فرزندی میں لیا، اس تقریب کی جہت سے سادات حسنی اور حسینی کے اشراف و اکابر مدعو کئے گئے اور ماہرین انساب بھی فراہم کئے گئے جنہوں نے سید عبد الرزاق کے نسب کی تحقیق کی نسب کی اسی جانچ پڑتال کے دوران سادات حسینی نور بخشیہ اور سادات حسنیہ کی نسبتیں ظاہر ہوئی (یعنی حضور اشرف الآفاق سید عبد الرزاق المعروف سرکار نور العین علیہ الرحمہ والد اور والدہ کی طرف سے حسنی حسینی سادات سے ہیں)۔ (بحوالہ لطائف اشرفی "یعنی ملفوظات محبوب یزدانی حضور سید مخدوم اشرف سمنانی مترجم جلد سوئم ص ۵۱۳ لطیفہ نمبر ۵۲ جامع ملفوظات حضرت نظام الدین یمنی اشرفی علیہ الرحمہ مترجم پروفیسر ایس ایم لطیف اللہ طابع او کھائی پرنٹنگ پریس کراچی (پاکستان)

بسم اللہ خوانی: جب آپ علیہ الرحمہ کی عمر مبارک چار سال چار ماہ چار دن کی ہوئی تو خاندان عالی شان کے معمول کے مطابق عارف کامل حضرت مولانا گل محمد خلیل آبادی علیہ الرحمہ نے بسم اللہ خوانی کرائی۔ (ماخوز از: تحائف اشرفی ص ۴۰)

تعلیمی سفر اور اساتذہ: حضرت مولانا امانت علی کچھوچھوی علیہ الرحمہ سے فارسی کی درسی کتابوں کی تعلیم حاصل کی، پھر حضرت مولانا سلامت علی گورکھپوری علیہ الرحمہ، اور حضرت مولانا قادر بخش کچھوچھوی علیہ الرحمہ سے تعلیم کی تکمیل فرمائی۔ (ماخوز از: تحائف اشرفی ص ۱۲، ۴۰، وظائف اشرفی۔ ص ۱۱، تصنیف حضور اشرفی میاں۔ ناشر حق اکیڈمی مبارک پور، سیرت اشرفی ص ۳)

تکمیل علوم و فنون: آپ نے ۱۲۸۲ ہجری میں سولہ سال کی قلیل عمر میں تمام علوم ظاہری کی تکمیل فرمائی۔ (ماخوز از: ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور کا حافظ ملت نمبر ص ۵۲۵) **پیر و مرشد:** علوم ظاہری سے فراغت کے بعد ۱۲۸۲ھ میں اپنے برادر کلاں اشرف الصوفیاء ابو محمد حضرت سید اشرف حسین اشرفی الجیلانی قدس سرہ النورانی کی دست مبارک پر بیعت ہو کر اجازت و خلافت حاصل فرمائی۔ (تحائف اشرفی ص ۱۲، ۴۰)

شادی خانہ آبادی: آپ علیہ الرحمہ کی شادی ۱۲۸۵ ہجری میں حضرت سید شاہ حمایت اشرف اشرفی الجیلانی ابن سید شاہ نقی الدین اشرف اشرفی الجیلانی بسکھاروی کی دختر نیک اختر سے ہوئی جن سے ایک فرزند عالم ربانی حضرت علامہ مولانا سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ اور ایک صاحبزادی ہوئی۔ پہلی بیوی کے انتقال کے بعد دوسری شادی حضرت سید شاہ تجمل حسین اشرف صالح پور علیہ الرحمہ کی صاحبزادی سے ہوئی جن سے ایک فرزند عارف باللہ حضرت سید مصطفیٰ اشرف علیہ الرحمہ اور دو صاحبزادیاں ہوئیں (ماخوز از: تحائف اشرفی مقدمہ ص ۱۲، ۴۶)

سجادہ نشینی: ۱۲۹۷ ہجری میں آپ علیہ الرحمہ مسند سجادہ نشینی پر متمکن ہوئے۔ (ماخوز از: تحائف اشرفی ص ۴۲)

منازل عرفان: ۱۲۹۰ ہجری میں حسب ارشاد ارواح بزرگان ایک سال مسلسل غوث العالم سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کے درگاہ معلیٰ پر چلّے کی غرض سے معتکف رہے۔ اسی مدت میں بہ برکت روحانی حضرت محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ و بہ توجہ حضرت محبوب سبحانی سید محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ تمام منازل ایقان و عرفان کو طے فرمایا۔ (ماخوز از: تحائف اشرفی ص ۴۰ تا ۴۱)

تعلیم اذکار مخصوصہ: آپ علیہ الرحمہ نے تعلیم اذکار مخصوصہ حضرت سید شاہ عمادالدین اشرف اشرفی عرف لکڑشاہ کچھوچھوی قدس سرہ سے پائی۔ حضرت عمادالدین اشرف اشرفی عرف لکڑشاہ کچھوچھوی "عرف "حضرت لکڑشاہ علیہ الرحمہ خاندان اشرفیہ میں مشاہیر مشائخ سے گزرے ہیں اسی طرح دیگر اوراد و ظائف کی اجازت اکثر علماء و مشائخ ہندوستان سے حاصل فرمائی۔ چناں چہ حضرت راج شاہ صاحب سوندھوی قدس سرہ سے اجازت و خلافت خاندان قادریہ وخاندان زاہدیہ حاصل کی اور تعلیم سلطان الاذکار و شغل محمودؔ اور دیگر اشغال مخصوصہ سے مشرف ہوئے۔ حضرت مولانا شاہ محمد امیر کابلی قدس سرہ سے مقام بلیامیں سلسلہ قادریہ منوریہ میں مجاز اور ماذون ہوئے اور تعلیم طریقہ خاص ذکر خفی قلبیؔ جو مدت مدورسے متعلق ہے حاصل کی۔ اس سلسلے کو سلسلة الذهب کہتے ہیں جو عرفی طور سے چار واسطوں سے حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ یعنی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کو حضرت شاہ محمد امیر کابلی علیہ الرحمہ سے حاصل ہوا۔ ان کو حضرت مُلا اخون فقیر رامپوری قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت شاہ منورالہ آبادی علیہ الرحمہ سے۔ جنکی عمر ساڑھے پانسو (۵۵۰) برس کی ہوئی۔ ان کو حضرت شاہ دولا قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے۔ اسی طرح سلسلہ اویسیہ اشرفیہ کی تعلیم حضرت سید محمد حسن غازیپوری سے حاصل ہوئی۔ سید محمد حسن غازیپوری کو شاہ محمد باسط علی قدس سرہ سے ان کو شاہ عبد العلیم قدس سرہ سے۔ ان کو شاہ ابوالغوث گرم دیوان قدس سرہ سے۔ ان کو غوث العالم محبوب یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی سے۔ انکو خود عاشق رسول سیدنا حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ سے۔ علاوہ ازیں شغل تلاوتؔ وجود، شغل اسمؔ ذات، شغل جامؔ جہاں نما، شغل ہفتؔ دورہ، شغل خفی قلبیؔ، شغل دونیمؔ و دیگر اشغال و مراقباتؔ و عمل شجرہؔ زرد و اوراد خمسہؔ و حرز یمانیؔ حزب البحرؔ و دعائے حیدریؔ و دعائے سیفیؔ و حرز ابودجانہ و دعائے برہتیؔ و چہل اسماء و سی و سہ آیت دافع سحر و قصیدہ بردہ و قصیدہ غوثیہ و درود اکبر و عمل سورہ جن و سورہ مزمل و سورہ یاسین و صلوٰۃ الختام وغیرہ کی اجازت حضرت قدوۃ السالکین مولانا سید شاہ آل رسول مارہروی علیہ الرحمہ سے حاصل ہوئی۔ اسی طرح حرز یمانی کی اجازت سید شاہ سعادت علی محقق احمد پوری قدس سرہ سے سلسلہ شطاریہ میں حاصل کی۔ حضرت مولانا سید شاہ عبد القادر خلیفہ سید شاہ علی سجادہ نشین بغداد شریف سے مکہ معظمہ میں اجازت حرزؔ یمانی مع ارشادات ظاہری و باطنی حاصل فرمائی۔ حضرت مولانا نوازش رسول سجادہ نشین بیتھوی سے اجازت خاندانی حرز یمانی بطریقہ عالیہ اشرفیہ حاصل کی۔ حضرت شاہ مقبول احمد حافظ عبد العزیز دہلوی عرف اخون قدس سرہ سے دہلی میں حسب اجازت روحانیہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اجازت کامل حرزؔ یمانی و حزبؔ البحر و دعائے سیفی و دعائےؔ حیدری و دیگر اعمال مخصوصہ حاصل کی۔ دلائل الخیرات کی اجازت آپ کو اپنے پیر و مرشد و برادر بزرگ علیہ الرحمہ کے واسطے حضرت مولانا ابوالحیاء نعیم قدس سرہ فرنگی محلی لکھنوی سے حاصل ہوئی۔ نیز دلائل الخیرات کی اجازت حضرت سید شاہ عبد الغنی قدس سرہ بیتھوی اور حضرت سید محمد رضوان مدنی اور مولانا عبد الحق ہندی مہاجر مکہ معظمہ سے بواسطہ پیر و مرشد برادر بزرگ سے حاصل ہوئی۔ علاوہ ازیں جسقدر دیگر نعمات و برکات اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کو مختلف واسطوں سے حاصل ہوئے اس کی تفصیل بہت طویل ہے۔ (ماخوز از: تحائف اشرفی ص ۴۲ تا ۴۴)

زیارت حرمین شریفین

آپ نے حج اول و حاضری مدینہ ۱۲۹۳ ہجری میں کیا (اس سفر میں آپ علیہ الرحمہ کو دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص نعمتیں عنایت کی گئیں) حج دوم و حاضری مدینہ آپ نے ۱۳۲۳ ہجری کیا (اس سفر میں آپ علیہ الرحمہ کو مشائخ حرمین الشریفین سے ذکر و اذکار کی اجازت حاصل ہوئی) حج سوم و حاضری مدینة المنورۃ آپ نے ۱۳۲۹ ہجری میں کیا۔ بعدہ آپ علیہ الرحمہ دین و تبلیغ کے اشاعت کے لئے حجاز شریف، طائف شریف، بیت

المقدس، شام، مصر، حام شریف، حمص، مدائن، یمن، دمشق، بصرہ، حلب، ترکی تشریف لے گئے۔ حج چہارم و حاضری مدینہ آپ نے ۱۳۵۴ ہجری میں فرمایا۔ (ماخوز از: تحائف اشرفی ص ۱۲، ۴۲، سیرت اشرفی ص ۴۵ تا ۷۶، ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور کا حافظ ملت نمبر ص ۵۲۵)

خلافت واجازت: سلسلہ قادریہ اشرفیہ، سلسلہ چشتیہ اشرفیہ، سلسلہ چشتیہ مودودیہ، سلسلہ اویسیہ، سلسلہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ منعمیہ، سلسلہ منوریہ معمریہ، سلسلہ قادریہ برکاتیہ، سلسلہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ برکاتیہ، سلسلہ مداریہ برکاتیہ، سلسلہ چشتیہ برکاتیہ، سلسلہ سہروریہ برکاتیہ، سلسلہ نظامیہ فخریہ، سلسلہ نقشبندیہ فخریہ، سلسلہ شاذلیہ، سلسلہ عالیہ زاہدیہ۔ (سیرت اشرفی ص ۵ تا ۲۵)

چند مشہور خلفاء کرام: حضرت الشیخ الحاجی الحرمین السید مرتضی الحسن (مکۃ المکرمہ)، حضرت الشیخ الحاجی الحرمین السید آل رسول الحسین (المکۃالمکرمہ)، حضرت علامہ الشیخ محمد الاشرفی بن شیخ احمد کردی (مدینہ شریف)، حضرت الشیخ قاضی فخر الدین مدنی، الشیخ حمزہ ابوالجود المدنی الانصاری المعلم (مدینہ شریف)، الشیخ علی ابوالجود بن الشیخ ابو بکر الاشرفی المعلم (مدینہ شریف)، الشیخ محمد بہاء الدین خاشقجی المدنی قیمۃ الجنۃ المعلم (مدینہ شریف)، الشیخ حضرت السید احمد حلوانی الاشرفی ابن سید ابرار احمد (مدینہ شریف)، مولانا الفاضل الشیخ محمد علی حسین باب السلام (مدینہ شریف)، محمد علاء الدین البکری الاشرفی (مدینہ شریف)، الشیخ محکم الدین الاشرفی باب الرحمہ (مدینہ شریف)، الشیخ حضرت علامہ محمد صالح صافی الاشرفی (دمشق ملک شام)، الشیخ حضرت علامہ السید محمد عبد اللہ حسن ملک (یمن)، حضرت علامہ محمد یوسف بغدادی، فصیح اللسان حضرت سید شاہ نذر اشرف کچھوچھوی، خسرو "دربار اشرفی" صدر الافاضل حضرت محمد نعیم الدین اشرفی مرادآبادی، علامہ سید محمد المعروف محدث اعظم ہند اشرفی الجیلانی، مبلغ اسلام حضرت مولانا شاہ عبد العلیم میرٹھی صدیقی مدنی، فخر العلماء حضرت علامہ سید شاہ محمد فاخر اشرفی الہ آبادی حضرت مولانا محمد عبد الحیٔ اشرفی برادر حضرت محدث سورتی، مبلغ اسلام حضرت سید میر محمد غلام بھیک عرف میر نیرنگ اشرفی انبالوی، استاذ العلماء حضرت علامہ سید شاہ امیر حمزہ اشرفی، حضرت مولانا خلیل الدین اشرفی خلیل اللہ شاہ بریلوی، مبلغ اسلام حضرت مولانا غلام قطب الدین اشرفی برہمچاری، قطب ربانی مولانا سید شاہ طاہر اشرف اشرفی الجیلانی دہلوی، امام المحدثین سید دیدار علی شاہ محدث الواری مفتی اعظم لاہور، تاج العلماء مفتی محمد عمر اشرفی نعیمی فاضل مرادآبادی، بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد الحفیظ حقانی حفظ اللہ شاہ اشرفی، مفتی اعظم پاکستان علامہ سید شاہ ابوالبرکات اشرفی لاہوری، مفسر قرآن علامہ سید شاہ ابوالحسنات احمد قادری اشرفی لاہوری، خطیب اعظم مولانا شاہ عارف اللہ اشرفی میرٹھی، مجاہد ملت حضرت علامہ شاہ حبیب الرحمن عباسی اشرفی اڑیسوی، حکیم الامت حضرت علامہ مفتی محمد احمد یار خاں نعیمی اشرفی، سلطان الواعظین حضرت سید شاہ احمد اشرف اشرفی کچھوچھوی، حجۃ الاسلام حضرت علامہ شاہ حامد رضاؔخاں بریلوی خلف اکبر امام احمد رضا خاں، استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد عبد الرشید خان اشرفی ناگپوری، استاذ العلماء حضرت مولانا محمد یونس اشرفی سنبھلی، امین شریعت حضرت مولانا شاہ محمد رفاقت حسین اشرفی مفتی اعظم کانپور، قطب مدینہ حضرت مولانا الشیخ محمد ضیاء الدین مدنی، رئیس المحققین حضرت سید سلیمان اشرف اشرفی بہاری، صدر العلماء امام النحو حضرت غلام جیلانی اشرفی میرٹھی، جلالۃ العلم حافظ ملت حضرت مولانا عبد العزیز اشرفی محدث مرادآبادی، ابوالفتح حضرت علامہ سید محمد مجتبیٰ اشرف اشرفی کچھوچھوی، حضرت الشیخ سید شاہ عبد العزیز مدنی اشرفی مدینہ منورہ، استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد علی حسین اشرفی مدنی علیہ الرحمہ مدنیہ منورہ، حضرت سید شاہ نذیر الحق اشرفی علیہ الرحمہ چاٹگام، غوثِ وقت سرکار کلاں حضرت سید شاہ مختار اشرف اشرفی الجیلانی، حضرت علامہ عارف اللہ شاہ قادری اشرفی، حکیم حضرت سید محمد اقبال اشرفی، استاذ العلماء حضرت علامہ غلام قادر اشرفی، حضرت سید آل حسن اشرفی سنبھلی، حضرت علامہ مفتی محمد حسین اشرفی سنبھلی، حضرت علامہ غلام علی اشرفی اوکاڑوی، حکیم سید اشفاق احمد اشرفی، حضرت علامہ مفتی ابوذر روتی اسرائیلی وارثی اشرفی سنبھلی، پیر طریقت حکیم سید اخلاق احمد اشرفی، سید شاہ غلام معین الدین البخاری اشرفی اولاد مخدوم جہاں جہانیاں

گشت، ابوالحسنات حضرت سید محمد احمد اشرفی لاہور، استاذالعلماء مولانا محمد مشتاق احمد کانپوری، مولانا حبیب الحسنین اشرفی، سید محمد صدیق خلف الصدق سید مجتبی اشرفی (پنڈوا شریف)، حضرت مولانا سید شاہ ابوالحسن المعروف بہ ابوالخیر اشرفی، حضرت مولانا سید شاہ نعمت اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ جائس، حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق اشرفی گنگوہی، مفتی آگرہ حضرت مولانا محمد نثار احمد کانپوری، استاذ زمن حضرت مولانا شاہ احمد حسن فاضل کانپوری، محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد (پاکستان) حضرت سید شاہ محمد مصطفی اشرف اشرفی الجیلانی، حضرت علامہ محمد عبیداللہ شاہ صاحب اشرفی سوندھ شریف، حضرت علامہ غلام محمد ترنم اشرفی امرتسری، خطیب العلماء مولانا نذیر احمد خجندی اشرفی میرٹھی، سید شاہ محمد سعید حسنی حیدری مدنی اشرفی، حضرت مولانا سید شاہ غلام علی معینی اشرفی، اجمیر شریف، حضرت علامہ محمد عارف حسین اشرفی دہلی، شیخ المشائخ زین العابدین صابری چشتی اشرفی، استاذالعلماء حضرت سید محمد میراں اشرفی علیہ الرحمہ بھٹکل، حضرت علامہ محمد احمد مختار صدیقی اشرفی (میرٹھ)، حضرت علامہ قاضی محمد ایوب حسین اشرفی (بدایوں شریف) ابوالبرکات حضرت مولانا احمد اشرفی (الور) استاذالعلماء حضرت علامہ عبدالحکیم خجندی اشرفی، شمس العلماء حضرت محمد احسن اللہ فصیحی اشرفی (غازی پور) ابوالضیاء حضرت علامہ ریاض النور احمد صدیقی اشرفی، سید شاہ جعفر اشرف اشرفی (کچھوچھہ شریف) حضرت محمد بشیر صدیقی اشرفی (جنوبی افریقہ) فقیہ اعظم حضرت علامہ مولانا محمد یوسف اشرفی، حضرت حاجی خلیل احمد ہفت زبان اشرفی، حضرت علامہ مولانا عبداللہ شاہ پشاوری العلوی، حضرت علامہ مولانا انبر علی نیاز اشرفی، شیخ المشائخ حضرت سید شاہ فدا علی اشرفی جیلانی اولاد محبوب سبحانی، حضرت علامہ مولانا سید شاہ علی ہمدم، حکیم سید آل حسن اشرفی ہاپوری، علامہ محمد اکبر خاں اشرفی مصنف میلاد اکبر، حضرت مولانا مفتی امتیاز احمد، حضرت علامہ عبدالغنی اشرفی الجلالی ہزاروی، حضرت محمد صوفی جان کامل علیمی اشرفی، مولانا الشاہ عبدالحکیم صدیقی میرٹھی، حضرت علامہ مولانا محمد عبدالمجید انولوی، حضرت علامہ عبدالاحد اشرفی ابن استاذالمحدثین حضرت مولانا وصی احمد سورتی، شیخ المشائخ حضرت مولانا رستم علی اشرفی اکبر آبادی، مبلغ اسلام حضرت الشاہ رکن الدین اشرفی مصنف رکن الدین، سید شاہ رشید الدین فردوسی بہاری آستانہ مخدوم جہاں شرف الدین یحیٰ منیری، مبلغ اسلام حضرت شاہ محمد قائم قتیل سراجی اشرفی داناپوری، مخدوم ملت سید سردار چشتی قادری اشرفی، صوفی ملت حضرت عبدالغفور اشرفی برہانپوری، حضرت سید شاہ نجم الدین اشرفی علیہ الرحمہ الملقب ضیاء اللہ شاہ (پٹنہ سیٹی بہار)، قاضی سید شاہ شمس الدین اشرفی الملقب ضیاء اللہ شاہ ثانی (رحمہم اللہ علیہم اجمعین)۔(ماخوذ از: تحائف اشرفی مقدمہ ص ۴، ۵، ۶، ۸، ۹، ۷، معارف شیخ اعظم جلد دوم ص ۱۵۶، ۱۵۲، سیرت اشرفی ص ۴۲، سیرت اشرفی ص ۹۰ تا ۱۰۰، مخدوم اولیاء ص ۳۵۱ تا ۳۷۲)

خلفاء و مریدین کی تعداد: آپ کے خلفاء و مریدین کی صحیح تعداد کا تو علم نہیں لیکن لکھنے والوں نے لکھا ہے کہ وصال کے وقت آپ کے خلفاء کی تعداد ساڑھے تیرہ سو اور مریدین کی تعداد تیئیس لاکھ تھی۔(حافظ ملت نمبر ص ۵۳۰)

دینی خدمات: شدھی تحریک کے انسداد کیلیے انجمن اسلام کا قیام کرانا۔(یاد رہے جب ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۹۲۳ء کے شروع ہی میں شاتم رسول صلی اللہ علیہ وسلم پنڈت سردھانند نے لوگوں کو شدھی بنانے کے لیے تحریک شدھی چلائی جو بہت زیادہ زور پکڑ گئی اور جاہل مسلمان اس چکر میں آکر اسلام ترک کر کے شدھی ہونے لگے تو دیگر مشائخین اہل سنت وجماعت کے ساتھ اعلی حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ باوجود کبر سنی ہونے کے اپنے خلفاء و مریدین کے ساتھ اس شدھی تحریک کے انسداد کے لیے نمایاں حصہ لیا چناں چہ اعلی حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے محبوب مرید و خلیفہ حضرت مولانا میر سید بھیک نیرنگ انبالوی علیہ الرحمہ کو انجمن اسلام کے قیام کا حکم دیا۔ اور اس کے ذریعہ لوگوں میں اسلامی تعلیمات بڑے پیمانے پر پھیلایا گیا اور شدھی تحریک کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی اور بحمدہ تعالیٰ اس میں مکمل کامیابی حاصل ہوئی اس شدھی تحریک کو ہمیشہ کے لیے نیست و نابود کرنے کے لیے حضرت صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی قادری اشرفی علیہ الرحمہ، حضرت علامہ

مولانا سید غلام قطب الدین برہمچاری اشرفی علیہ الرحمہ اور حضرت مفتی عبد العزیز خان اشرفی علیہ الرحمہ نے اعلی حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے راجپوتانہ میں بڑے سرگرم دورے کئے اور شدھی تحریک کا مکمل سدّباب ہو گیا۔(ماخوذاز:سیرت اشرفی ص ۸۴،سیدی ابوالبرکات ص ۲۴ تا ۲۵،مرتب سید محمود احمد رضوی اشرفی ناشر شعبہ تبلیغ حزب الاحناف لاہور)

اسی طرح آپ نے بہت سی مسجدوں اور مدرسوں کا قیام وسنگ بنیاد رکھا اور بہت سے مدرسوں کی سرپرستی فرمائی اور تاعمران مدرسوں کی تحفظ بقا کے لئے کوشاں رہے مثلاً جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف، مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیر آباد، مدرسہ فیض العلوم محمد آباد کہنہ، الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ، جامعہ نعیمیہ مرادآباد، جامعہ حزب الاحناف پاکستان، مدرسۃ الحدیث دہلی، دارالعلوم نعمانیہ دہلی، اسی طرح کتب خانہ اشرفیہ اہتمام، اشرفی پریس انتظام، ماہنامہ اشرفی کا اجراء، حضرت مولانا احمد اشرف ہال کا قیام، خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف کی تعمیر و توسیع، وغیرہ۔(ماخوذاز:سیرت اشرفی ص ۸۶،ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور کا حافظ ملت نمبر ص ۵۲۹،حیات مخدوم اولیاء ص ۳۲۳ تا ۳۴۷)

تصنیفی خدمات: آپ علیہ الرحمہ ویسے تو مستقبل طور پر تصنیفی کام نہیں کرتے تھے بلکہ آپ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اکابرین نے جو لکھا ہے وہی کافی و شافی ہے لیکن پھر بھی آپ نے مریدین و خلفاء کے لیے صرف تین کتابیں تصنیف فرمائی جو علم و فن کا گنجینہ ہے۔

صحائف اشرفی (حصہ اول/دوم) **تحائف اشرفی** اور **وظائف اشرفی**۔ (ماخوذاز: تحائف اشرفی مقدمہ ص ۱۲)

وصال: ۱۱ رجب المرجب ۱۳۵۵ ہجری ۱۹۳۶ء بوقت صبح، عمر ۸۹ سال **مزار شریف**: کچھوچھہ شریف (تحائف اشرفی صفحہ ۱۲)

رجب المرجب کی فضیلت اور اذکار و نوافل

قمری تقویم (ہجری کیلنڈر) اسلامی سال کے ساتویں مہینہ کا نام رجب المرجب ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ رجب ترجیب سے ماخوذ ہے اور ترجیب کے معنی تعظیم کرنا ہے۔ یہ حرمت والا مہینہ ہے اس میں جدال و قتال نہیں ہوتے تھے اس لیے اسے "الاصم رجب" کہتے تھے کہ اس میں ہتھیاروں کی آوازیں نہیں سنی جاتیں۔ اس مہینہ کو "اصب" بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحمت و بخشش کے خصوصی انعام فرماتا ہے۔ دور جہالت میں مظلوم، ظالم کے لئے رجب میں بددعا کرتا تھا۔(عجائب المخلوقات)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔(ماثبت من السنۃ ص ۱۷۰) ایک اور جگہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وسلم نے یوں ارشاد فرمایا کہ رجب کی فضیلت تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسے قرآن کی فضیلت تمام ذکروں (صحیفوں) کتابوں پر ہے اور تمام مہینوں پر شعبان کی فضیلت ایسی ہے جیسی محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وسلم کی فضیلت باقی تمام انبیائے کرام پر ہے اور تمام مہینوں پر رمضان کی فضیلت ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت تمام (مخلوق) بندوں پر ہے۔(ماثبت من السنہ، ص ۱۷۳)

لیلۃ الرغائب کی فضیلت:۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے جامع الاصول کے حوالہ سے یہ حدیث نقل کی ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "لیلۃ الرغائب" کا تذکرہ فرمایا وہ رجب کے پہلے جمعہ کی رات ہے (یعنی جمعرات کا دن گزرنے کے بعد) اس رات میں مغرب کے بعد بارہ رکعات نفل چھ سلام سے ادا کی جاتی ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ القدر تین دفعہ اور سورۂ اخلاص بارہ بارہ دفعہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ درود شریف ستر (۷۰) مرتبہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ۣ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ ☆ پھر سجدہ میں جاکر ستر (۷۰) مرتبہ یہ پڑھے :سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ☆ پھر سجدے سے سر اٹھاکر ستر بار یہ پڑھے:۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ☆ پھر دوسرا سجدہ

کرے اور اس میں وہی دعا پڑھے اور پھر سجدے میں جو دعا مانگے گا قبول ہوگی۔ (ماثبت من السنۃ، ص ۱۸۱) حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ النورانی سے منقول ہے کہ جو شخص لیلۃ الرغائب کی نماز ادا کرے اس سال اسے موت نہ آئے گی۔ (لطائف اشرفی جلد دوم ص ۳۴۳)

حافظ عراقی علیہ الرحمہ اپنی تالیف "امالی" میں بحوالہ حافظ ابو الفضل محمد بن ناصر سلامی علیہ الرحمہ سے ناقل ہیں "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاًیہ حدیث مروی ہے کہ "جس نے رجب کی پہلی رات بعد مغرب بیس رکعات پڑھیں تو وہ "پل صراط" سے بجلی کی مانند بغیر حساب و عذاب کے گزر جائے گا"۔ (ماثبت من السنۃ ص ۱۸۳)

غوث العالم محبوب یزدانی حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی لکھتے ہیں: ماہ رجب کی پہلی شب میں نماز مغرب کے بعد بیس رکعت نماز ادا کریں، اس کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھیں۔ بیس رکعات مکمل ہونے کے بعد یہ کلمہ شریف پڑھیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ☆ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ☆ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ ☆ اس کی بہت فضیلت ہے۔ (لطائف اشرفی جلد دوم، ص ۳۴۲)

رجب کی پندرہ تاریخ میں مدد چاہنے کے لئے، اشراق کے بعد دو دو رکعت سے پچاس رکعات نماز ادا کریں۔ اس کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد، سورۃ الاخلاص اور معوذ تین پڑھیں اور پھر دعا کریں۔ یہ نماز ۱۵ رجب کے علاوہ ۱۵ رمضان میں بھی ادا کی جاتی ہے۔ (لطائف اشرفی ۲/۳۴۴)

رجب کی پندرہ تاریخ میں مشائخ کا معمول رہا ہے کہ دس رکعات نماز ادا کیجئے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین بار اور دوسرے قول کے مطابق دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیے، جب نماز سے فارغ ہوں تو سو مرتبہ یہ تسبیح پڑھیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

تیرہ، چودہ اور پندرہ (یعنی ایام بیض): رجب کی راتوں میں بیدار ہوں اور ان تینوں راتوں میں ہر شب سو سو رکعات نماز ادا کریں (یعنی تینوں راتوں میں مجموعی طور پر تین سو (۳۰۰) رکعات ادا کر ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک مرتبہ اور سورہ اخلاص دس مرتبہ پڑھیں جب نماز سے فارغ ہوں تو ایک ہزار مرتبہ استغفار پڑھیں۔ انشاء اللہ عزوجل زمانے کی جملہ بلاؤں اور آسمان کی آفتوں سے محفوظ رہیں گے فلکی شر اور زمینی خرابیوں سے سلامت رہیں گے اگر ان راتوں میں موت واقع ہو جائے تو شہید کا درجہ پائیں گے۔ (لطائف اشرفی ۲/۳۴۴)

۲۷ ویں شب کی خصوصی عبادات:۔ حافظ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کہتے ہیں ہمیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً حدیث پہنچی کہ "رجب میں ایک رات ہے جس میں عمل کرنے والے کے لیے سو برس کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور یہ رجب کی ۲۷ ویں شب ہے اس میں بارہ رکعات دو دو کر کے ادا کریں پھر آخر میں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ سو مرتبہ، پھر استغفار سو مرتبہ، پھر درود شریف سو مرتبہ پڑھ کر اپنے امور کی دعا مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام دعائیں قبول فرمائے گا دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ساٹھ سال کے گناہ مٹا دے گا"۔ (ماثبت من السنۃ ص ۱۸۴)

شیخ الاسلام حضرت نظام یمنی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ اس ماہ میں بہت کثرت سے استغفار کرے ماہ رجب کا استغفار یہ ہے۔ استغفر اللّٰہ من ذنوبی کلھا سرھا، وجھرھا، صغیرھا و کبیرھا قدیمھا وجدیدھا اولھا واٰخرھا،ظاھرھا وباطنھا واتوب الیہ اللّٰھم اغفرلی برحمتک: میں اللہ تعالیٰ سے اپنے تمام گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، وہ چھپے ہوئے ہوں یا آشکار ہوں، وہ چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں، وہ قدیم ہوں یا جدید ہوں وہ پہلے ہوں آخر ہوں، ظاہر ہوں یا باطن ہوں۔ میں اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اے اللہ اپنی رحمت سے مجھے بخش دے۔ (لطیفہ ۳۸/۳۴۳)

ستائیسویں رجب کی عبادات: ۲۶ رجب کا روزہ رکھیں مغرب سے قبل غسل کریں، اذان مغرب پر افطار کریں مغرب کی نماز ادا کریں پھر ستائیسویں شب میں بیدار رہیں۔ عشاء کے بعد دو رکعت نماز نفل ادا کریں اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص ۲۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز سے فارغ ہو کر مدینۃ المنورہ کی جانب رخ کر کے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمُشَاهِدَةِ اَسْرَارِ الْمُحِبِّیْنَ وَبِالْخِلْوَةِ الَّتِیْ خَصَّصْتَ بِهَا سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ حِیْنَ اَسْرَیْتَ بِهٖ لَیْلَةِ السَّابِعِ وَالْعِشْرِیْنَ اَنْ تَرْحَمَ قَلْبِیْ الْحَزِیْنَ وَتُجِیْبُ دَعْوَتِیْ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ تو اللہ تعالیٰ شب معراج کے وسیلہ سے دعا قبول فرمائے گا۔

امام بیہقی علیہ الرحمہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا اور کہا کہ اس کا مرفوع ہونا منکر ہے رجب بڑا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ اس میں نیکیاں دوچند کر دیتا ہے پس جس نے رجب میں ایک دن کا روزہ رکھا گویا اس نے سال بھر روزہ رکھا اور جس نے اس میں سات دن روزے رکھے تو اس سے جہنم کے ساتوں دروازے بند کر دیئے جائیں گے اور جس نے اس کے آٹھ دن روزے رکھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے اور جس نے اس کے دس دن روزے رکھے تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگے گا ضرور عطا فرمائے گا اور جس نے اس کے پندرہ دن کے روزے رکھے تو آسمان سے منادی پکارے گا تیرے گذشتہ تمام گناہ بخش دیئے گئے اب از سر نو عمل کر، جس نے زیادہ عمل کیے اسے زیادہ ثواب دیا جائے گا۔(ماثبت من السنۃ، ص ۱۷۱۔۱۷۰)

فرامین حضرت سیدنا سلطان صلاح الدین ایوبی الشافعی قدس سرہ النورانی

میں اپنی قوم کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث یاد کرانا چاہتا ہوں کہ "اپنے آپ کو جان لو کہ تم کون ہو اور کیا ہو اور اپنے دشمن کو اچھی طرح پہچان لو کہ وہ کون ہے اور کیا ہے اور تمہارے متعلق وہ کیا ارادے رکھتا ہے"۔☆جس قوم کے نوجوان روحانیت (دین) کو چھوڑ کر مردہ دلی اور فحاشی کی زندگی گزارنے پر اتر جائیں وہ قوم بغیر جنگ کے ہار جاتی ہے۔☆جس قوم کے نوجوان بیدار ہو جائیں اس قوم کو کوئی شکست نہیں دے سکتا۔☆حکمران جب اپنی جان کی حفاظت کو ترجیح دینے لگے تو ملک اور قوم کی حفاظت کے قابل نہیں رہتا۔☆جہاں روٹی مزدوری کی تنخواہ سے مہنگی ہو جائے وہاں تین چیزیں سستی ہو جاتی ہے (الف) عورت کی عزت (ب) مرد کی غیرت (ج) مسلمان کا خون☆مسلمان کی تلوار پر جب عورت اور شراب کا سایہ پڑ جائے تو یہ لوہے کا بے کار ٹکڑا بن جاتا ہے۔☆سلطنت اسلامیہ کی کوئی حد نہیں تم نے جس دن اپنے آپ کو اور خدا کے اس عظیم مذہب اسلام کو سرحدوں میں پابند کر لیا اُس روز سے یہ سمجھو کہ تم اپنے ہی قید ہو جاؤ گے پھر تمہاری سرحد سکڑنے لگیں گے۔☆مجھے نظر آرہا ہے کہ فلسطین کا خطہ خون میں ڈوبا رہے گا۔☆حکومت کا نشہ، دولت اور عورت، اچھے اچھے انسانوں کو اندھا کر دیتے ہیں۔☆باوقار قوم کی طرح زندہ رہنا چاہیئے ہو تو اپنی روایات نہ بھولو۔☆اگر ہم کفر کے طوفان کو نہ روکیں تو ہم مسلمان نہیں بلکہ بے غیرت ہونگے اور اگر اسلام کا دفاع اس طرح کریں کہ دشمن کے انتظار میں گھر بیٹھے رہیں اور جب وہ حملہ کرے تو گھر ہی میں اس کے خلاف لڑیں اور پھر یہ فخر بھی کریں کہ ہم نے دشمن کو پسپا کر دیا تو یہ ہماری بزدلی کا ثبوت ہو گا۔☆بری عادت اور اچھے تعلقات کی طاقت کا اندازہ تب ہوتا ہے جب انھیں چھوڑنے کی کوشش کی جائے۔☆مجھے ایک لاکھ عیسائیوں اور انکی تلواروں سے کوئی خطرہ نہیں ہے مجھے تو خطرہ ہے ان ایک ہزار مسلمانوں سے جو شراب کے پیالوں میں غرق ہو چکے ہیں۔☆آزادی کی تکلیف غلامی کے آرام سے بہتر ہے۔☆اسلام کے محافظ شراب کے مٹکوں میں ڈوب گئے اور پاسبانوں نے خود کو گھروں میں قید کر لیا اور عورتیں ان کے پیروں کی زنجیریں بن گئی ہیں۔☆زندگی ضرورت کے مطابق گزارو خواہش کے مطابق نہیں، کیونکہ ضرورت فقیر کی بھی پوری ہو جاتی ہے لیکن خواہش بادشاہ کی بھی ادھوری رہ جاتی ہے۔☆مسلمانوں کی زندگی پھولوں کی سیج نہیں۔ جانتے نہیں ہو صلیبی سلطنت اسلامیہ کو چوہوں کی طرح کھا رہے ہیں اور جانتے ہو کہ وہ کیوں کامیاب ہو رہے ہیں؟ صرف اس لئے کہ ہم نے پھولوں کی پتیوں پر چلنا شروع کر دیا ہے۔☆ہمارے زوال کا باعث تخت و تاج کا نشہ اور زر و جواہرات کی محبت ہے۔ کہاں وہ وقت تھا کہ ہم دنیا پر چھا گئے تھے اور کہاں ہمارا وقت ہے کہ دنیا ہم پر چھا گئی ہے اور ہم آخرت کو فراموش کئے بیٹھے ہیں۔ (سلطان صلاح الدین ایوبی الشافعی / ابو محامد الحاج آل رسول احمد کٹیہاری صفحہ ٦٧)

الاشرفی جنتری	فروری 2021	جمادی الثانی 1442	ماگھ بنگلہ 1428	ماگھ فصلی 1427	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
پیر	1	18	18	5	عرس قطب ربانی سید شاہ طاہر اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی)
منگل	2	19	19	6	عرس سید شاہ عالم جلالی بخاری علیہ الرحمہ احمد آباد / علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ
بدھ	3	20	20	7	عرس شاہ حبیب اللہ علیہ الرحمہ پھلواری شریف / ولادت خاتون جنت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا
جمعرات	4	21	21	8	عرس سید احمد کبیر المعروف داداحیات قلندر علیہ الرحمہ
جمعہ	5	22	22	9	وصال حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (مدینۃ المنورہ)
سنیچر	6	23	23	10	خلافت خلیفۂ دوئم حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
اتوار	7	24	24	11	عرس شیخ عبد القدوس گنگوہی علیہ الرحمہ
پیر	8	25	25	12	عرس حضرت مولانا مبارک حسین علیہ الرحمہ چھپرا
منگل	9	26	26	12	ولادت حضور شیخ اعظم مفتی سید اظہار اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ شریف
بدھ	10	27	27	14	عرس حضرت شاہ گوہر علی علیہ الرحمہ ٹانڈہ نزد کچھوچھہ مقدسہ
جمعرات	11	28	28	15	نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی
جمعہ	12	29	29	16	عرس حضرت شاہ پیرن بندگ سہروردی علیہ الرحمہ بھاگلپور
سنیچر	13	30	یکم پھاگن	17	رجب کا چاند دیکھئے / عرس خواجہ باقی باللہ دہلوی علیہ الرحمہ
اتوار	14	یکم رجب	2	18	ولادت حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ / وصال حضرت سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
پیر	15	2	3	19	وصال مولانا نقی علی خان (والد حضور اعلیٰ حضرت) علیہما الرحمہ
منگل	16	3	4	20	شہادت امام نقی رضی اللہ عنہ / وصال حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ / عرس غوث بنگالہ علیہ الرحمہ رانی گنج بنگال
بدھ	17	4	5	21	وصال حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ / مخدوم سید محمد لاہوری علیہ الرحمہ
جمعرات	18	5	6	22	ولادت حضرت سیدنا امام نقی رضی اللہ عنہ / عرس مخدوم شاہ ابدالی علیہ الرحمہ اسلام پور نالندہ
جمعہ	19	6	7	23	عرس سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ النورانی (اجمیر شریف)
سنیچر	20	7	8	24	عرس حضرت احمد حسین علیہ الرحمہ دھنباد
اتوار	21	8	9	25	عرس مولانا عبد الرب علیہ الرحمہ اورنگ آباد
پیر	22	9	10	26	عرس مجاہد دوراں سید مظفر حسین کچھوچھوی / حضور سرکار کلاں سید مختار اشرف کچھوچھوی علیہما الرحمہ
منگل	23	10	11	27	ولادت حضرت امام تقی رضی اللہ عنہ / عرس خواجہ باقی باللہ / سید مرتضیٰ آنند سہروردی علیہما الرحمہ
بدھ	24	11	12	28	عرس محبوب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ / مخدوم محمد منعم علیہ الرحمہ پٹنہ
جمعرات	25	12	13	29	وصال حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ
جمعہ	26	13	14	30	ولادت سیدنا مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم
سنیچر	27	14	15	یکم پھاگن	عرس حضرت سید سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ (بہرائچ شریف)
اتوار	28	15	16	2	نیاز حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

نوٹ: ناظرین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے علاقے میں ہونے والے اعراس کی تاریخ کو مطبوعہ تاریخ سے ملالیں۔ غلطی ہونے پر مطلع فرمائیں (ابو محامد)

WhatsApp: +91-7282896933 Email: aalerasoolahmad@gmail.com Follow on **Twitter**: https://twitter.com/AaleRasoolAhmad

https://www.facebook.com/SyedMakhdoomAshrafJahangirSimnaniKichhauchhaSharif Join **Telegram**: https://t.me/AlAshrafiLibrary

حاضری وچلہ بارگاہ شاہ سمناں قدس سرہ کچھوچھہ شریف

غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی کی عدالتِ بارگاہ میں حاضری کے تین اوقات متعین ہیں: اول: بعد نماز فجر سے صبح ساڑھے چھ بجے تک

دوم: گیارہ بجے دن سے زوال تک سوم: بعد نماز عصر سے مغرب تک

ان اوقات مقررہ میں آسیب زدہ، مبتلایانِ امراض سحر و کربت و بلیات ظاہر و باطن، مصیبت زدہ پریشان حال، زندگی سے مایوس زائرین صحن آستانہ پر حاضر ہوتے اور شہنشاہ ولایت کی عدالت میں حاضر ہوتے اور اپنے مقدمات حال کی پیشی و گریہ وزاری کرتے ہیں۔ حضرت کی نگاہِ مسیحانہ و شفابخش وجاں فزا سے جملہ شیاطین واجنہ و بلیات شوختہ و گریختہ ہوتے، خفتہ بلیات و امراض ظاہر ہوتے اور چند روز متواتر حاضرِ عدالتِ اشرفی ہو کر شفایات و مقصد بر آ ہوتے ہیں، روتے آتے اور خوش و خرم ہنستے ہوئے حضرت کی شان مسیحائی و کریمی کے نغمے گاتے جاتے ہیں۔

قاعدہ: مریض کو چاہیئے کہ خلوص دعقیدت اور نیک نیتی کے ساتھ حاضر عدالت ہو اور دل سے وظیفہ وردزبان کرے۔

سرورا شاہا کریما دستگیرا اشرفا یا سید اشرف جہانگیر
حرمت روح پیمبر اک نظر کن سوئے ما دست من زار و ناتواں گیر
اشرف زمانہ زمانے مدد نما اشرف نہنگ دریا دریا بسینہ دارد
درہائے بستہ راز کلید کرم کشا دشمن ہمیشہ پر غم باذکر تو دوست دارد
بہراولاد خویش اے اشرف برائے پنجتن مخدوم اشرف شاہ سمنانی
حاکم وقت را بکن محکوم اِدھر بھی اک نظر کردو مٹے ساری پریشانی
اے جہانگیر پیر اے مخدوم برائے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) از بہر شبیر
نَرَوَد از درست کسے محروم کرو میری مدد اشرف جہانگیر

حسب ذیل قصائد بھی بوقت عدالت عاجزی و یکسوئی اور حضور قلب کے ساتھ دبی آواز سے نغمہ ریز ہو:

قصیدہ اول: تو ہستی در جہاں اشرف جہانگیر من افتادہ راز دست بر گیر
توئی حاجت روااے شاہ سمناں بر آری حاجتم از دست بر گیر

قصیدہ دوم: اے اشرف اشراف عالم مرشد ارباب دیں ہر کہ اشرف دوست دارد و مسلمان پاک دیں
من غلان اشرفم دسید اشرف پیرما
ہر مراد می رساندہر دستگیر ما
بافکر اوست بازکہ اوست
ہر کہ ازیں نیست زنکوست
اشرف الحق اشرف الحق اشرف الحق
یک نگاہ کرمت می طلبد خیر الدین
چہ بود گر بنوازی بہ نگاہ گاہے

انتباہ: دوران عدالت ہر قسم کے گندے اور فحش خیالات و کلمات سے بچنا لازمی ہے ورنہ مخدوم کی ناراضگی و خفگی کا سبب بنے گی۔ جب آسیب شوختہ ہو (جل جائے) تو فورا درگاہ شریف سے رخصت کی تیاری شروع کردے زیادہ عرصہ حلقۂ درگاہ شریف میں قیام کرنے سے ممکن ہے کوئی نہ کوئی بے ادبی و گستاخی سرزد ہو جائے۔ درگاہ شریف کے دوران قیام جھوٹ، فریب، غیبت و چغل خوری اور جملہ گناہوں سے حتی الوسع پرہیز کرے اور نماز پابندی سے ادا کرے، انشاء اللہ ضرور شفایاب ہوگا۔

چلہ: حسب شوق وارادت زائرین درگاہ شریف پر چلہ کش ہو سکتے ہیں خصوصا طاق دنوں پر مشتمل ہوتے ہیں یعنی 3 دن، ۷ دن اور بڑا چلہ ۴۰ دن کا ہوتا ہے۔

شرائط وقیود چلہ: دوران چلہ نماز کی پابندی، گوشت، مچھلی، انڈے، پھل، تیل، گھی، دودھ دہی وغیرہ الحاصل جملہ نفسانی و حیوانی اغذیہ وخوراک سے اجتناب شرط ہے سنت پر بھی عمل ضروری ہے۔

ماہ شعبان المعظم کی فضیلت اور اذکار ونوافل

اسلامی سال کا آغاز ماہِ محرم سے اور اختتام ماہِ ذوالحجہ پر ہوتا ہے۔ شعبان آٹھواں اسلامی مہینہ ہے جو رمضان المقدس سے پہلے آتا ہے۔ اس مہینے کو اللہ تعالیٰ نے بہت فضیلت عطا فرمائی ہے، جس کی عظیم وجہ تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس مہینہ میں ماہِ رمضان کے روزوں، تراویح اور دیگر عبادات کی تیاری کا موقع ملتا ہے۔ رمضان جو اپنی برکتوں، رحمتوں اور عنایات ربانی کا موسم بہار ہے اس کی تیاری کا ماہِ شعبان سے شروع ہونا اس کی عظمت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے کے اکثر حصے میں روزے رکھتے تھے؛ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پورے اہتمام کے ساتھ) رمضان المبارک کے علاوہ کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ نفلی روزے رکھتے ہوں۔ (صحیح بخاری ۱/ ۲۶۴، صحیح مسلم ۱/ ۳۶۵)

ماہِ شعبان کی پندرہویں رات کو **شبِ برأت** کہا جاتا ہے شب کے معنی ہیں رات اور برأت کے معنی بَری ہونے اور قطع تعلق کرنے کے ہیں۔ چونکہ اس رات مسلمان توبہ کرکے گناہوں سے قطع تعلق کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بے شمار مسلمان جہنم سے نجات پاتے ہیں اس لیے اس رات کو شبِ برأت کہتے ہیں۔ اس رات کو لیلۃ المبارکۃ یعنی برکتوں والی رات، لیلۃ الصک یعنی تقسیم امور کی رات اور لیلۃ الرحمۃ یعنی رحمت نازل ہونے کی رات بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں اعمال تبدیل ہوتے ہیں لہذا ممکن ہو تو ۱۴ شعبان المعظم کو بھی روزہ رکھ لیا جائے تاکہ اعمال نامے کے آخری دن میں بھی روزہ ہو۔ ۱۴ شعبان المعظم کو عصر کی نماز باجماعت پڑھ کر وہیں نفلی اعتکاف کر لیا جائے اور نمازِ مغرب کے انتظار کی نیت سے مسجد ہی میں ٹھہرا جائے تاکہ اعمالنامہ تبدیل ہونے کے آخری لمحات میں مسجد میں حاضری، اعتکاف اور انتظار نماز وغیرہ کا ثواب لکھا جائے۔ بلکہ زہے نصیب! ساری ہی رات عبادت میں گزاری جائے۔

حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتی ہو کہ شعبان کی پندرہویں شب میں کیا ہوتا ہے؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ فرمائیے۔ ارشاد ہوا آئندہ سال میں جتنے بھی پیدا ہونے والے ہوتے ہیں وہ سب اس شب میں لکھ دیئے جاتے ہیں اور جتنے لوگ آئندہ سال مرنے والے ہوتے ہیں وہ بھی اس رات میں لکھ دیئے جاتے ہیں اور اس رات میں لوگوں کا مقررہ رزق اتارا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۲۲۷ / ماثبت من السنہ صفحہ ۱۹۳ / الجامع الاحکام القرآن جلد ۱۶ صفحہ ۱۲۶ شعب الایمان للبیہقی جلد ۳ صفحہ ۳۸۶)

چونکہ یہ رات گذشتہ سال کے تمام اعمال بارگاہِ الٰہی میں پیش ہونے اور آئندہ سال ملنے والی زندگی اور رزق وغیرہ کے حساب کتاب کی رات ہے اس لیے اس رات میں عبادت الٰہی میں مشغول رہنا رب کریم کی رحمتوں کے مستحق ہونے کا باعث ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہی تعلیم ہے۔

سال بھر جادو سے حفاظت: اگر اس رات (شب براءت) سات پتے بیری (بیر کے درخت) کے پانی میں جوش دیکر (جب نہانے کے قابل ہو جائے تو) غسل کرے ان شاء اللہ تمام سال جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا۔ (اسلامی زندگی صفحہ 135 / علامہ احمد یار خاں نعیمی اشرفی)

قبر پر موم بتیاں جلانا: شب برأت میں اسلامی بھائیوں کا قبرستان جانا سنت ہے (اسلامی بہنوں کو شرعاً اجازت نہیں) قبروں پر موم بتیاں نہیں جلاسکتے ہاں اگر تلاوت وغیرہ کرنا ہو تو ضرورتاً اجالا حاصل کرنے کے لئے قبر سے ہٹ کر موم بتی جلاسکتے ہیں اس طرح حاضرین کو خوشبو پہنچانے کی نیت سے قبر سے ہٹ کر اگربتیاں جلانے میں کوئی حرج نہیں۔ مزارات اولیاء رحمھم اللہ تعالی پر چادر اور اس کے پاس چراغ جلانا جائز ہے کہ اس طرح لوگ متوجہ ہوتے اور ان کے دلوں میں عظمت پیدا ہوتی اور وہ حاضر ہو کر اکتساب فیض کرتے ہیں۔ اگر اولیاء اور عوام کی قبریں یکساں رکھی جائیں تو بہت سارے دینی فوائد ختم ہو کر رہ جائیں۔

مغرب کے بعد چھ نوافل: معمولات اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام سے ہے کہ مغرب کے فرض و سنت کے بعد چھ رکعت نفل دو دو رکعت کرکے ادا کئے جائیں۔ پہلی دو رکعتوں سے پہلے یہ نیت کیجئے: "یا اللہ جل جلالہ! ان دو رکعتوں کی برکت سے مجھے درازی عمر بالخیر عطا فرما۔ دوسری دو رکعتوں میں یہ نیت فرمایئے: " یا اللہ جل جلالہ! ان دو رکعتوں کی برکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما"۔ تیسری دو رکعتوں کے لئے یہ نیت کیجئے: "یا اللہ جل جلالہ! ان دو رکعتوں کی برکت سے مجھے اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کر" ان ۶ رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ کے بعد جو چاہیں وہ سورتیں پڑھ سکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد تین تین بار سورۃ الاخلاص پڑھ لیجئے۔ ہر دو رکعت کے بعد اکیس بار سورۃ الاخلاص یا ایک بار سورہ یاسین شریف پڑھئے بلکہ ہو سکے تو دونوں ہی پڑھ لیجئے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی اسلامی بھائی بلند آواز سے یاسین شریف پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے خوب کان لگا کر سنیں۔ (آقا کا مہینہ)

شب برأت کے نفل نماز: غوث العالم محبوب یزدانی سید سلطان مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب برأت میں سو رکعت نماز ادا کرے پچاس سلام کے ساتھ۔ اس کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد دس بار سورۃ الاخلاص پڑھے۔ جب نماز سے فارغ ہو جائے تو سجدے میں سر رکھ کر یہ دعا پڑھے: بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذبنوروجھک الذی بصارت بہ السموات والارض السبع وکشف بہ الظلمات وصلح علیہ امر من الاولین و الآخرین من فجاء نعمتک ومن تحویل عاقبتک ومن شر کتاب سبق۔ اعوذ بعفوک من عقابک واعوذ برضاک من سخطک اعوذبک منک جل ثناء ک وما ابلغ ولا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔ اس کے بعد بیٹھ جائے اور درود شریف پڑھ کر یہ دعا مانگے: اللھم ھب لی قلبا نقیا من الشرک بریاو لا شقیا اس کے بعد اللہ تعالی سے حاجت طلب کرے البتہ قبول ہو گی۔ (لطائف اشرفی حصہ دوم صفحہ ۳۴۵)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس رات کو 14 رکعت نفل پڑھے، اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ۱۴ بار، قل شریف ۱۴ بار، سورہ فلق ۱۴ بار، سورہ ناس ۱۴ بار، آیت الکرسی ا بار اور آیت مبارکہ "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ الرَّحِيمٌ۔" ا بار پڑھی اور فرمایا: جو اس طرح کرے گا، اسے ۲۰ حج مبرور، ۲۰ سال کے مقبول روزوں کا ثواب ملے گا۔ اور جو آئندہ دن روزہ رکھے گا اسے ۱۲۰ سال کے روزوں کا ثواب ملے گا۔ (سنن بیہقی شریف)

اور یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِي الدِّيْنِ وَالْآخِرَةِ

الاشرفی جنتری	مارچ 2021	رجب المرجب 1442	پھاگن بنگلہ 1428	پھاگن فصلی 1427	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
پیر	1	16	17	3	عرس سید محمد اشرفی المعروف حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمہ (کچھوچھہ شریف)
منگل	2	17	18	4	عرس سید بدھن شاہ علیہ الرحمہ اناؤ
بدھ	3	18	19	5	عرس حضرت شاہ بسنت علیہ الرحمہ پٹنہ / وصال علامہ تحسین رضا خاں علیہ الرحمہ بریلی شریف
جمعرات	4	19	20	6	عرس حضرت ارجن شاہ بابا سہروردی علیہ الرحمہ گجرات
جمعہ	5	20	21	7	وصال حضرت خواجہ علاؤالدین عطار علیہ الرحمہ
سنیچر	6	21	22	8	وصال مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ
اتوار	7	22	23	9	عرس امام المحدثین سید دیدار علی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی)
پیر	8	23	24	10	وصال حضرت سیدنا موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ
منگل	9	24	25	11	مخدوم العالم شیخ عمر علاء الحق والدین گنج نبات لاہوری علیہ الرحمہ (پنڈوہ شریف بنگال)
بدھ	10	25	26	12	شہادت حضرت سیدنا امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ / وصال قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ
جمعرات	11	26	27	13	شب معراج شریف (مہاشیوراتری)
جمعہ	12	27	28	14	وصال حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ / عرس حضرت نوح بھکری سہروردی علیہ الرحمہ
سنیچر	13	28	29	15	نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی
اتوار	14	29	30	16	شعبان کا چاند دیکھئے / اعلی حضرت میر سرخ سید جلال الدین علیہ الرحمہ میٹھا نیم ناگپور
پیر	15	یکم شعبان	یکم چیت	17	عرس مولانا سردار احمد محدث اعظم علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی)
منگل	16	2	2	18	ولادت امام علی رضا رضی اللہ عنہ / وصال حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
بدھ	17	3	3	19	ولادت امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ
جمعرات	18	4	4	20	عرس بابا بدرالدین شاہ نظامی کمہریا شریف (مہوبا)
جمعہ	19	5	5	21	وصال حضرت حکیم سید مقبول اشرف اشرفی الجیلانی علی الرحمہ کچھوچھہ شریف
سنیچر	20	6	6	22	وصال شمس العلماء حضرت مفتی غلام مجتبیٰ اشرفی علیہ الرحمہ کشن گنج
اتوار	21	7	7	23	عرس حضرت ابوالبرکات علیہ الرحمہ / عرس مخدوم شاہ بنارسی علیہ الرحمہ
پیر	22	8	8	24	عرس حضرت بابا میاں چنو سہروردی علیہ الرحمہ
منگل	23	9	9	25	عرس حضرت مخدوم شاہ سیتاپوی علیہ الرحمہ / حضرت حمید الدین ناگوری سہروردی علیہ الرحمہ دہلی
بدھ	24	10	10	26	عرس قطب گوگی حضرت سید چندا حسینی علیہ الرحمہ
جمعرات	25	11	11	27	وصال مفتی زین الدین علیہ الرحمہ بنگال
جمعہ	26	12	12	28	شہادت محمد بن قاسم (فاتح ہندوستان)
سنیچر	27	13	13	29	وصال حضرت سید فضل حسین اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
اتوار	28	14	14	یکم چیت	شب برات / وصال مفتی مظہر اللہ مسجد فتح پوری دہلوی علیہ الرحمہ
پیر	29	15	15	2	ہولی / عرس حضرت شاہ داؤد قریشی سہروردی علیہ الرحمہ بہار شریف
منگل	30	16	16	3	عرس بابا چندن بنارسی علیہ الرحمہ
بدھ	31	17	17	4	وصال خواجہ بایزید بسطامی / حضرت مولانا حنیف قادری علیہما الرحمہ نیپال

سلسلہ سہروردیہ کا ایک گمشدہ ستارہ

حضرت سیدنا مخدوم شاہ محمد حسین سہروردی قدس سرہ النورانی

ہندوستان میں بالخصوص شمالی ہند کے مشرقی علاقہ بنگال وبہار میں چشتیہ سلسلہ سے قبل جس سلسلہ کے بزرگان دین نے اسلام کی ترویج واشاعت کا بیڑا اٹھایا، ان میں سہروردی سلسلہ کو خاص اہمیت ومقام حاصل ہے، ان اولیائے کرام کی مرہون منت ہندوستان کا یہ خطہ اسلام کی روشنی سے منور ہوا، اور مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوا، تاریخ اسلامی بنگالہ کے مطالعہ سے ظاہر ہے کہ اس سلسلہ کے بزرگان کا اسلام کی اشاعت وترویج میں خاص الخاص یوگدان رہا ہے۔

سلسلہ سہروردیہ کے کچھ بزرگان نے بالواسطہ صاحب سلسلہ سے فیض حاصل کرکے وارد بنگال وبہار ہوئے تھے، ان میں سرفہرست شیخ شہاب الدین جگجوت کاشغری، حضرت شیخ تقی الدین عربی مہسوی، حضرت شیخ جلال الدین تبریزی قدس سرہما جیسے بلند مراتب بزرگان نے بالواسطہ صاحب سلسلہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ سے اخذ فیض کئے تھے، پھر ان کے روحانی ونسبی اولاد واحفاد نے انکے مشن کو جاری رکھا، انہیں میں سے ایک قطب العارفین سید السالکین، قطب بنگال وبہار، مخدومنا ومولانا سید شاہ محمد حسین سہروردی ملقب بہ تیغ برہنہ قدس سرہ کی عظیم ترین شخصیت بھی ہیں، جنہیں غوث العالم محبوب یزدانی مخدوم سید محمد اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی نے "گلزار حسینی" اور "شمع حسینی" کے القابات سے نہ صرف یاد فرمایا ہے، بلکہ ان کی دینی خدمات اور کارنامے کو سراہا بھی ہیں۔ چنانچہ آپ مشہور ومعروف خانوادہ کے چشم چراغ تھے، حضرت مخدوم شیخ سلیمان لنگر زمین کاکوی کی صاحبزادی بی بی کمال جو والدہ ماجدہ کے ہم نام ہے کی شادی شاہ حسام الدین سے ہوئی، جن کے صاحبزادے شیخ حسین غریب دھکڑپوش علیہ الرحمہ تھے، گویا کہ آپ والدہ کی طرف سے حسینی سید تھے، جبکہ والد کی طرف سے ہاشمی تھے۔ مخدوم جہاں فردوسی، اور سید احمد چرم پوش دونوں خالہ زاد بھائی تھے، اور شیخ حسین دھکڑپوش کے دونوں بزرگ ماموہوئے، اس لحاظ سے حضرت مخدوم شاہ محمد حسین سہروردی علیہ الرحمہ کے دونوں بزرگ نانا ہوئے۔

جائے پیدائش: اس بابت قطعی طور پر کچھ کہا نہیں جاسکتا، البتہ قیاس سے معلوم ہوتا ہے، جیسا کہ آپ کے والد بزرگوار حضرت شیخ محمد حسین غریب دھکڑپوش علیہ الرحمہ منیر شریف کے باشندہ تھے، لیکن زندگی کے بیشتر اوقات علاقہ بنگال میں بسر فرمائی، ممکن ہے کہ مخدوم شاہ محمد حسین سہروردی علیہ الرحمہ کی پیدائش منیر شریف یا جلکی شریف جہاں پر آپ کی خانقاہ تھی، ان دونوں مقامات میں سے کسی ایک مقام پر ہوئی ہوں۔

تعلیم وتربیت: آپ کا ننہال بھی سہروردی فیضان سے مالامال تھا، مادری نسب پیر سید شہاب الدین جگجوت علیہ الرحمہ سے ملتا ہے، پدری نسبت بھی چشتی اور سہروردی فیوض وبرکات کا سنگم تھا، ظاہر ہے، تعلیم وتربیت بھی والدین کریمین کی زیر عاطفت پائی تھی، البتہ بنگال میں کب وارد ہوئے تھے، یہ بات اگرچہ ابھی میری معلومات سے باہر ہے۔ لیکن قیاس کیا جاسکتا ہے کہ آپ اپنے والد بزرگوار ہی کے پاس ولایت بنگال میں تعلیم وتربیت پائی، اور یہی پر جوان ہوئے ہوں گے، کیوں کہ حضرت شیخ حسین دھکڑپوش علیہ الرحمہ کا دائرہ تبلیغ بنگال کے سرحدی اضلاع پورنیہ ودیناج پور ہی تھا، لہذا آپ ظاہری علوم فنون سے آراستہ ہوئے، اور اس کے ساتھ باطنی علوم پر بھی مہارت حاصل کرلی، عالم باعمل کے ساتھ ،،العلماءورثۃالانبیاء،، کا صحیح مصداق ٹھہرے۔

خلافت واجازت: آپ کے والد حضرت شیخ حسین غریب دھکڑپوش رحمۃ اللہ علیہ سہروردی سلسلہ میں حضرت شیخ سلیمان مہسوی علیہ الرحمہ سے بیعت وارادت رکھتے تھے، بلکہ جانشین تھے، اور اسکے ساتھ چشتیہ سلسلہ سے بھی اجازت وخلافت مخدوم شیخ علاء الحق پنڈوی علیہ الرحمہ سے حاصل تھی، جیسا کہ مولوی اعجاز الحق قدوسی نے لکھا ہے کہ "شیخ حسین دھاکرپوش رحمۃ اللہ علیہ حضرت مخدوم شیخ علاء الحق پنڈوی

(پیر و مرشد مخدوم کچھوچھہ) قدس سرہ النورانی کے عظیم المرتبت خلفاء میں سے ہیں،اپنی تعلیم اور روحانی تربیت کے بعد شیخ حسین نے پورنیہ کو مرکز بناکر ترویج اسلام کا کام شروع کیا یہیں شیخ حسین نے ایک خانقاہ بھی تعمیر کی"۔(تذکرہ صوفیائے بنگال صفحہ ۱۶۱)

لہٰذا جب حضرت مخدوم شاہ حسین سہروردی علیہ الرحمہ تعلیم و تربیت سے فارغ ہوگئے، تو والد گرامی نے اپنی جانشینی کے لئے آپ کا انتخاب کیا،اور جملہ سلاسل کی اجازت و خلافت سے شاد کام فرماکر تبلیغ واشاعت دین کیلئے ماذون فرمایا، آپ کو نہ صرف ان دونوں سلسلوں کی اجازت وخلافت حاصل ہوئی، بلکہ چشتی وسہروردی فیوض وبرکات کے قاسم اور جانشین بھی ہوئے۔

دینی خدمات وکارنامے: آپ نہ صرف ایک داعیٔ دین عالم باعمل تھے، بلکہ مجاہد قسم کی طبیعت کے مالک بھی تھے، آپ کی دینی خدمات کے حوالے سے میں یہاں پر حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ کے صرف چار شعر اور اس کا ترجمہ پیش کروں گا، جس سے آپ کی دینی خدمات و تبلیغی کارنامے معلوم ہوجائیں گے کہ آپ نے کس طرح اسلام دشمن بادشاہ کے سامنے اعلاء کلمۃ الحق پیش کیا، چنانچہ فرماتے ہیں کہ........

چراغ دین اسلام ہدایت کہ می افروختہ ہر گوشہ از نو **ترجمہ:** دین واسلام کی ہدایت کا چراغ کہ اس کے نور سے ہر گوشہ روشن ہے۔

نشست از باد کفر کنس رائی فروزاز حسرتی اجساد منصور **ترجمہ:** کفر کنس کے جھولا پر بیٹھ کر اجساد منصور کا شمع روشن کرتا ہے۔

چراغ نوری وشمع حسینی نشست از باد تیغ وآب منظور **ترجمہ:** چراغ نوری وچراغ حسینی کو کہ تیغ اور آب منظور کے جھولا پر ہے۔

چراغ وشمع مردم راچہ گوئی کہ طبع ہر کہ بودہ خوردہ کا فور **ترجمہ:** چراغ لوگوں کو کیا کہتا ہے۔ کہ ہر ایک کی طبیعت مثل کافور ہے۔

(مکتوبات اشرفی اردو مترجم مکتوب نمبر ۴۵، جلد ۲ صفحہ ۴۲ تا ۴۴)

وفات حسرت آیات: جس زمانے میں مخدوم شاہ حسین سہروردی جلکی اور اس کے اطراف میں تبلیغ دین ومسند ارشاد وہدایت کی بساط بچھائی تھی، انہیں دنوں مملکت بنگال کی سیاسی حالت نے پلٹا کھایا، مسند حکومت مسلم حکمرانوں کے ہاتھوں سے نکل کر غیر مسلم کے ہاتھ لگ گئی، جس نے عمومی طور پر عام مسلمانوں کو اور خصوصی طور پر اولیا ومشائخین کو بزور شمشیر تہہ تیغ کرنا شروع کردیا، جس میں بہت سے اولیاء کرام راجہ کے ظلم کی تلوار سے شہید ہوئے، لیکن آپ ارشاد و تبلیغ میں اس قدر منہمک اور سرگرم عمل ہوئے، کہ اپنے گرد وپیش کی خبر نہ رہی، اسلامی اخلاق وکردار کی روشنی میں اسلام کی نوری کرن سے علاقہ کو تابناک کردیا، اس محنت و تبلیغ نے آپ کو بھی بت پرست حکمرانوں کا دشمن بنادیا۔ چنانچہ ابھی آپ نے شادی بھی نہیں کی تھی، بھری جوانی میں راجہ بلیا کے ظلم وسفاکی کی نذر ہوگئے، مولوی اعجاز الحق قدوسی نے لکھا ہے کہ "جس زمانے میں کہ بنگال میں راجا گنیش کے مظالم کی چکی بڑی تیزی سے چل رہی تھی، یہ بزرگ بھی اس کے مظالم سے نہ بچ سکے، اس ظالم نے آپ (شیخ حسین دھکڑ پوش) کے صاحب زادے مخدوم شاہ حسین علیہ الرحمہ کو شہید کردیا۔" (تذکرہ صوفیائے بنگال ص ۱۶۱) لہٰذا حضرت مخدوم شاہ حسین شہید سہروردی علیہ الرحمہ کی سال وصال سے متعلق عام طور پر جو تاریخ وفات مشہور ہے، وہ آٹھ بیساکھ ہے، لیکن اس سے سن وسال کا پتہ نہیں چلتا، لیکن حقیر نے معتبر تاریخی قرائن سے اندازہ کیا ہے، جو کہ تقریباً سنہ ۸۱۵ ہجری / مطابق ۱۴۱۲ عیسوی کا سال آپ کی تاریخ وفات معلوم ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم **آخری آرامگاہ:** مزار شریف **جلکی شریف** بارسوئی سب ڈویژن کے بلاک اعظم نگر (کٹیہار بہار) میں مرجع عام وخاص ہے۔ اور بنگلہ سن وسال کے بیساکھ مہینے کی آٹھ تاریخ کو بڑے تزک واحتشام سے عرس ہوتا ہے۔

{نوٹ: اس مضمون کا ماخوذ حقیر کا تحریر کردہ رسالہ "تذکرہ گلزار حسینی" قلمی ہے}

(محمد ساجد رضا قادری رضوی جگناتھ پور، آباد پور، بارسوئی، کٹیہار، بہار)

ماہِ رمضان المبارک کی فضیلت اور اذکار و نوافل

رمضان المبارک کا مہینہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بڑی عظیم نعمت ہے، اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انوار وبرکات کا سیلاب آتا ہے اور اس کی رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہیں، مگر ہم لوگ اس مبارک مہینے کی قدر ومنزلت سے واقف نہیں، کیونکہ ہماری ساری فکر اور جدوجہد مادّیت اور دنیاوی کاروبار کے لیے ہے، اس مبارک مہینے کی قدردانی وہ لوگ کرتے ہیں جن کی فکر آخرت کے لیے اور جن کا محور مابعد الموت ہو۔ آپ حضرات نے یہ حدیث شریف سنی ہو گی، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رجب کا مہینہ آتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وبَلِّغْنَا رَمَضَانَ، (شعب الایمان ۳/۳۷۵) ترجمہ: اے اللہ ہمارے لیے رجب اور شعبان کے مہینے میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان کے مہینے تک پہنچا دیجیے، یعنی ہماری عمر اتنی دراز کر دیجیے کہ ہمیں رمضان کا مہینہ نصیب ہو جائے۔

جب ماہِ رمضان کا چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھے: اللّٰھُمَّ رب رمضان ادخله علينا با من و ايما ن وصحته من السقم و فر اغ من الشغل واعنا على الصيام ، والقيام وتلاوة القرآن، حتىّ ينقضى عنا، قد غفرت لنا و رضيت عنا **ترجمہ**: اے رب! ہم پر رمضان داخل فرما، امن اور ایمان کے ساتھ اور مرض سے صحت اور اشغال کی فراغت کے ساتھ، ہماری مدد فرما روزہ، نماز اور تلاوت قرآن میں یہاں تک کہ ہم سے (یہ مہینہ) اس حال میں گزر جائے کہ تو ہمیں بخش دے اور ہم سے راضی ہو جائے۔ (لطائف اشرفی /۳۸/۳۴۵)

اس مہینے میں عبادات و ریاضات کا عالم کیسا ہونا چاہیے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی اس حدیث پر نظر ڈالیے، فرماتی ہیں: جب رمضان کا مہینہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمر ہمت کس لیتے اور اپنے بستر پر تشریف نہ لاتے یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا۔ (شعب الایمان ۳/۳۱۰)

تہجد کی فضیلت: نماز تہجد کو اپنی پوری زندگی کا معمول بنانا چاہیے، ورنہ کم از کم رمضان المبارک میں تو اسے ہر حال میں ادا کرنے کی کوشش کی جائے کیونکہ ان دنوں میں ہمارے پاس اس کو ادا کرنے کا کافی وقت ہوتا ہے اور انسان کے دل میں ہدایت وروحانیت کا نور پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ رات کے آخری تہائی حصہ میں آسمان سے دنیا کی طرف نزول کرکے فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اسے عطا کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے بخشش اور مغفرت طلب کرے کہ میں اسے بخش دوں؟ (صحیح بخاری) ایک اور حدیث مبارک میں ہے: "اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصہ میں بندے سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ پس اگر ہو سکے تو تم ان بندوں سے ہو جاؤ جو اس مبارک وقت میں اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ (جامع الترمذی) **سحری کی فضیلت**: یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس ذات نے ہمیں جسمانی ضروریات کو پورا کرنے پر اجر وثواب عنایت فرماتے ہیں۔ سحری بھی ہماری ان جسمانی ضروریات میں سے ایک ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام واکرام اور برکت سے نوازتے ہیں۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کیا کرو، کیونکہ سحری کرنے میں یقیناً برکت ہے۔ (متفق علیہ)

روزہ کی فضیلت: روزہ رمضان المبارک کی بہت اہم عبادت ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کو رمضان شریف میں پانچ چیزیں خاص طور پر دی گئیں ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں دی گئیں۔ اول: ان کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ دوم: ان کیلئے فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ افطار کے وقت تک دعا کرتے ہیں۔ سوم: جنت ہر روز ان کیلئے سجا دی جاتی ہے۔ پھر اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ عنقریب میرے نیک بندے مشقتیں اپنے اوپر سے ہٹا کر تیری طرف آئیں گے۔ چہارم: اس مہینہ میں سرکش شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں اور لوگ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف غیر رمضان میں جاسکتے ہیں۔ پنجم: رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کی جاتی ہے۔ (مسند احمد: ج۸ ص۳۰ رقم الحدیث ۷۹۰۴)

فرض نمازوں کی پابندی: نماز اہم العبادات ہے ، اس کی پابندی ضروری ہے ، بے شمار آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ اس کی فضیلت ثابت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:" جس نے نماز کی پابندی کی تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور، حجت اور نجات کا سبب بنے گی۔(مشکوٰۃ شریف) **تلاوت قرآن:** قرآن کریم کو رمضان المبارک سے بہت نسبت ہے۔ اسی مبارک مہینے میں قرآن کریم نازل ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارش کرے گا۔(صحیح مسلم)

توبہ واستغفار کی فضیلت: ہم فرشتے بھی نہیں کہ کبھی ہم سے گناہ نہ ہو اور ہمیں شیطان کی طرح ہمیشہ گناہ بھی نہیں کرتے رہنا چاہیے بلکہ اگر گناہ ہو جائے تو توبہ استغفار کرنی چاہیے تاکہ آئندہ کے لیے ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانیوں سے بچ سکیں۔ تاہم اگر بار بار بھی توبہ ٹوٹ جائے تب بھی ہمیں ناامید نہیں ہونا چاہیے۔

صدقہ وخیرات کی فضیلت: رمضان المبارک میں جہاں اور اعمال کا اجر بڑھ جاتا ہے اسی طرح صدقہ و خیرات کا اجر و ثواب بھی بڑھ جاتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جود و سخا میں تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے، اور رمضان المبارک میں جبکہ جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آتے تھے آپ کی سخاوت بہت ہی بڑھ جاتی تھی، جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ کے پاس آتے تھے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاضی و سخاوت اور نفع رسانی میں بادِ رحمت سے بھی بڑھ کر ہوتے تھے۔ (صحیح البخاری)

نوٹ: اس مہینہ میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ زکوٰۃ، صدقۃ الفطر اور وجوبی صدقات تو ادا کرنا تو انسان کے ذمہ ہیں ان کے ساتھ ساتھ کوشش کرنی چاہیے کہ نفلی صدقات کا اہتمام بھی کیا جائے۔ کسی نادار روزہ دار کا روزہ افطار کرانا، کسی محتاج کی مدد کرنا، کسی ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنا، یتیم اور بیواؤں کا خیال رکھنا وغیرہ ایسی نیکیاں ہیں کہ انسان ان کو اس ماہِ مقدس میں ضرور ادا کرے۔

صبر وتحمل کی فضیلت: بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ صبر و تحمل تقریباً ہم معنیٰ الفاظ ہیں۔ صبر میں غصہ اور اشتعال کو روکا جاتا ہے اور تحمل میں غصہ اور اشتعال کو برداشت کیا جاتا ہے۔ رمضان المبارک میں روزوں کی وجہ سے خشکی آجاتی ہے اور مزاج میں چڑچڑاپَن پیدا ہو جاتا ہے اس لیے ایسے موقع پر اپنے آپ پر قابو پانا اور صبر سے کام لینا بہت ضروری ہے۔

نوٹ: جیسا کہ حدیث پاک میں یہ بات بالکل وضاحت کے ساتھ آچکی ہے کہ رمضان المبارک میں نوافل کا ثواب فرضوں کے ثواب تک جا پہنچتا ہے۔ اس لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ فرائض کے علاوہ سنن اور نوافل کا بھی ذوق شوق سے اہتمام کریں۔ تہجد، اشراق، چاشت، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد، اوابین اور قضا نماز کو ادا کرنے وغیرہ کو اپنا معمول بنائیں۔

وظیفہ: خلیفہ غوث العالم شیخ الاسلام حضرت نظام الدین غریب یمنی قدس سرہ فرماتے ہیں ماہ رمضان کی پہلی شب میں سورہ انا فتحنا (سورہ فتح) پڑھے۔ اُس سال اور دوسرے سال اللہ تعالی کی امان میں ہو گا۔ (لطائف اشرفی / لطیفہ ۳۸/ ۳۴۵)

گناہوں سے پرہیز کریں: ہر مؤمن کو یہ طے کر لینا چاہیے کہ اس برکت و رحمت اور مغفرت کے مہینے میں آنکھ، کان اور زبان غلط استعمال نہیں ہو گی، جھوٹ، غیبت، چغل خوری اور فضول باتوں سے مکمل پرہیز کرے، یہ کیا روزہ ہوا کہ روزہ رکھ کر ٹیلی ویژن کھول کر بیٹھ گئے اور فحش وگندی فلموں سے وقت گزاری ہو رہی ہے، کھانا، پینا اور جماع جو حلال تھیں ان سے تو اجتناب کر لیا لیکن مجلسوں میں بیٹھ کر کسی کی غیبت ہو رہی ہے، چغل خوری ہو رہی ہے، جھوٹے لطیفے بیان ہو رہے ہیں، اس طرح روزے کی برکات جاتی رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رحمت سے ان تمام باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، رمضان المبارک کی قدردانی کی توفیق بخشے اور اس بابرکت مہینے کے اوقات کو صحیح طور پر خرچ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، آمین ثم آمین یارب العالمین!

الاشرفی جنتری	اپریل 2021	شعبان المعظم 1442	چیت بنگلہ 1428	چیت فصلی 1428	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
جمعرات	1	18	18	5	وصال مولانا عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ / وصال سید یحییٰ میاں علیہ الرحمہ مارہرہ شریف
جمعہ	2	19	19	6	گڈ فرائیڈے / عرس حضرت سید اکمل شاہ اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
سنیچر	3	20	20	7	وصال مفسر قرآن سید ابوالحسنات اشرفی علیہ الرحمہ پاکستان (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ)
اتوار	4	21	21	8	عرس حضرت سید شاہ ہادی اشرف بیتھو شریف / حضرت سید لعل شہباز قلندر سہروردی پاکستان علیہما الرحمہ
پیر	5	22	22	9	وصال حکیم سید نذر اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ / عرس سید رسول نما بنارسی علیہ الرحمہ
منگل	6	23	23	10	
بدھ	7	24	24	11	وصال خلیفہ دوم حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
جمعرات	8	25	25	12	عرس سید عبد اللطیف بڑی امام (پاکستان) / حضرت سید یحیٰ ترمذی سہروردی گجرات علیہما الرحمہ
جمعہ	9	26	26	13	وصال حضرت ولی اللہ بخاری علیہ الرحمہ
سنیچر	10	27	27	14	عرس خواجہ وحید اصغر تکیہ شریف بارسوئی کٹیہار / حضرت وجیہہ الدین سہروردی علیہما الرحمہ
اتوار	11	28	28	15	نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی
پیر	12	29	29	16	عرس حضرت نعمت اللہ پھلواری شریف بہار
منگل	13	30	30	17	رمضان کا چاند دیکھئے
بدھ	14	یکم رمضان	31	18	ولادت حضور غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی (امبیڈکر جینتی)
جمعرات	15	2	یکم بیساکھ	19	عرس سید شاہ تراب الحق علیہ الرحمہ (پاکستان)
جمعہ	16	3	2	20	ولادت حضرت غلام قادر جیلانی علیہ الرحمہ / وصال حضرت سیدتنا بی بی فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا
سنیچر	17	4	3	21	
اتوار	18	5	4	22	وصال سید تقی اشرف جیلانی جائسی / علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی / آل حسن اشرفی ہاپوری علیہما الرحمہ
پیر	19	6	5	23	عرس ابوالبرکات علیہ الرحمہ مارہرہ شریف
منگل	20	7	6	24	عرس سید ہاشم پیر دستگیر بیجاپوری علیہ الرحمہ
بدھ	21	8	7	25	عرس اکبر شاہ وارثی میرٹھی علیہ الرحمہ (رام نومی)
جمعرات	22	9	8	26	عرس محقق اعظم سید شاہ محمود احمد قادری رفاقتی علیہ الرحمہ مظفرپور
جمعہ	23	10	9	27	وصال ام المؤمنین حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہ
سنیچر	24	11	10	28	عرس نور علی قلندر پانی پتی علیہ الرحمہ
اتوار	25	12	11	29	عرس حضرت سید وامق میاں علیہ الرحمہ بریلی شریف (مہابیر جینتی)
پیر	26	13	12	30	وصال حضرت سیدنا سری سقطی علیہ الرحمہ
منگل	27	14	13	یکم بیساکھ	وصال سیدنا بایزید بسطامی علیہ الرحمہ / سیدنا نطر طبل عالم قلندر سہروردی ترچناپلی تامل ناڈو علیہ الرحمہ
بدھ	28	15	14	2	ولادت خلیفہ پنجم حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ
جمعرات	29	16	15	3	وصال خواجہ سری سقطی قدس سرہ
جمعہ	30	17	16	4	جنگ بدر / عرس نصیر الدین چراغ دہلوی / مخدوم احسان الحق کانپور / شہادت ٹیپو سلطان علیہما الرحمہ

سعد و نحس بعقائد شیعی ہیں اہلسنت و جماعت کے نزدیک تمام دن اچھے اور مبارک ہیں۔

آئینہ ہندوستان شیخ اخی سراج الدین عثمان قدس سرہ النورانی: ایک مختصر تعارف

آئینۂ ہندوستان شیخ اخی سراج الدین علیہ الرحمہ کا اصل نام عثمان، عرفی نام سراج الدین ہے اور دونوں ملا کر سراج الدین عثمان لکھا جاتا ہے۔ اکثر مختصر وطویل سوانحی تذکروں میں آپ کا یہی نام ملتا ہے۔ لطائف اشرفی میں ہے کہ: "اسم شریف وے حضرت شیخ عثمان بود"۔ حضرت شیخ اخی سراج کا اسم شریف عثمان تھا۔ (لطائف اشرفی فی بیان طوائف صوفی، حضرت نظام یمنی، صفحہ:۳۵۵، مکتبہ سمنانی، کراچی پاکستان، سال اشاعت ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۹ء)

"اخی سراج"، "سراج الدین" اور "سراج الحق والدین" القابات ہیں۔ والد گرامی، والدہ ماجدہ اور دادا کے نام وکام کے تذکروں کے بیان سے سوانحی کتابیں خاموش ہیں، اس سلسلے میں جتنی روایتیں ہیں وہ ناقابل اعتبار اور روایتاً ودرایتاً غیر ثابت شدہ ہیں۔ واللہ تعالیٰ واعلم بحقیقۃ الحال

آپ کی تاریخ ولادت کا ثبوت کسی معتبر ومشہور کتاب میں نہیں ملتا، اخبار الاخیار مترجم کی روایت کے مطابق 656 ہجری سال ولادت ہے۔

تعلیم و تربیت: آئینۂ ہندوستان شیخ اخی سراج الدین عثمان علیہ الرحمہ کی ولادت اودھ میں ہوئی، یہیں پر بچپن گزرا، نشوونما ہوئی اور ابتدائی تعلیم کی تکمیل ہوئی، اوروں کی طرح آپ بھی باشندۂ اودھ ہونے کی وجہ سے اودھی کہلانے لگے، ابھی سن شعور ہی کو پہنچے تھے کہ آپ کا گھرانا اودھ سے لکھنوتی ہجرت کر گیا۔ اس طرح آپ اودھی ثم بنگالی ہوگئے۔ خلیفہ مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی شیخ نظام یمنی علیہما الرحمہ لکھتے ہیں کہ: "مسکن وموطن درخطۂ اودھ داشتند "اخی سراج الدین عثمان کا وطن ومسکن مضافات اودھ میں تھا"۔ (لطائف اشرفی فی بیان طوائف صوفی، حضرت نظام یمنی، صفحہ:۳۵۵، مکتبہ سمنانی، فردوس کالونی، کراچی پاکستان، سال اشاعت ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۹ء)

حضرت آئینۂ ہندوستان کا گھرانہ اودھ سے لکھنوتی منتقل تو ہوگیا لیکن اکثر افراد خاندان اودھ ہی میں مقیم رہے اور حضرت آئینہ ہند بنگال سے اعلی تعلیم کے لئے دہلی روانہ ہوگئے۔ اودھ سے براہ راست دہلی اس لیے نہیں گئے کہ یہاں لکھنوتی میں آپ کی والدۂ کریمہ پہلے ہی سے قیام فرما تھیں اور ان سے ملاقات واجازت کے بغیر دہلی جانا آپ کے لئے ممکن نہیں تھا، اس لیے پہلے لکھنوتی تشریف لائے اور پھر یہاں سے عازم دہلی ہوئے۔

آپ کا پیر ومرشد: آئینۂ ہندوستان شیخ اخی سراج الدین عثمان علیہ الرحمہ، سلطان المشائخ حضرت شیخ نظام الدین بدایونی ثم دہلوی قدس سرہ کے مرید وخلیفہ تھے۔ اکثر سوانح نگاروں نے یہی لکھا ہے۔ یہی قول صحیح بھی ہے۔ بعض سوانح نگار نے آپ کو شیخ العالم فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ کا مرید لکھا ہے۔ جو یقیناً درست نہیں ہے۔ حضرت آئینۂ ہند کو دربار مرشد میں خادم خاص کا درجہ حاصل تھا، خدمتِ سلطان المشائخ میں ہمیشہ حاضر باش خدام میں آپ کا شمار ہوتا تھا، آپ کی پرورش وتربیت ان خاصان دربار کی صحبت میں ہوتی تھی جو سلطان المشائخ کی خدمت میں ہمہ وقت رہا کرتے تھے۔ شیخ محمد بن مبارک علوی کرمانی نے لکھا ہے کہ: "درصحبت یاران کے ملازم سلطان المشائخ بودند پرورش یافتہ "اخی سراج الدین نے ایسے دوستوں کی صحبت میں پرورش پائی جو سلطان المشائخ محبوب الٰہی سید نظام الدین بدایونی دہلوی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں ہمیشہ رہا کرتے تھے۔ (سیر الاولیاء فارسی، علامہ علوی کرمانی، صفحہ:۲۸۸، مطبع محب ہند دہلی، سن اشاعت ۱۳۰۲ ہجری)

تکمیل تعلیم اور حصول خلافت: سیر الاولیا میں ہے کہ "درباب خدمت مولانا سراج الدین پرمان شد کہ اول درجہ دریں کار علم است، یعنی اوچنداں حصہ ندارد"۔ سلطان المشائخ نے مولانا سراج الدین کے حق میں فرمایا کہ "خلافت کے لئے پہلا درجہ علم کا ہے، یعنی وہ علم کا چنداں حصہ نہیں رکھتے ہیں۔ (سیر الاولیاء فارسی، علامہ علوی کرمانی، ص:۲۸۸، مطبع محب ہند دہلی، سن اشاعت ۱۳۰۲ ہجری)

نظامی بنسری میں ہے کہ: "جب خلافتوں کی تقسیم کا وقت آیا تو حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا: سراج الدین مجھے سب سے زیادہ مقدم معلوم ہوتے ہیں اور میں ان کو آئینۂ ہندوستان سمجھتا ہوں" لیکن انہوں نے علوم دین حاصل نہیں کیے اور خلافت کے لئے عالم دین ہونا ضروری ہے۔" (نظامی بنسری خواجہ سید حسن نظامی صفحہ:۴۱۲ ناشر حسن نظامی میموریل سوسائٹی بستی درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء سال اشاعت ۱۹۸۴ / ۱۴۰۴ چہارم)

چنداں حصہ کے الفاظ بتاتے ہیں کہ آپ کے پاس علم تو تھا مگر اتنا علم نہیں تھا جتنا سلطان المشائخ قدس سرہ کے خلافت کا مستحق بننے کے لئے ضروری تھا یعنی آپ اس وقت بڑے عالم دین نہیں تھے چنانچہ حضرت علامہ شیخ فخر الدین زرادی جو سلطان المشائخ کے نہایت قریبی اور وقت کے ممتاز عالم دین تھے۔انہوں نے نے سلطان المشائخ قدس سرہ کے حضور شیخ سراج الدین کی ذات کے تعلق سے عرض کیا کہ "میں اسے چھ مہینے میں عالم متبحر بنادوں گا"۔ چنانچہ بڑی عمر کو پہونچنے کے بعد حضرت آئینۂ ہند (اخی سراج الدین) نے علم حاصل کیا اور خلافت کے مستحق ہوئے۔ لطائف اشرفی میں ہے کہ:"درحدافادت رسیدند بعدہ خلافت نامہ بمہراشرف شریف یافتہ "اخی سراج الدین قدس سرہ جب علم میں مہارت حاصل کر کے مرتبہ افادت پر فائز ہو گئے تو خلافت نامہ انہیں مہر اشرف شریف سے مختوم کر کے دیا گیا۔(لطائف اشرفی فی بیان طوائف صوفی، حضرت نظام یمنی، صفحہ:۳۵۵، مکتبہ سمنانی، فردوس کالونی، کراچی پاکستان، سال اشاعت ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۹ء)

مختصر یہ ہے کہ آئینۂ ہندوستان اخی سراج الدین عثمان علیہ الرحمہ نے خلافت سے پہلے چند سال، خلافت کے بعد چند سال اور اپنے مرشد گرامی کے وصال کے بعد تین سال تک ماہرین علوم وفنون سے اکتساب علم کیا، تخمینہ یہ ہے کہ اپنی عمر عزیز کی کل دس سالہ مدت کو آپنے ظاہری علوم وفنون کی تحصیل میں صرف کیا، اس دوران روحانیت کے اعلیٰ منازل کا سفر بھی کرتے رہے اس طرح سرزمین دہلی پر آئینۂ ہند کی شخصیت کو سنوارنے اور نکھارنے میں چار عظیم ہستیوں نے اہم کردار ادا کیا (۱) سلطان المشائخ سید محمد نظام الدین اولیاء بدایونی ثم دہلوی (۲) چراغ دہلوی مخدوم شیخ نصیر الدین اودھی ثم دہلوی (۳) عالم ربانی حضرت علامہ شیخ فخر الدین زرادی اور (۴) جامع معقول ومنقول علامہ شیخ رکن الدین اندرپتی۔

شیخ چراغ دہلوی مخدوم شیخ نصیر الدین اودھی ثم دہلوی قدس سرہ سے اکتساب فیض اور حصول خلافت: آئینۂ ہندستان شیخ اخی سراج الدین عثمان جب پنڈوہ شریف سے دوبارہ دہلی تشریف لے گے تو سلطان المشائخ سید محمد نظام الدین اولیاء بدایونی ثم دہلوی قدس سرہ کا وصال ہو چکا تھا، لیکن آپ نے در مرشد کو چھوڑا نہیں بلکہ حظیرۂ مرشد گرامی ہی میں اپنا قیام رکھا اور جانشین مرشد گرامی شیخ نصیر الرین محمود چراغ دہلوی قدس سرہ سے تربیت حاصل کرتے رہے۔ محمد قاسم فرشتہ لکھتے ہیں کہ:

"مریدانِ شیخ نصیر الدین اودھی چراغ دہلی سے شیخ اخی سراج پروانہ ہیں اور وہ اگرچہ شیخ نظام الدین اولیاء کی نسبت سے ارادت صادق رکھتے تھے اور اس جناب سے تربیت پاکر بنگال کی طرف رخصت ہوئے تھے، لیکن شیخ نظام الدین اولیاء کے بعد وفات پھر دہلی میں آئے اور دست ارادات شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی علیہ الرحمہ کے ہاتھ میں دے کر درجۂ کمال کو پہنچے اور خرقہ بنگالہ کی خلافت کا پایا"۔ (محمد قاسم فرشتہ، تاریخ فرشتہ مترجم، ج: چہارم، ص:۶۷۷، ناشر ایوب پبلی کیشنز دیوبند، سال اشاعت ۲۰۰۹)

دہلی سے لکھنوتی روانگی: آئینۂ ہندوستان اخی سراج الدین عثمان اودھی علیہ الرحمہ اپنے پیرومرشد سلطان الاولیاء حضرت سید محمد نظام الدین دہلوی قدس سرہ کی دعائے خاص لے کر دہلی سے لکھنوتی کے لیے روانہ ہوئے۔ روانگی کے وقت آپ کا قافلہ کتنا بڑا تھا یہ بتا پانا بہت مشکل ہے، البتہ بعض مصادر ومراجع کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ سلطان المشائخ قدس سرہ نے آپ کو تنہا روانہ نہیں فرمایا تھا، بلکہ معزز علمائے کرام کی ایک جماعت آپ کے ساتھ تھی جن میں سلطان المشائخ قدس سرہ کے حقیقی برادرزادہ سید محمد ابراہیم چشتی قدس سرہ بھی شامل تھے۔ مولانا سید قیام الدین نظامی لکھتے ہے کہ:"حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہ نے اپنے حقیقی بھائی سید جمال الدین بدایونی ابن خواجہ سید احمد بدایونی کے انتقال کے بعد، ان کے خورد سال لڑکے سید ابراہیم کو اپنے پاس دہلی بلوالیا، سید ابراہیم نے اپنے چچا محبوب الٰہی کی خدمت میں رہ کر تعلیم وتربیت حاصل کی، بعض تذکرہ نگاروں نے حضرت سید ابراہیم کو حضرت محبوب الٰہی کے چچازاد بھائی کا بیٹا لکھا ہے، جب حضرت اخی سراج الدین کو حضرت محبوب الٰہی کی طرف سے بنگال جانے کا حکم ہوا، تو حضرت سید ابراہیم بھی ساتھ کر دیئے گئے۔ جہاں آپ کا مستقل قیام پنڈوہ میں ہوا،

حضرت سید ابراہیم کی شادی پنڈوہ میں حضرت پیر بدر الدین بدر عالم زاہدی کی ہمشیرہ سے ہوئی، جو حضرت شیخ علاء الحق پنڈوی علیہ الرحمہ کی سالی تھیں، اسطرح حضرت ابراہیم ابن سید جلال الدین بدایونی اور شیخ علاء الحق پنڈوی ہم زلف تھے"۔(شرفاء کی نگری، تذکرۂ صوفیائے بہار، سید قیام الدین نظامی، ج:ا، ص:۱۲۶، ناشر نظامی اکیڈمی کراچی، اشاعت ۱۹۹۵)" جس وقت آپ کا ورود مسعود لکھنوتی میں ہوا اس وقت سیدنا علاء الحق والدین قدس سرہ مبتلائے عوارض تھے، زندگی کی خیرات مانگنے کے لیے در عثانی میں آئے، دیکھا کہ جبین اقدس نورولایت سے چمک رہی تھی اور چہرہ مقدس پر فقر و عرفان کا جلوہ جگمگا رہا تھا، پس چشمہائے وارفتہ محو نظارہ ہو گئیں، آنکھیں عالم سرخوشی و سرمستی میں جام محبت پی کر اور بھی مخمور ہو گئیں، دل کی انگیٹھی میں عشق کی آگ روشن ہو گئیں اور آن واحد میں اس کی سوزش و تپش دنیوی حرص و آز کے قلعے اور فانی عزت وشوکت اور جاہ وجلال کے تاج محل کو خاکستر کر گی کائنات وجود میں ایک زبردست انقلاب برپا ہوا اور پیشانی مبارک جس کو کبھی محل وزارت کی عظمتیں سلام کرتی تھیں اب وہ ایک گدائے بے نوا کے قدموں پر خم تھیں اور وہ سر اقدس جو کبھی نرم و گداز سجادے کی زینت تھا اب وہ ایاغ بعیت میں سجا کر درویش جہاندیدہ کے دل مصفٰی میں ڈال دیا گیا اور وہ جسم اطہر جو کبھی لباس فاخرہ سے آراستہ تھا، اب وہ گدڑی میں ملبوس و دلق پوش تھا اور وہ زبان مزکٰی جس پر کبھی شہرت وناموری کے ترانے تھے اب اس پر فقر وانکساری کے زمزمے جاری تھے۔"ان کے در کی بھیک اچھی، سروری اچھی نہیں"۔(لطائف اشرفی ترجمہ سید عبدالحیٔ اشرف مقدمہ ۲۷/۲۸ مضمون نگار مولانا عزیز یعقوب ضیائی، ناشر مخدوم اشرف اکیڈمی کچھوچھہ شریف سن اشاعت ندارد ملخصا) اس قول کو محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ نے محققین کا قول قرار دیا ہے لکھتے ہیں:" محققین کے نزدیک بیعت کے لئے خود مولانا علاؤالحق حضرت مخدوم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔(شیخ العالم علاؤالحق گنج نبات، محدث اعظم ہند ص ۱۲، ناشر اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن حیدرآباد دکن سال اشاعت ۲۰۱۷)

آئینۂ ہند اخی سراج الدین عثمان علیہ الرحمہ نے بنگال کی سرزمین پر رفاعی، فلاحی، اور علمی خدمات کے بڑے کارنامے انجام دیئے۔ سراجی شفاخانہ، سراجی لنگر خانہ، لائبریری کا قیام فرمایا ہے اور اپنی خانقاہ سراجیہ چشتیہ کو دانش کدۂ علم بنا دیا، آپ صاحب تصانیف بزرگ تھے، کل تصنیفات کتنی ہیں اس کا مکمل ذکر کہیں نہیں ملتا، علامہ مبارک حسین مصباحی چیف ایڈیٹر ماہنامہ اشرفیہ استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور لکھتے ہیں کہ: شیخ سراج الدین کو قواعد عربی کی تفہیم میں ملکہ حاصل تھا، علم صرف و نحو میں ان کا شاہکار تصنیفات ہیں۔ مثلاً علم الصرف میں "**میزان الصرف**" اور "**پنج گنج**" اور علم نحو میں "**هداية النحو**"۔ ہدایۃ النحو اس زمانے آج تک اساتذہ و طلباء کے درمیان مقبول ومتداول ہے۔(ہدایۃ النحو مضمون مصنف ہدایۃ النحو مولانا مبارک حسین مصباحی صفحہ ۵ مطبوعہ مجلس برکات الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور سال اشاعت ۲۰۰۱ عیسوی ۱۴۲۲ ہجری) آئینۂ ہندوستان اخی سراج الدین عثمان علیہ الرحمہ نے لمبی عمر پائی، سیر الاولیاء میں میر خورد علیہ الرحمہ نے سال وصال درج نہیں کیا ہے مگر ایک ایسا جملہ لکھا ہے جس سے ان کی عمر کی درازگی کا پتہ چلتا ہے۔ وہ جملہ یہ ہے "وعمر باکمال یافت" اخی سراج نے لمبی عمر پائی، (سیر الاولیاء فارسی مولانا محمد بن مبارک علوی صفحہ ۲۸۹ مطبوعہ محب ہند دہلی سن اشاعت ۱۳۰۲ ہجری)

مفتی غلام سرور لاہوری علیہ الرحمہ خزینۃ الاصفیاء میں لکھتے ہیں کہ:" شیخ اخی سراج الدین قدس سرہ ۷۵۸ ہجری میں فوت ہوئے"۔

چوں سراج الدین شد از دنیائے دوں — سال وصل آں شہ والا مکاں

"عارف احمد سراج الدین" بگو — سال "محرم سراج الدین" بخواں

سراج الدین جب اس حقیر دنیا سے وصال فرما گئے، اس شہ والا مکاں کا سال وصال مادہائے تاریخ "عارف احمد سراج الدین" اور محرم سراج الدین" میں تلاش کیجئے۔(خزینۃ الاصفیاء مفتی غلام سرور ۲/۲۲۶ مکتبہ لاہور) مزار اقدس سعد اللہ پور مالدہ مغربی بنگال میں ہے۔

مرنے والے زیارت کرنے والے کی آمد سے اور اس کی توجہ سے باخبر ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ عالم ارواح بہت ہی لطیف ہے۔(مخدوم کچھوچھہ)

ماہ شوال المکرم کی فضیلت اور اذکار و نوافل

شوال المکرم اسلامی سال کا دسواں مہینہ شوال المکرم ہے یہ لفظ شول سے بنا ہے جس کا معنی ''اونٹنی کا دم اٹھانا'' ہوتا ہے کیونکہ عرب لوگ اس مہینے میں سیر وسیاحت اور شکار کھیلنے کیلئے اپنے گھروں سے باہر مختلف مقامات پر چلے جاتے تھے، راستے میں اونٹنیاں تیزی کی وجہ سے بعض اوقات دم اٹھالیتیں، اس نسبت یہ یہ ماہ'' شوال'' کے نام سے منسوب ہوگیا۔ اس مہینے کی پہلی تاریخ کو چونکہ عید الفطر منائی جاتی ہے جو مسلمانوں کیلئے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ عید کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر خصوصی رحمت نازل فرماتا ہے، اس لئے اس دن کو''یوم الرحمۃ'' کہتے ہیں۔

نوافل: حضرت سیدنا ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو عیدین (عید الفطر، عید الاضحی) کی راتوں میں شب بیدار ی کرکے قیام کرے اس کا دل مریگا نہیں جس دن کہ سب لوگوں کے دل مردہ ہوجائیں گے۔ (ابن ماجہ)

☆ جو کوئی اول رات شوال میں چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اخلاص ۲۱ بار پڑھے۔ پس اللہ تعالیٰ کھولے گا واسطے اس کے آٹھوں دروازے بہشت کے اور بند کریگا واسطے اس کے ساتوں دروازے دوزخ کے اور نہیں مریگا وہ شخص جب تک اپنا مکان جنت میں نہ دیکھ لے گا۔ (فضائل الشہور)

☆ شوال کی پہلی شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین، تین دفعہ، سورہ فلق تین، تین دفعہ، سورہ ناس تین تین دفعہ پڑھے، بعد سلام کے کلمہ تمجید (تیسرا کلمہ) ستر (۷۰) مرتبہ پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرے، اللہ پاک اس نماز کی برکت سے انشاء اللہ اس کے گناہ معاف فرما کر اس کی توبہ قبول فرمائیگا۔

☆ حضرت سیدنا انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے شوال میں رات کو یا دن کو آٹھ (۸) رکعتیں پڑھیں، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار، سورہ اخلاص پندرہ (۱۵) بار اور نماز سے فارغ ہو کر ستر (۷۰) بار سبحان اللہ کہے اور ستر (۷۰) بار درود شریف پڑھے۔ اس کی قسم جس نے مجھے سچا دین دیکر بھیجا جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے اللہ اس کیلئے حکمت کے چشمے کھولتا ہے اس کے دل میں، اور اس کیساتھ اس کی زبان چلاتا ہے اور اس کی دنیا کی بیماری اور اس کی دوا دکھا دیتا ہے، اس کی قسم! جس نے مجھے سچا دین دیکر بھیجا، جس نے یہ نماز جیسے میں نے بتائی پڑھی تو اللہ جل شانہ، اس کو معاف کر دیتا ہے اور اگر مرا تو شہید مرا، بخشا ہوا، اور جو بندہ اس نماز کو سفر میں پڑھتا ہے، اس پر آنا جانا آسان ہو جاتا ہے اور اگر مقروض ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کرتا ہے اور اگر صاحب حاجت ہوتا ہے تو اس کی حاجت پوری کرتا ہے، اس کی قسم جس نے مجھے سچا دین دیکر بھیجا، جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر حرف کے بدلے جنت میں ایک مخرفہ دیتا ہے، عرض کیا گیا، مخرفہ کیا ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا بہشت کے باغ ہیں، اگر اس کے ایک درخت کے نیچے سوار سیر کرے تو سو (۱۰۰) سال تک اسے عبور نہ کر سکے، درود شریف یہ پڑھنا ہے:۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ و بارک وَسَلِّمْ (غنیۃ الطالبین)

شوال کے چھ روزے: شوال میں چھ دن روزے رکھنے کا بڑا ثواب ہے جس مسلمان نے رمضان المبارک اور چھ دن شوال کے روزے رکھے تو اس نے گویا سارے سال کے روزے رکھے، یعنی پورے سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔ حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے رمضان شریف کے روزے رکھے اور پھر ان کی ساتھ شوال کے چھ (۶) روزے ملائے تو اس نے گویا تمام عمر روزے رکھے۔ **مسئلہ:** احادیث کریمہ میں شوّال کے چھ روزے مسلسل رکھنے کا ذکر نہیں ہے، لہٰذا یہ چھ روزے ماہِ شوّال میں عید کا دن چھوڑ کر لگاتار بھی رکھے جاسکتے ہیں اور بیچ میں ناغہ کرکے رکھنے سے بھی یہ فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

ہے یہی دل کی تمنا آخری اپنی معین
کوچۂ اشرف ملے یا کوئے ختم المرسلین
(سید شاہ معین الدین اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی قدس سرہ)

موت آئے تو درپاک نبی ﷺ پر سید
ورنہ تھوڑی سے زمین ہو شہ سمناں کے قریب
(حضور سید محدث اعظم ہند کچھوچھوی قدس سرہ النورانی)

ایک ضروری اعلان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

جملہ علماء اہل سنت و مشائخ عظام و شعراء حضرات سے اپیل ہے کہ بانی سلسلہ اشرفیہ حضور محبوب یزدانی غوث العالم تارک السلطنت حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ العزیز (کچھوچھہ شریف) جنھوں نے سلسلہ چشتیہ کو حضور محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہ کے بعد سب سے زیادہ پوری دنیا میں پھیلایا اور فیضان چشتیہ کو عام کیا۔ آپ بیک وقت حافظ قرآن و قرات سبعہ کے قاری اور عالم ربانی اور ساتویں صدی ہجری کے مجد دتھے۔ آپ بے شمار خصوصیات کے حامل ہیں۔ آپ حسینی سید ہیں۔ آپ تارک السلطنت ہیں۔ صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کی خاطر تخت و تاج کو چھوڑ کر فقیری اختیار فرمائی۔ آپ تابعی بھی ہیں۔ اس لئے کہ آپ نے حضرت بابا ابوالرضا رتن ہندی رضی اللہ عنہ کی زیارت فرمائی جو کہ صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ آپ ولایت کے اعلیٰ مقام مرتبہ غوثیت پر فائز تھے۔ آپ نے دوبار پوری دنیا کا دورہ فرمایا۔ بڑے بڑے مشائخ سے خود بھی فیضیاب ہوئے اور بے شمار لوگوں کو اپنے روحانی فیض سے فیضیاب فرمایا اور بے شمار عجائب دیکھے جو اور کسی ولی کی سیرت میں نہیں ملتے۔ چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپکو عظیم مرتبہ و عظمت سے سرفراز فرمایا۔

آج اسی عظیم ہستی کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کی خاطر انٹر نیشنل سنی سینٹر ناگپور نے حضرت علامہ مولانا آل رسول احمد اشرفی کٹیہاری صاحب کی قیادت میں ارادہ کیا ہے کہ حضور غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی کی شان میں ہمارے علماء و مشائخ نے جو مناقب و قصیدے تحریر فرمائے۔ انہیں یکجا کر کے کتابی شکل دی جائے تاکہ عوام الناس بھی مناقب حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ سے مستفیض ہو سکیں۔

لہٰذا جملہ علماء و مشائخ و شعراء حضرات سے پر خلوص التماس ہے کہ اپنے مناقب مولانا موصوف کے واٹس ایپ اور ای میل یا نیچے دیئے گئے وہاٹس ایپ پر بھیجنے کی زحمت فرمائیں تاکہ کتاب میں شامل کیا جاسکیں۔

رابطہ کریں:

الحاج ابو محامد آل رسول احمد کٹیہاری
انٹر نیشنل سنی سینٹر ناگپور
7282896933
7362828037
Email: aalerasoolahmad@gmail.com
Telegram
https://t.me/AlAshrafiLibrary
Facebook Page
SyedMakhdoomAshrafJahangirSimnaniKichhauchhaSharif

INTERNATIONAL INDIA SUNNI CENTRE NAGPUR

اپیل کنندہ: حافظ محمد اختر عالم اشرفی
اہلبیت ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی ناگپور
+91-9044415436

صالحین کا ذکر اور عارفین کا تذکرہ ایک نور ہے جو ہدایت طلب کرنے والوں پر ضوء فگن رہتا ہے۔ (غوث العالم محبوب یزدانی مخدوم کچھوچھہ علیہ الرحمہ)

الاشرفی جنتری	مئی 2021	رمضان المبارک 1442	بیساکھ بنگلہ 1428	بیساکھ فصلی 1428	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
سنیچر	1	18	17	5	(یوم مزدور) وصال علامہ قطب الدین اشرفی برہمچاری / حضرت علامہ ریحان رضا علیہما الرحمہ
اتوار	2	19	18	6	عرس حضرت الطاف الحق فردوسی علیہ الرحمہ سمستی پور
پیر	3	20	19	7	فتح مکۃ المکرمہ
منگل	4	21	20	8	شہادت مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم / امام علی رضا رضی اللہ عنہ مشہد ایران
بدھ	5	22	21	9	عرس الطاف الحق فردوسی علیہ الرحمہ سمستی پور / استاذ زمن مولانا حسن رضا حسن علیہ الرحمہ
جمعرات	6	23	22	10	عرس سید الطائفہ خواجہ جنید بغدادی علیہ الرحمہ / خانقاہ سجادیہ داناپور
جمعہ	7	24	23	11	**جمعۃ الالوداع** / سلطان العارفین علیہ الرحمہ بدایوں شریف
سنیچر	8	25	24	12	عرس مخدوم ذکی الدین علیہ الرحمہ (بیر بھوم بنگال)
اتوار	9	26	25	13	**شب قدر** / وصال سید منظور علی بہیڑی بریلی شریف / علامہ سید ہدایت رسول علیہما الرحمہ
پیر	10	27	26	14	عرس شیخ سلیم چشتی علیہ الرحمہ / **نزول قرآن الکریم**
منگل	11	28	27	15	نذر بارگاہ غوث العالم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ / عرس سلطان العارفین بدایوں شریف
بدھ	12	29	28	16	عید الفطر کا چاند دیکھئے
جمعرات	13	یکم شوال	29	17	**عید الفطر** / عرس حضرت سلطان ابراہم بن ادہم قدس سرہ
جمعہ	14	2	30	18	عرس حضرت اخی سراج الدین آئینہ ہند سعد اللہ پور / مولانا غلام قادر اشرفی علیہما الرحمہ پاکستان
سنیچر	15	3	31	19	عرس وفات مفتی مشاہد رضا (پیلی بھیت) / وصال حضرت مولانا حسن رضا خاں علیہما الرحمہ
اتوار	16	4	یکم جیٹھ	20	ولادت سلطان الواعظین سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ شریف
پیر	17	5	2	21	عرس مخدوم الملک شیخ احمد شرف الدین یحییٰ منیری بہاری / شیخ سعدی شیرازی سہروری علیہما الرحمہ
منگل	18	6	3	22	عرس حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمہ / سید عبد الرزاق قادری علیہ الرحمہ بانسہ شریف
بدھ	19	7	4	23	عرس حضرت سید عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ
جمعرات	20	8	5	24	عرس حضرت احمد شاہ مرادآبادی علیہ الرحمہ
جمعہ	21	9	6	25	عرس لیاقت علی شاہ قادری علیہ الرحمہ
سنیچر	22	10	7	26	ولادت حضرت سیدنا امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ / آغاز تعلیم جامع اشرف کچھوچھہ شریف
اتوار	23	11	8	27	عرس حضرت شیخ اخی راجگری سہروردی علیہ الرحمہ
پیر	24	12	9	28	وصال حضرت اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمہ
منگل	25	13	10	29	عرس حضرت سید اسماعیل واسطی علیہ الرحمہ مسولی شریف / **چاندگرھن**
بدھ	26	14	11	30	عرس مخدوم گجرات / ولادت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ / وصال مشتاق بابا اشرفی
جمعرات	27	15	12	یکم جیٹھ	حضرت عبد المصطفی اعظمی علیہ الرحمہ گھوسی / جنگ احد
جمعہ	28	16	13	2	عرس قائد اہلسنت امام شاہ احمد نورانی صدیقی / سید فیض احمد سہروردی علیہما الرحمہ لاہور پاکستان
سنیچر	29	17	14	3	عرس طوطی ہند حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ
اتوار	30	18	15	4	عرس مخدوم قاسم دہلوی علیہ الرحمہ
پیر	31	19	16	5	

فاتحہ کا آسان طریقہ

کسی بھی مسلمان میت یا بزرگ کو ثواب پہنچانا اہل سنت والجماعت کے نزدیک درست ہے، خواہ نماز پڑھ کر ہو یا صدقہ وخیرات کے ذریعہ ہو یا قرآن کریم کی تلاوت کے ذریعہ ہو، چنانچہ نماز جائز اوقات میں سے کسی بھی وقت میں نماز پڑھ کر یا کسی بھی وقت سورۂ فاتحہ یا قرآن کریم کی کوئی بھی سورت پڑھ کر بنا کسی خاص طریقہ کے میت کو اس کا ثواب پہنچا سکتے ہیں، سب سے پہلے کم سے کم تین بار درود شریف پڑھے پھر چاروں قل سورہ فاتحہ اور الم سے مفلحون تک پڑھے اس کے بعد پڑھنے کے بعد یہ پانچ آیات پڑھئے: وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۚ (البقرۃ: ۱۶۳) اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ (الاعراف: ۵۶) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء: ۱۰۷) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۚ (الاحزاب: ۴۰) اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب: ۵۶) اب دُرُود شریف پڑھئے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى بِاَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ ۝ اس کے بعد یہ آیات پڑھئے: سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۚ۝ وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۚ۝ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الصّٰفّٰت: ۱۸۰۔ ۱۸۲) اب فاتحہ پڑھانے والا ہاتھ اٹھا کر بلند آواز سے ''اَلْفَاتِحَه'' کہے۔ سب لوگ آہستہ سے یعنی اتنی آواز سے کہ صرف خود سنیں سُوْرَةُالْفَاتِحَه پڑھیں۔ اب فاتحہ پڑھانے والا اس طرح اعلان کرے: ''آپ نے جو کچھ پڑھا ہے اس کا ثواب مجھے دیدیجئے۔'' تمام حاضرین کہہ دیں: ''آپ کو دیا۔'' اب فاتحہ پڑھانے والا ایصالِ ثواب کر دے۔

ایصال ثواب کیلئے دعا کا طریقہ

یا احکم الحاکمین! جو کچھ پڑھا گیا (اگر کھانا وغیرہ ہے تو اس طرح سے بھی کہئے) اور جو کچھ کھانا وغیرہ پیش کیا گیا ہے اس کا ثواب ہمارے ناقص عمل کے لائق نہیں بلکہ اپنے کرم کے شایان شان مرحمت فرما۔ اور اسے ہماری جانب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں نذر پہنچا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے توَسُّط سے تمام انبیائے کرام عَلَیْهِمُ السَّلَام تمام صَحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان تمام اولیائے عِظام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی جناب میں نذر پہنچا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے توَسُّط سے حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام سے لے کر اب تک جتنے انسان و جنات مسلمان ہوئے یا قیامت تک ہوں گے سب کو پہنچا۔ اس دوران بہتر یہ ہے کہ جن جن بزرگوں کو خصوصاً ایصال ثواب کرنا ہے ان کا نام بھی لیتے جائیے۔ اپنے ماں باپ اور دیگر رشتے داروں اور اپنے پیر و مرشد کو بھی نام بہ نام ایصال ثواب کیجئے۔ (فوت شُدَگان میں سے جن جن کا نام لیتے ہیں ان کو خوشی حاصل ہوتی ہے اگر کسی کا بھی نام نہ لیں صرف اتنا ہی کہہ لیں کہ یا اللہ! اس کا ثواب آج تک جتنے بھی اہل ایمان ہوئے ان سب کو پہنچا تب بھی ہر ایک کو پہنچ جائے گا۔ (ان شاء اللہ) اب حسب معمول دعا ختم کر دیجئے۔ (اگر تھوڑا تھوڑا کھانا اور پانی نکالا تھا تو وہ دوسرے کھانوں اور پانی میں ڈال دیجئے) **نوٹ:** جب بھی آپ کے یہاں نیاز یا کسی قسم کی تقریب ہو، جماعت کا وقت ہوتے ہی کوئی مانع شرعی نہ ہو تو تمام مہمانوں سمیت نماز باجماعت کیلئے مسجد کا رُخ کیجئے۔ بلکہ ایسے اوقات میں دعوت ہی مت رکھئے کہ بیچ میں نماز آئے اور سستی کے باعث معاذاللہ جماعت فوت ہو جائے۔ میزبان، باورچی، کھانا تقسیم کرنے والے وغیرہ سبھی کو چاہیے کہ جوں ہی نماز کا وقت ہو، سارا کام چھوڑ کر باجماعت نماز کا اہتمام کریں۔ بزرگوں کی ''نیاز کی دعوت'' کی مصروفیت میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ''نماز باجماعت'' میں کوتاہی بہت بڑی مَعصیت ہے۔

قارئین سے مخلصانہ گزارش ہے کہ میری دادی بی بی سلیم النساء مرحومہ اور والد شیخ عقیق الدین صدیقی مرحوم کو درود شریف، تلاوت کلام الٰہی اور دیگر اعمال خیر سے ایصال ثواب کر کے مشکور کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے آمین (ابو محامد)

ماہ ذی القعدہ کی فضیلت اور اذکار و نوافل

اسلامی سال کا گیارھواں مہینہ ذُوالقعدہ ہے۔ یہ پہلا مہینہ ہے جس میں جنگ و قتال حرام ہے۔ اس کی وجہِ تسمیہ یہ ہے کہ یہ قعود سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنٰی بیٹھنے کے ہیں اور اس مہینے میں بھی عرب لوگ جنگ و قتال سے بیٹھ جاتے تھے یعنی جنگ سے باز رہتے تھے۔ اس لئے اس کا نام ذُوالقعدہ رکھا گیا۔ ذُوالقعدہ کا مہینہ وہ بزرگ مہینہ ہے، جس کو حُرمت کا مہینہ فرمایا گیا ہے۔ اللہ تبارک و تعالٰی نے فرمایا: مِنۡهَآ اَرۡبَعَةٌ حُرُمٌ یعنی بارہ مہینوں میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ ان میں سے پہلا حرمت والا مہینہ ذُوالقعدہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی ذوالقعدہ کی پہلی رات میں چار رکعات نفل پڑھے اور اس کی ہر رکعت میں اَلۡحَمۡد شریف کے بعد ۳۳ دفعہ قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے تو اس کے لئے جنّت میں اللہ تعالٰی ہزار مکان یاقوتِ سرخ کے بنائے گا اور ہر مکان میں جواہر کے تخت ہوں گے اور ہر تخت پر ایک حور بیٹھی ہوگی، جس کی پیشانی سورج سے زیادہ روشن ہوگی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جو آدمی اس مہینے کی ہر رات میں دو ۲ رکعات نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں اَلۡحَمۡد شریف کے بعد قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تین بار پڑھے تو اس کو ہر رات میں ایک شہید اور ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

جو کوئی اس مہینے میں ہر جمعہ کو چار ۴ رکعات نفل پڑھے اور ہر رکعت میں اَلۡحَمۡد شریف کے بعد اکیس ۲۱ بار قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے تو اللہ تعالٰی اس کے واسطے حج اور عمرہ کا ثواب لکھتا ہے۔

اور فرمایا کہ جو کوئی پنج شنبہ (جمعرات) کے دن اس مہینے میں سو ۱۰۰ رکعات پڑھے اور ہر رکعت میں اَلۡحَمۡد شریف کے بعد دس ۱۰ مرتبہ قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے تو اس نے بے انتہا ثواب پایا۔ (فضائل الایام والشہور، صفحہ ۴۵۷، ۴۵۸، بحوالہ رسالہ فضائل الشہور)

ماہِ ذی القعدہ کی چاند رات کو تیس رکعات پندرہ سلام کے ساتھ پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ ایک مرتبہ پڑھے بعد سلام کے عَمَّ يَتَسَآءَلُوۡنَ ایک مرتبہ پڑھے۔ نویں تاریخ ماہ ذی القعدہ کو ترقی درجات کے واسطے دو رکعات نفل پڑھے اور دونوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ مُزَّمِّل پڑھے اور سلام کے بعد تین بار سورۂ یٰسین کا ورد کرے، اس مہینے کے آخر میں چاشت کے بعد دو رکعات نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ القدر تین تین بار پڑھے اور سلام کے بعد گیارہ بار درود شریف اور گیارہ بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر سجدہ کرے اور جنابِ الٰہی میں دعا مانگے تو جو کچھ مانگے گا ملے گا، ان شاء اللہ تعالٰی۔ (لطائفِ اشرفی، حصہ دوئم، صفحہ ۳۵۲)

بعض ناخواندہ ذی القعدہ کے مہینے کو خالی کا مہینہ کہتے ہیں، وہ شاید اس وجہ سے کہ یہ مہینہ اپنے سے پہلے اور بعد کے مہینوں کے برعکس عید الفطر و عید الاضحی وغیرہ سے خالی ہوتا ہے، اور خالی کا مطلب وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس مہینے میں کسی نیک عمل و طاعت کی بالکل ضرورت نہیں، یہ خیال بالکل غلط، فاسد اور سراسر لاعلمی پر مبنی ہے، اس سے بچنا چاہیے۔

اسی طرح بعض لوگوں کا یہ خیال بھی ہے کہ چونکہ یہ خالی کا مہینہ ہوتا ہے اس لیے اس مہینے میں نکاح اور اور شادی وغیرہ بھی نہیں کی جاسکتی کہ کہیں وہ خیر و برکت سے خالی نہ رہ جائے، چنانچہ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ ماہ شوال میں جلدی جلدی شادیاں کرکے فارغ ہوجاتے ہیں تاکہ کہیں ذی القعدہ کا مہینہ شروع نہ ہوجائے۔ حالانکہ ماہِ ذی القعدہ سنہ 5 ہجری میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اُم المؤمنین حضرت زینب سے نکاح فرمایا تھا۔ (البدایہ والنہایہ) اسی طرح ماہِ ذی قعدہ سنہ ۷ ہجری میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت میمونہ سے نکاح فرمایا تھا۔ (سیر اعلام النبلاء) الغرض ماہِ ذی قعدہ میں نکاح و شادی وغیرہ عبادات کرنے کو خیر و برکت سے خالی سمجھنا زمانۂ جاہلیت کی باتیں اور توہمات پرستی ہے، جن کا شریعت اور اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

الاشرفی جنتری	جون 2021	شوال المکرم 1442	جیٹھ بنگلہ 1428	جیٹھ فصلی 1427	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
منگل	1	19	17	6	
بدھ	2	20	18	7	عرس حضرت ہرے بھرے شاہ علیہ الرحمہ (دہلی)
جمعرات	3	21	19	8	عرس سید تاج الدین علیہ الرحمہ مظفرپور / سید سرکار باقی پٹنہ علیہ الرحمہ
جمعہ	4	22	20	9	
سنیچر	5	23	21	10	
اتوار	6	24	22	11	عرس سید جلال الدین علیہ الرحمہ
پیر	7	25	23	12	عرس سید عبد العزیز بن حضور غوث الاعظم علیہ الرحمہ
منگل	8	26	24	13	عرس حضرت بسم اللہ شاہ علیہ الرحمہ ممبئ
بدھ	9	27	25	14	عرس حضرت نورالدین بنارسی علیہ الرحمہ
جمعرات	10	28	26	15	نذر غوث العالم سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ / عرس حضور نورالدین بنارسی علیہ الرحمہ
جمعہ	11	29	27	16	ذی القعدہ کا چاند / عرس مولانا اشرف الدین علیہ الرحمہ گا نگی کشن گنج
سنیچر	12	یکم ذی القعدہ	28	17	وصال حضور سید محبوب اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ شریف
اتوار	13	2	29	18	عرس حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی خان علیہ الرحمہ (منصف بہار شریعت)
پیر	14	3	30	19	عرس حضرت سید ظفر الدین اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
منگل	15	4	31	20	
بدھ	16	5	یکم اساڑھ	21	عرس صوفی عبد الرحمٰن ناگپوری علیہ الرحمہ
جمعرات	17	6	2	22	وصال مولانا اختر رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ (بریلی شریف)
جمعہ	18	7	3	23	حضرت فخر الدین عراقی سہروردی علیہ الرحمہ
سنیچر	19	8	4	24	عرس حضرت مخدوم الآفاق حضرت سید عبد الرزاق نوالعین علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
اتوار	20	9	5	25	عرس ملا احمد جیون علیہ الرحمہ (استاذ بادشاہ عالمگیر) وصال حضور غلام آسی پیا علیہ الرحمہ
پیر	21	10	6	26	عرس داتا عبد الرحیم علیہ الرحمہ ہزاری باغ
منگل	22	11	7	27	ولادت حضرت سیدنا امام علی رضا رضی اللہ عنہ / عرس حضرت نور قطب عالم قدس سرہ پنڈوہ شریف
بدھ	23	12	8	28	عرس سید وکیل احمد علیہ الرحمہ سیوانی
جمعرات	24	13	9	29	عرس سید غلام حسین علیہ الرحمہ پٹنہ
جمعہ	25	14	10	یکم اساڑھ	وصال حضرت شاہ فضل اللہ علیہ الرحمہ کالپی شریف
سنیچر	26	15	11	2	ولادت حضور سید محمد اشرفی المعروف محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمہ
اتوار	27	16	12	3	عرس حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز علیہ الرحمہ (گلبرگہ شریف)
پیر	28	17	13	4	
منگل	29	18	14	5	عرس سید میر مہدی جونپوری علیہ الرحمہ
بدھ	30	19	15	6	وصال حسین بن منصور حلاج شہید / مخدوم ولی اللہ محمد آباد / مخدوم صفی قادری ناگپوری علیہما الرحمہ

نئے اندراج کے لئے تاریخ روانہ کرنے سے قبل جگہ دیکھ لیں کہ خاکہ جگہ ہونے پر ہی نئی تاریخ کا اندراج ہو گا۔ (ابو محامد)

روزمرہ کی چند اہم دعائیں

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم پر بہت مہربان ہیں، اور اس کی مہربانی کا صدقہ ہے کہ اس نے ہماری ضرورت کی تمام چیزوں کو بہت زیادہ مہیا فرمایا ہے۔ جس چیز کی ہمیں سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ سب سے زیادہ ہے، اور جس چیز کی ضرورت کم ہے وہ کم ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ جل شانہ ہمیں نوازنا چاہتا ہے۔ ہمیں عطا فرمانا چاہتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ قانون دنیاوی چیزوں میں بھی ہے اور آخرت کی چیزوں میں بھی ہے۔ دنیاوی چیزوں میں یہ قانون اس طرح دیکھا جاسکتا ہے کہ ہمیں جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ ہوا ہے۔ ہوا کے بغیر ہم چند لمحے بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ تو اللہ جل شانہ نے ہوا کو بہت عام فرمادیا، اس پر کسی کا کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ اس کے بعد جس چیز کی بہت زیادہ ضرورت ہے وہ پانی ہے اگر خشکی اور پانی کا موازنہ کیا جائے تو خشکی کی مقدار کم ہے اور پانی کی مقدار زیادہ ہے۔ اس کے بعد غلے کا نمبر آتا ہے، اگر آپ موازنہ کریں تو غلہ باقی چیزوں کے مقابلے میں زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ جیسے چاول، گندم، مکئی اور دوسری چیزیں۔ مطلب یہ ہے کہ پیٹ بھرنے کے لئے اللہ پاک وافر مقدار میں غلہ پیدا فرماتا ہے، لہٰذا مہنگا ضرور ہے لیکن باقی چیزوں کے مقابلے میں سستا ہے۔ اگر باقی چیزوں کی طرح یہ بھی مہنگا ہوتا تو شاید لوگ بھوکے مرجاتے۔ الغرض جس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جسمانی نظام کو قائم رکھنے کے لئے یہ سلسلہ بنایا ہوا ہے اس طرح روحانی نظام کے لئے جو سب سے زیادہ ضروری چیز ہے اس کو بھی بہت عام فرمایا ہے۔ اس پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

اس کی اہمیت کا تو اندازہ آپ اس سے لگالیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے کہ جو ذکر کرنے والے اور جو نہیں کرنے والا ہے۔ اس کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔ یعنی ذکر کرنے والا زندہ ہے اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔ ذاکر آدمی زندہ ہوتا ہے۔ اور جو ذاکر نہیں وہ مردہ ہے۔ اس سے اندازہ کرلیں کہ اللہ جل شانہ نے اس کو ہماری روحانی حیات کے لئے کتنا ضروری قرار دیا۔ پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس پر کوئی پابندی بھی نہیں لگائی، وضو کی پابندی نہیں لگائی، صرف ایک پابندی لگائی کہ حالت جنابت میں اور گندی جگہ پر نہ کرو باقی ہر طرح سے اللہ پاک کا نام لیا جاسکتا ہے۔ سونے جاگنے، اٹھنے بیٹھنے، چلتے پھرتے گھر میں داخل ہونے یا نکلنے وغیرہ وغیرہ ہر طرح سے کیا جاسکتا ہے ذکر کے بارے میں فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر خوب کثرت سے کرو اور صبح شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرو۔ لہذا ہم یہاں روزمرہ کی چند اہم اذکار کا ذکر نقل کرتے ہیں:

وضو سے پہلے کی دعا: بِسۡمِ اللهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ **ترجمہ:** اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحمت والا ہے۔ **وضو کے بعد کی دعا:** اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ **ترجمہ:** میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ **مسجد میں داخل ہونے کی دعا:** بِسۡمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰي رَسُوۡلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ افۡتَحۡ لِيۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ **ترجمہ:** میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں اور اللہ کے رسول پر سلام ہو۔ اے اللہ میرے لئے تو اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ **مسجد میں نفلی اعتکاف کی دعا:** نَوَيۡتُ سُنَّةَ الۡاِعۡتِكَافُ **ترجمہ:** میں نے سنت اعتکاف کی نیت کی۔ **مسجد سے نکلتے وقت کی دعا:** بِاسۡمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰي رَسُوۡلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَسۡئَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ **ترجمہ:** میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر نکلتا ہوں اور اللہ کے رسول پر سلام ہو اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ **بلندی پر چڑھتے وقت کی دعا:** اَللّٰهُ اَكۡبَرُ **ترجمہ:** اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ **بلندی سے اترتے وقت کی دعا:** سُبۡحَانَ اللهِ **ترجمہ:** اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ **سونے کی دعا:** اَللّٰهُمَّ بِاسۡمِكَ اَمُوۡتُ وَاَحۡيٰي **ترجمہ:** اے اللہ تعالیٰ میں تیرے نام پر مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔ **جاگنے کی دعا:** اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِيۡٓ اَحۡيَانَا بَعۡدَمَآ اَمَاتَنَا وَاِلَيۡهِ النُّشُوۡرُ **ترجمہ:** تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد حیات (بیداری) عطا فرمائی اور ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ **بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا:** اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡٓ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَآئِثِ **ترجمہ:** اے اللہ تعالیٰ میں ناپاک جنّوں (نر و مادہ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ **بیت الخلاء**

سے باہر آنے کے بعد کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَذْهَبَ عَنِّی الْأَذٰی وَعَافَانِیْ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور مجھے عافیت بخشی۔ گھر سے نکلنے کی دعا: بِاسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَي اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ نکلا۔ میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا۔ طاقت و قوت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِاسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِاسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَي اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے اندر آنے اور باہر جانے کی بہتری طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ہم نکلے اور اللہ تعالیٰ پر جو ہمارا رب ہے بھروسہ کیا ہے۔ کسی مسلمان کو ہنستا دیکھ کر پڑھنے کی دعا ترجمہ: اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ ترجمہ: اللہ تعالیٰ تجھے ہنستا رکھے۔ محسن کا شکریہ ادا کرنے کی دعا: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا ترجمہ: اللہ تعالیٰ تجھے (احسان کرنے کی) جزائے خیر دے۔ غصہ آنے کے وقت کی دعا: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ترجمہ: میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ چھینک آنے پر دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ چھینک آنے پر دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنے والے کے لیے دعا: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ترجمہ: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ آئینہ دیکھتے وقت کی دعا: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ ترجمہ: اللہ تعالیٰ جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔ بارش طلب کرنے کی دعا: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ ہمیں پانی دے۔ اے اللہ تعالیٰ ہمیں بارش دے۔ قبرستان میں داخل ہوتے وقت کی دعا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ترجمہ: اے قبر والوں تم پر سلام ہو اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے اور تم ہم سے پہلے پہنچ گئے اور ہم پیچھے آنے والے ہیں۔ شب قدر کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ ترجمہ: اللہ تعالیٰ تو بہت معاف فرمانے والا ہے۔ معاف فرمانے کو پسند فرماتا ہے پس مجھے معاف فرما دے۔ نیا لباس پہنتے وقت کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ ترجمہ: تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے کپڑا پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت کرتا ہوں۔ کھانا کھانے سے پہلے کی دعا: بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰي بَرَكَةِ اللّٰهِ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے (کھاتا ہوں) اور اللہ تعالیٰ کی برکت پر۔ کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ بھول جائے تو کیا دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ ترجمہ: میں نے اس کے اول اور آخر میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا۔ کھانا کھانے کے بعد کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔ دعوت کھانے کے بعد کی دعا: اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ ترجمہ: یا اللہ اس کو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اس کو پلا جس نے مجھے پلایا۔ دودھ پینے کے بعد کی دعا: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ ترجمہ: یا اللہ ہمارے لیے اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے زیادہ عنایت فرما۔ آب زمزم پیتے وقت کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ ترجمہ: یا اللہ میں تجھ سے علم نافع کا اور رزق کی کشادگی کا اور بیماری سے شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔ علم میں اضافے کی دعا: رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ترجمہ: اے میرے اللہ مجھے علم زیادہ دے۔ جب کوئی چیز غمگین کرے اس وقت کی دعا: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ترجمہ: اے حی وقیوم تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں۔ سوالات قبر کی آسانی کے لیے دعا: اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ عَلٰي سُوَالِ مُّنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ ترجمہ: الٰہی تو ثابت رکھ منکر نکیر کے سوال پر۔ کفر و فقر سے پناہ کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اللہ تعالیٰ میں تیری پناہ لیتا ہوں کفر اور فقیری سے۔ ستر بلاؤں سے عافیت کی دعا: بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اللہ تعالیٰ کے نام سے اور طاقت نہیں (گناہوں سے بچنے کی) اور قوت نہیں (نیکیاں کرنے کی) مگر اللہ بزرگ و برتر عظمت والے کی مدد سے۔ سفر کی دعا: 'سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِينَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۔ الحمدللہ (۳بار) اللہ اکبر (۳بار) لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ٥ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْلِی فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ ٥

ماہ ذی الحجہ کی فضیلت اور اذکار و نوافل

قمری کیلنڈر کا آخری مہینہ ذی الحجہ حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق کے وقت سے ہی محترم بنایا ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے دس راتوں کی قسم کھائی ہے "قسم ہے فجر کی، اور دس راتوں کی"۔ مفسرین کی اکثریت کے مطابق ان دس راتوں سے مراد ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں، بلاشبہ جو ذات خود عظیم ہو وہ صاحب عظمت شے ہی کی قسم کھاتی ہے۔ اللہ عزوجل کا کسی شے کی قسم کھانا اس کی عظمت و فضیلت کی واضح دلیل ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ماہ ذی الحجہ کا ابتدائی عشرہ اسلام میں خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں کو سب سے اعلیٰ و افضل قرار دیا ہے، ذی الحجہ کے دس دنوں میں اللہ تعالیٰ کو نیک عمل جتنا محبوب ہے اس کے علاوہ دیگر دنوں میں نہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اور دنوں میں بندے کا عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کو اتنا محبوب نہیں جتنا ذوالحجہ کے عشرہ میں محبوب ہے، اس عشرہ کے ہر دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر اور اس کی ہر رات کے نوافل شب قدر کے نوافل کے برابر ہیں" (ترمذی)۔ ایک دوسری حدیث میں خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ "دنیا کے افضل ترین دن ایام العشر (یعنی ذوالحجہ کے دس دن) ہیں"۔ صحابہ کرام نے عرض کیا "کیا اللہ کے راستے میں جہاد بھی (ان دنوں کے عمل سے بڑھ کر نہیں؟) فرمایا "نہیں، جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں۔ سوائے اس شخص کے جو اپنی جان و مال کے ساتھ نکلا اور ان میں سے کسی چیز کے ساتھ واپس نہ لوٹا (یعنی شہید ہو گیا)"۔ حج جیسی عظیم عبادت کا رکن اعظم یوم عرفہ بھی انہی ایام میں ہے اسی مناسبت سے اس مہینے کا نام ذوالحجہ ہے یعنی حج والا مہینہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "جس شخص نے اللہ کے گھر کا حج کیا اور بے ہودگی و فسق سے بچا رہا تو اس حالت میں لوٹے گا جیسے آج ہی ماں کے بطن سے پیدا ہوا ہو"۔ یوم عرفہ انتہائی شرف و فضیلت کا حامل ہے یہ گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے آزادی کا دن ہے۔

نفلی روزہ: ابن ماجہ شریف کی روایت میں ہے ذوالحجہ کے ابتدائی ایام (ایک سے نو تک) میں سے ہر ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے۔ اور مسلم شریف کی روایت میں ہے عرفہ (یعنی نو ذوالحجہ) کا روزہ دو سالوں کے گناہوں کا کفارہ ہے، ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کا، اس لیے ذوالحجہ کے ابتدائی نو ایام کا روزہ افضل ہے اور خاص کر نو ذوالحجہ کے روزے کی فضیلت بقیہ ایام کی بہ نسبت زیادہ ہے۔

نفلی نماز: ذی الحجہ کے مہینے کی ابتدا میں دو رکعت نماز ادا کرے۔ اس کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد اول آیات سورہ اخلاص اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھے۔ بہشت میں جائے گا۔

عید الاضحیٰ کی رات میں بارہ رکعت نماز ادا کرے۔ اس کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک بار سورۂ اخلاص پانچ بار پڑھے۔ اس کے بعد دو رکعت دوسری نماز ادا کرے۔ اس کی ہر رکعت میں قرآن حکیم سے سو آیات کے بقدر پڑھے۔ سلام کے بعد سات بار یہ عظیم دعا پڑھے۔ دعا یہ ہے: اللّٰهم ماعملت من عمل فی هذه السنته مماتنهی عنه ولم ترضه ونسیته ولم تنسه حلمت عنی بقدرتک علی عقوبتی ودعوتی الی التوبته بعد جراتی علیک اللهم انی استغفرک منها یاغفور فاغفرلی وماعملت من عمل ترضه ووعدتنی علیه للثواب منی ولا تقطع رجائی یاعظیم برحمتک یاارحمن الراحمین جو شخص یہ عظیم دعا ایک بار مانگے اسے چالیس حج کا ثواب حاصل ہوگا گویا اس نے چالیس حج ادا کیے ہیں اگر بیس بار یہ دعا پڑھے تو حضرت رب العالمین کو خواب میں دیکھے۔ (لطائف اشرفی / لطیفہ ۳۸/ صفحہ ۳۵۳) اگر پندرہ بار پڑھے تو اس دعا کی برکت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم الحمد الذی فی السماء عرشه، والحمد للّٰہ الذی فی الارض قدرته، والحمد للّٰہ الذی القیمة هیبة و الحمد للّٰہ الذی فی القبور قضاءه، والحمد للّٰہ الذی فی الجنته رحمته والحمد للّٰہ الذی فی الجهنم سلطانه، والحمد للّٰہ الذی فی البروالبحربرهانه، والحمد للّٰہ الذی فی الهواءریحه، والحمد للّٰہ الذی لا مقرو لا ملجاءالا ا للّٰہ والحمد للّٰہ رب العالمین۔(لطائف اشرفی/لطیفہ ۳۸/صفحہ ۳۵۳)

قربانی کرنے کا طریقہ

چاہے قربانی ہو یا ویسے ہی ذبح کرنا ہو سنت یہ چلی آ رہی ہے کہ ذبح کرنے والا اور جانور دونوں قبلہ رو ہوں، ہمارے علاقے (یعنی پاک و ہند) میں قبلہ مغرب (WEST) میں ہے، اس لئے سر ذبیحہ (جانور کا سر) جنوب (SOUTH) کی طرف ہونا چاہئے تاکہ جانور بائیں (الٹے) پہلو لیٹا ہو، اور اس کی پیٹھ مشرق (EAST) کی طرف ہو تاکہ اس کا منہ قبلے کی طرف ہو جائے، اور ذبح کرنے والا اپنا دایاں (سیدھا) پاؤں جانور کی گردن کے دائیں (سیدھے) حصے (گردن کے قریب پہلو) پر رکھے اور ذبح کرے اور خود اپنا یا جانور کا منہ قبلے (مکۃ المکرمہ) کی طرف کرنا ترک کیا تو مکروہ ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۲۰ ص ۲۱۶، ۲۱۷)

قربانی کا جانور: ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے: اِنِّیۡ وَجَّهۡتُ وَجۡهِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ حَنِیۡفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ(۷۹) اِنَّ صَلَاتِیۡ وَ نُسُکِیۡ وَ مَحۡیَایَ وَ مَمَاتِیۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ(۱۶۲) لَا شَرِیۡکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَاَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ اور جانور کی گردن کے قریب پہلو پر اپنا سیدھا پاؤں رکھ کر اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنۡکَ بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکۡبَر ٥ پڑھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیجئے۔ قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھئے: اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلۡ مِنِّیۡ کَمَا تَقَبَّلۡتَ مِنۡ خَلِیۡلِکَ اِبۡرَاهِیۡمَ عَلَیۡهِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ وَحَبِیۡبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمۡ ٥ اگر دوسرے کی طرف سے قربانی کریں تو مِنِّیۡ کے بجائے مِنۡ کہہ کر اُس کا نام لیجئے۔ (نوٹ: بوقت ذبح پیٹ پر گھٹنا یا پاؤں نہ رکھئے کہ اس طرح بعض اوقات خون کے علاوہ غذا بھی نکلنے لگتی ہے)

جانوروں پر رحم کی اپیل: گائے وغیرہ کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تعین کر لیا جائے، لٹانے کے بعد بالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رخ کرنا بے زبان جانور کیلئے سخت اذیت کا باعث ہے۔ ذبح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مُہرے (ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور مکمل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، ذبح کر لینے کے بعد جب تک روح نہ نکل جائے چھری کٹے ہوئے گلے پر مَس (TOUCH) کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصاب جلد "ٹھنڈی" کرنے کیلئے ذبح کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال ادھیڑ کر چھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اسی طرح بکرے کو ذبح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زبانوں پر اس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔ جس سے بن پڑے اس کے لئے ضروری ہے کہ جانور کو بلا وجہ ایذا پہنچانے والے کو روکے۔ اگر باوجود قدرت نہیں روکے گا تو خود بھی گنہگار اور جہنم کا حقدار ہو گا۔

عقیقه کی دعا یه هے: اَللّٰھُمَّ هٰذِهٖ عَقِیۡقَةُ فلاں...(یہاں پر جس کے نام سے عقیقہ ہے اس کا نام لیا جائے) دَمُهَا بِدَمِهٖ لَحۡمُهَا بِلَحۡمِهٖ وَعَظۡمُهَا بِعَظۡمِهٖ وَجِلۡدُهَا بِجِلۡدِهٖ وَشَعۡرُهَا بِشَعۡرِهٖ (اور اگر لڑکی ہے تو) بِدَمِهَا وَبِلَحۡمِهَا وَعَظۡمِهَا وَ بِجِلۡدِهَا وَ بِشَعۡرِهَا (کہے) اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡهَا فِدَاءً لَهٗ اَللّٰھُمَّ مِنۡکَ وَلَکَ بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکۡبَر۔

> جاننا شریعت ہے، جاننے کے مطابق عمل کرنا طریقت ہے اور دونوں کے مقصود ہو تو ان کا حاصل کرنا حقیقت ہے (غوث العالم مخدوم کچھوچھہ علیہ الرحمہ)

الاشرفی جنتری	جولائی 2021	ذی القعدہ 1442	اساڑھ بنگلہ 1428	اساڑھ فصلی 1427	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
جمعرات	1	20	16	7	فاتحہ شیخ عقیق الدین اشرفی مرحوم (والد آل رسول احمد)
جمعہ	2	21	17	8	عرس سید مجتبیٰ اشرف اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ / بابا بلھے شاہ / شہاب الدین جگجوت سہر وردی
سنیچر	3	22	18	9	عرس حضرت سید میر مہدی جونپوری علیہ الرحمہ
اتوار	4	23	19	10	شہادت سیدنا امام علی رضا رضی اللہ عنہ / وصال تاج العلماء حضرت مفتی عمر اشرفی علیہ الرحمہ
پیر	5	24	20	11	عرس سید غلام حسین علیہ الرحمہ پٹنہ
منگل	6	25	21	12	
بدھ	7	26	22	13	عرس حضرت سعد اللہ پیر بنگال مہاجر مکی / جلال الدین گنج روان سہر وردی خلد آباد علیہما الرحمہ
جمعرات	8	27	23	14	شہادت حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ / عرس مخدوم خاصہ امیٹھوی علیہ الرحمہ (لکھنؤ)
جمعہ	9	28	24	15	عرس نظام الدین بندگی میاں امیٹھوی / نذر بارگاہ سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی
سنیچر	10	29	25	16	شہادت حضرت امام نقی رضی اللہ عنہ / عرس غلام احمد بنارسی علیہ الرحمہ
اتوار	11	30	26	17	وصال حضرت مولانا نقی علی خان علیہ الرحمہ بریلی شریف / ذی الحجہ کا چاند دیکھئے
پیر	12	یکم ذی الحجہ	27	18	عرس حضرت شاہ اجمل الہ آبادی علیہ الرحمہ
منگل	13	2	28	19	وصال حضرت سید محمد نسوروی علیہ الرحمہ
بدھ	14	3	29	20	عرس حضرت ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ)
جمعرات	15	4	30	21	عرس حضرت شیخ صدر الدین سہر وردی ملتان شریف / مولانا مشہود رضا علیہما الرحمہ پیلی بھیت
جمعہ	16	5	31	22	وصال بحر العلوم مفتی حفیظ اللہ حقانی اشرفی علیہ الرحمہ / حضرت شاہ جی محمد شیر میاں علیہ الرحمہ
سنیچر	17	6	یکم ساون	23	وصال حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ
اتوار	18	7	2	24	وصال حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ
پیر	19	8	3	25	حضرت سید قطب عالم سہر وردی علیہ الرحمہ احمد آباد گجرات
منگل	20	9	4	26	یوم الحج / عرس مفتی عبد الرشید فتحپوری علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی)
بدھ	21	10	5	27	عید الاضحیٰ / عرس سید مخدوم جلال الدین جہانیاں جہاں گشت سہر وردی علیہ الرحمہ اوچ شریف
جمعرات	22	11	6	28	وصال سید شاہ ہلال اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ
جمعہ	23	12	7	29	معجزہ شق القمر
سنیچر	24	13	8	30	عرس حضرت خواجہ موسیٰ تونسوی علیہ الرحمہ
اتوار	25	14	9	یکم ساون	عرس بدھن شاہ امیٹھوی / خواجہ مظفر حسین سنگھیا پورنیہ / مخدوم شاہ داناپوری علیہما الرحمہ
پیر	26	15	10	2	عرس صوفی شمس الدین غازیپوری علیہ الرحمہ
منگل	27	16	11	3	عرس حضور شہنشاہ ناسک علیہ الرحمہ
بدھ	28	17	12	4	شہادت خلیفۂ سوم جامع القرآن حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
جمعرات	29	18	13	5	عرس حضرت سید بابا فرید شکر باراں سہر وردی علیہ الرحمہ پینوکنڈہ آندھرا پردیش
جمعہ	30	19	14	6	عرس حضرت سید نعیم الدین اشرفی مرادآبادی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ)
سنیچر	31	20	15	7	عرس جمال الحق بندگی علیہ الرحمہ چمنی بازار پورنیہ / فاتحہ بی بی سلیم النساء صدیقی مرحومہ

مزار شریف پر حاضری کا طریقہ

امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضاخان قادری حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ زیارت قبر میت کے مواجہ میں کھڑے ہو کر اور اس طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ سر اٹھاکر دیکھنا پڑے۔ سلام وایصال ثواب کے لیے اگر دیر کرنا چاہتا ہے رُوبقبر بیٹھ جائے اور پڑھتا رہے یا ولی کا مزار ہے تو اس سے فیض لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ ۵۳۵/۹)

مزار پر دعا کا طریقہ: فاتحہ کے بعد زائر صاحب مزار کے وسیلے سے دعا کرے اور اپنا جائز مقصد پیش کرے پھر سلام کرتا ہوا واپس آئے۔ مزار کو نہ ہاتھ لگائے نہ بوسہ دے۔ طواف بالاتفاق ناجائز ہے اور سجدہ حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ۵۲۲/۹)

فائدہ: مزار شریف یا قبر پر پھولوں کی چادر ڈالنے میں شرعاً حرج نہیں بلکہ نہایت ہی اچھا طریقہ ہے۔ قبروں پر پھول ڈالنا کہ جب تک وہ تَر رہے گا تسبیح کریں گے اس سے میت سے کا دل بہلتا ہے اور رحمت اترتی ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ قبروں پر پھولوں کا رکھنا اچھا ہے۔ دیگر حوالہ جات یہ ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ ۳۵۱/۵، ردالمختار جلد ۶۰۶/۱، فتاویٰ رضویہ ۱۰۵/۹)

مزار پر چادر چڑھانا: مزار پر جب چادر موجود ہو خراب نہ ہوئی ہو بدلنے کی حاجت نہیں تو چادر چڑھانا فضول ہے بلکہ جو دام اس میں صرف کریں اللہ کے ولی کو ایصال ثواب کرنے کے لئے کسی محتاج کو دیں۔ (احکام شریعت حصہ اول صفحہ ۴۲)

پیڑ، دیوار یا تاک پر فاتحہ دلانا: لوگوں کا کہنا ہے کہ فلاں پیڑ پر شہید (یا کوئی بزرگ) رہتے ہیں اور اس پیڑ یا دیوار یا تاک کے پاس جاکر مٹھائی، چاول (یا کسی چیز) پر فاتحہ دلانا، ہار پھول ڈالنا، لوبان یا اگربتی جلانا اور منتیں ماننا، مرادیں مانگنا یہ سب باتیں واہیات، بیکار، خرافات اور جاہلوں والی بے وقوفیاں اور بے بنیاد باتیں ہیں۔ (احکام شریعت ۲۲/۱)

کسی بزرگ یا شہید یا ولی کی حاضری یا سواری آنا: اسی طرح یہ سمجھنا کہ فلاں آدمی یا عورت پر کسی بزرگ یا شہید یا ولی کی حاضری ہوتی یا سواری آتی ہے یہ بھی فضول اور جاہلوں کی گڑھی ہوئی بات ہے، کسی انسان کے کسی بھی طرح سے مرنے کے بعد اسکی روح کسی انسان یا کسی چیز میں نہیں آسکتی، جو جنتی ہیں ان کو اس طرح کی ضرورت نہیں اور جو جہنمی ہیں وہ آنہیں سکتے، جنات اور شیطان ضرور کسی چیز یا کسی جانور یا کسی انسان کے جسم کو گمراہ کرنے کے لیے آسکتے ہیں۔ **ھمزاد** بھی شیطان جنات میں سے ہوتا ہے جو ہر انسان کے ساتھ پیدا ہوتا ہے زندگی بھر اسکے ساتھ رہتا ہے اور اس انسان کے مرنے کے بعد یا زندگی میں ہی کسی بچے یا بڑے کے جسم میں گھس کر اسکی زبان بولتا ہے، اسی کو جاہل مسلمان دوسرا جنم اور پچھلے جنم کی بات سمجھ لیتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ ہمیں سیدھے راستے پر چلائے یعنی انبیاء، شہداء، صدیقین، صالحین ور اولیاء کرام کے راستے پر چلائے اور شریعت کا پابند بنائے۔ آمین

ارشادات وملفوظاتِ محبوب ربانی حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے ارشادات وملفوظات

☆ ضمانت، شہادت وامانت ان تینوں سے بچو ورنہ کسی بھی وقت مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ ☆ طالبان حقیقت جب تک اپنے پیر و مرشد سے والہانہ عقیدت اور فدویانہ محبت نہ رکھیں گے فیضیاب نہ ہوں گے اور نہ ہی منزل پا سکیں گے۔ ☆ جب تک کسی طالب میں انا باقی ہے وہ باکمال نہ ہوگا۔ انا طالب کو ذرا ذرا سی بات میں توہین ذات کا تصور دیتی ہے، اسی طرح عجز کے بجائے کبر پیدا ہوتا ہے جو اللہ کو پسند نہیں ہے۔ ☆ کسی تکلیف میں بھی نماز ترک نہ کرو، قرب الٰہی حاصل نہ کر سکو گے۔ ☆ جب مسافر کو راہ سلوک میں یہ وہم پیدا ہو جائے کہ وہ سب کچھ پا گیا، تو وہ کچھ بھی نہ پا سکے گا۔ ☆ جب کوئی سب کچھ ہونے کے باوجود یہ سمجھے کہ میں کچھ نہیں تو وہی کامران ہوگا اور درجہ ولایت پر فائز ہوگا۔ ☆ عارف کی ذرا سی غلطی اسے عرش معلی سے تحت الثریٰ پہونچا دیتی ہے۔ لہذا الغزش سے بچنا چاہیے۔

طریقہ حلقہ ذکر

ذاکرین میں سے کسی کو جو سینئر ہو جس کو یار پیش قدم کہتے ہیں۔ صدر بنا کر دائرہ وار سب لوگ بیٹھ جائیں اور ہر ایک اپنے سینہ کو سر حلقہ کے مقابل رکھے۔ پھر چار زانوں سب اس طرح بیٹھیں کہ داہنے پاؤں کے انگوٹھے اور اس کے قریب کی انگلی سے بائیں پاؤں کی رگ کیماس کو پکڑے جو گھٹنے کے نیچے ہوتی ہے اور پھر ذکر اس طرح شروع کرے کہ لَا کو بائیں پاؤں کے گھٹنے سے دائیں پاؤں کے گھٹنے اور وہاں سے داہنے ہاتھ کے مونڈھے کے قریب تک لے جائے اور اِلٰہَ داہنے ہاتھ کے مونڈھے سے لے چلے اور لفظ اِلَّا اللّٰہُ پورے زور کے ساتھ بائیں سینہ کے نیچے مارے لیکن اس وقت آخر میں آواز کو منہ بند کرکے اس طرح ختم کرے کہ آواز سینہ میں گونج جائے اور تمام ذاکرین آواز کو سر حلقہ کے ساتھ رکھیں۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دو سو مرتبہ اِلَّا اللّٰہُ چار سو مرتبہ اَللّٰہُ چھ سو مرتبہ اور حَقٌّ ھُوْ ایک سو مرتبہ خوش آوازی کے ساتھ کہے جب ایک ذکر کی تعداد پوری ہو جائے تو سب لوگ کھڑے ہو جائیں اور دونوں ہاتھوں کو اس طرح ملا کر جیسے ہتھوڑا ہاتھ میں لے کر رکھا جاتا ہے، ہاتھ رکھیں اور پھر اسی طرح ہاتھ کو بلند کریں، بلند کرتے وقت لَا بڑھا کر کہیں اور جب ہاتھ کو جھٹک کر اس طرح جھکائیں جیسے ہتھوڑے کو اٹھا کر کسی چیز پر مارتے ہیں تو اِلَّا اللّٰہُ کہیں اور پورے خشوع کے ساتھ کہیں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلَ اللّٰہُ یہ تین بار کہیں۔ جب ہر ذکر کی تعداد پوری ہو جائے تو سب آنکھ بند کرکے دل میں مرشد کا تصور کریں، یہاں تک کہ سر حلقہ دعائے ختم پڑھے تو سب لوگ آمین کہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ خَطَرَاتِ اَلْاَنْفَاسِ وَالْوَسْوَاسِ وَالنِّسْیَانِ مِنْ تَفْرِقَۃِ الْقَلْبِ o اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ حَوَادِثِ النُّفُوْسِ وَالشَّیْطَانِ وَالْخَطَرَاتِ وَالنِّسْیَانِ مِنْ تَفْرِقَۃِ الْبَاطِنِ o اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ وَالنِّفَاقِ فِیْ قَلْبِیْ وَعَلٰی لِسَانِیْ o اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعُجْبِ وَالْکِذْبِ وَالْغَضَبِ وَالْغِیْبَۃِ وَالْغَفْلَۃِ وَالْحَسَدِ وَالْحِقْدِ وَالْاَمَلِ وَالْبُخْلِ وَالْکِبْرِ وَالرِّیَاءِ وَالنِّفَاقِ فِیْ قَلْبِیْ وَعَلٰی لِسَانِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْکِبَارِ وَالصِّغَارِ کُلِّھَا o اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ مِنْ جَمِیْعِ مَا کَرِہَ اللّٰہُ قَوْلًا وَّ فِعْلًا وَّسَمْعًا وَّحَاضِرًا وَّنَاظِرًا مِّنْ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ o اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَحْبُوْبًا بِحَیَاتِ الْمُحِبِّیْنَ وَبَلِّغْنِیْ وَبَشِّرْتَنِیْ عُمُرِیْ بِکَرَمِکَ عُمُر طَوِیْلًا اِلٰی مِاَئَۃِ عِشْرِیْنَ سَنَۃً بِفَضْلِکَ وَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ یَارَحْمٰنُ یَا مُجِیْبُ یَا مُجِیْبُ یَا مُجِیْبُ o اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ بِحَیَاۃِ الصُّلَحَاءِ وَاَمِتْنِیْ بِمَوْتِ الشُّھَدَاءِ وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْاَوْلِیَاءِ o اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مُحِبًّا لَّکَ اَمِتْنِیْ مُحِبًّا لَّکَ وَاحْشُرْنِیْ تَحْتَ اَقْدَامِ الصُّلَحَاءِ وَ اَحِبَّائِکَ o اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا فِی الدُّنْیَا زِیَارَۃَ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِی الْاٰخِرَۃِ لِقَائِہٖ وَشَفَاعَتَہٗ o سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ o وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ o وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ o (شجرہ عالیہ اشرفیہ صفحہ ۲۵)

حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی الشافعی علیہ الرحمہ اللہ نہ کرے، اسلام کا نام جب بھی ڈوبے گا مسلمانوں کے ہاتھوں سے ڈوبے گا۔ ہماری تاریخ غداروں کی تاریخ بنتی جا رہی ہے۔ یہ رجحان بتا رہا ہے کہ ایک روز مسلمان جو برائے نام مسلمان ہوں گے اپنی سرزمین کفّار کے حوالے کر دیں گے۔ اگر اسلام کہیں زندہ رہا تو وہاں مسجدیں کم اور قبحہ خانے زیادہ ہوں گے۔ ہماری بیٹیاں صلیبیوں کی طرح بال کھلے چھوڑ کر بے حیا ہو جائیں گی۔ کفار انھیں اسی راستے پر ڈال رہے ہیں۔" (سلطان صلاح الدین ایوبی الشافعی علیہ الرحمہ / ابو محامد آل رسول احمد صفحہ ۷۰)

اسلام کے محافظ شراب کے مٹکوں میں ڈوب گئے اور پاسبانوں نے خود کو گھروں میں قید کر لیا اور عورتیں ان کے پیروں کی زنجیریں بن گئی ہیں

ماہ محرم الحرام کی فضیلت اور اذکار و نوافل

محرم الحرام اسلامی مہینوں میں سب سے پہلا مہینہ محرم الحرام شریف ہے اور یہ مہینہ اللہ تعالی کا مہینہ ہے اس مہینے میں جنگ کرنا حرام ہے قرآن کریم میں اللہ تعالی نے فرمایاإِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ترجمہ: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں (ف ۸۰) اللہ کی کتاب میں (ف ۸۱) جب سے اس نے آسمان وزمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں (ف ۸۲) یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں (کنزالایمان / سورہ توبہ 36) بخاری شریف میں ہے سال بارہ مہینوں کا ہے جن میں چار حرمت والے ہیں، تین پے درپے ہیں ذی القعدہ / ذوالحجہ اور محرم ہیں اور جو اور چوتھا مہینہ رجب المرجب کا ہے۔ ترمذی شریف میں ہے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ (ترمذی ۱/۱۵۷) ماہ رمضان المبارک کے روزوں کے بعد سب سے افضل روزہ اللہ کے مہینے ماہ محرم الحرام کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی ہے۔ اسی طرح ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنَ الْمُحَرَّمِ فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثُوْنَ يَوْمًا (الترغیب والترہیب ۲/۱۱۴) جو شخص محرم کے ایک دن میں روزہ رکھے اور اس کو ہر دن کے روزہ کے بدلہ تیس دن روزہ رکھنے کا ثواب ملے گا۔

وظائف: محرم الحرام کی پہلی شب سے عاشورہ تک روزانہ بعد نماز عشاء ایک سو مرتبہ کلمہ توحید پڑھنا بخشش گناہ کے لئے بہت افضل ہے۔ **نوافل:** اول شب بعد نماز عشاء آٹھ رکعت چار سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص سات سات بار پڑھنی ہے ان شاء اللہ تعالیٰ بے شمار اجر و ثواب عطا ہوگا۔

یوم عاشورہ: عاشورہ کی وجہ تسمیہ میں علماء کا اختلاف ہے اس کی وجہ مختلف طور پر بیان کی گئی ہے، اکثر علماء کا قول ہے کہ چونکہ یہ محرم کا دسواں دن ہوتا ہے اس لئے اس کو عاشورہ کہا گیا، بعض کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بزرگیاں دنوں کے اعتبار سے امت محمدیہ کو عطا فرمائی ہیں اس میں یہ دن دسویں بزرگی ہے اسی مناسبت سے اس کو عاشورہ کہتے ہیں۔

یوم عاشورہ کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشورا کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا: اس دن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عطا کیا۔ ہم اس کی تعظیم کرتے ہوئے اس کا روزہ رکھتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قریب ہیں، چنانچہ آپ نے اس کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (مکاشفۃ القلوب، صفحہ ۶۹۸ از امام محمد غزالی علیہ الرحمہ)

یوم عاشورہ کے فضائل میں بکثرت روایات آتی ہیں۔ اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی، اس دن ان کی پیدائش ہوئی، اسی دن جنت میں داخل کیے گئے۔ اسی دن عرش، کرسی، آسمان و زمین، سورج، چاند ستارے اور جنت پیدا ہوئے۔ اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن انہیں آگ سے نجات ملی، اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو نجات ملی اور فرعون اور اس کے ساتھی غرق ہوئے۔ اسی دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے، اور اسی دن وہ آسمان پر اٹھا لیے گئے۔ اسی دن حضرت ادریس علیہ السلام کو بلند مقام (آسمان) پر اٹھا لیا گیا۔ اسی دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر لگی۔ اسی دن حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔ اسی دن حضرت

سلیمان علیہ السلام کو عظیم سلطنت عطا ہوئی۔ اسی دن حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی واپس ہوئی۔ اسی دن حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف دُور ہوئی۔ اسی دن زمین پر آسمان سے پہلی بارش ہوئی۔ (مکاشفۃ القلوب، صفحہ ۶۹۹)

نوافل برائے شبِ عاشورہ

☆ جو شخص اس رات میں چار رکعات نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد پچاس ۵۰ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو اللہ عزوجل اس کے پچاس برس گزشتہ اور پچاس سال آئندہ کے گناہ بخش دیتا ہے۔ اور اس کے لئے ملاءِ اعلیٰ میں ایک محل تیار کرتا ہے۔

☆ اس رات دو ۲ رکعات نفل قبر کی روشنی کے واسطے پڑھے جاتے ہیں جن کی ترکیب یہ ہے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ جو آدمی اس رات میں یہ نماز پڑھے گا تو اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت تک اس کی قبر روشن رکھے گا۔

عاشورے کے روزے رکھنے کی فضیلت

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر مومن اللہ کی راہ میں روئے زمین پر مال خرچ کرے تو اسے (اس قدر) بزرگی حاصل نہ ہو گی جس قدر کوئی عاشورے کے روز روزہ رکھے۔ اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھل جائیں، وہ جس دروازے سے داخل ہونا پسند کرے گا داخل ہو گا۔ (لطائف اشرفی / لطیفہ ۳۸ / صفحہ ۳۳۶)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جو شخص عاشورے کے دن روزہ رکھے پس شب و روز کی ساعتوں میں ہر ساعت اللہ تعالیٰ اُن ساعتوں کی ہر ساعت کے بدلے اس پر سات لاکھ فرشتے نازل فرمائے گا جو قیامت تک دعا اور استغفار کریں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ کی آٹھ جنتیں ہیں، اللہ تعالیٰ ہر بہشت میں ساٹھ لاکھ فرشتے مقرر کرے گا کہ (عاشورے کے روزے دار کے لئے) روزہ رکھنے کے دن سے اس بندے اور بندی کی موت تک محلات اور شہر تعمیر کرے، درخت اُگائیں، نہریں جاری کریں۔ (لطائف اشرفی / لطیفہ ۳۸ / صفحہ ۳۳۶)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جس شخص نے عاشورے کے دن کا روزہ رکھا اس کا اجر توریت، انجیل، زبور اور قرآن میں جتنے حرف ہیں ان کی تعداد کے مطابق ہر حرف پر بیس نیکیاں ہونگی۔ جس شخص نے عاشورے کے دن کا روزہ رکھا اسے ایک ہزار شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ (لطائف اشرفی / لطیفہ ۳۸ / صفحہ ۳۳۶) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جس شخص نے عاشورے کے دن کا روزہ رکھا خاموشی اور سکوت میں وہ روزہ اس کے اُس سال کے گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ ہو گا، اور جو شخص کامل قیام، رکوع اور سجود کے ساتھ دو رکعت نماز خضوع سے پڑھے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس بندے کی جزا کیا ہونی چاہیے پس فرشتے عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ تو ہی خوب جانتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کے حساب میں ہزار ہزار نیکیاں لکھی جائیں اور ہزار ہزار بدی مٹادی جائیں۔ اس کا رتبہ ہزار ہزار درجے بلند کیا جائے۔ ہم نے اپنی بزرگی کے ہزار ہزار دروازے کھول دیے ہیں جو اس پر کبھی بند نہ کیے جائیں گے۔ (لطائف اشرفی / لطیفہ ۳۸ / صفحہ ۳۳۶)

ایصالِ ثواب برائے سیدنا سرکار امام حسین رضی اللہ عنہ: حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کیلئے دو رکعات نماز ادا کرے اور دونوں رکعتوں میں فاتحہ کے بعد دس بار سورہ اخلاص پڑھے۔ سلام کے بعد نو ۹ نو ۹ بار آیت الکرسی اور درود شریف پڑھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ اس روز دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔ اس کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد اَلَمْ نَشْرَحْ اور دوسری میں اِذَا جَآءَ پچیس بار پڑھے۔ (لطائف اشرفی لطیفہ ۳۸ / ۳۳۸)

جو شخص عاشورے کے روز حاجت کے لیے یہ دعا مانگے اس کی حاجت پوری ہوگی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِلٰهِيْ بِحُرْمَتِ الْحُسَيْنِ وَاَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَجَدِّهٖ وَبَنِيْهِ فَرِّجْ عَمَّآ اَنَا فِيْهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ اللہ کے نام سے شروع بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ اے اللہ! حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اُن کے بھائی، اُن کی والدہ، اُن کے والد اور اُن کے نانا کی حرمت کے واسطے سے میں جس حاجت میں ہوں وہ مجھ پر کھول دے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بہترین خلائق محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی تمام آل پر رحمت فرما۔ (لطائف اشرفی/لطیفہ ۳۸/صفحہ ۳۳۸)

یومِ عاشورہ کے ممنوعات: عاشورہ کے دن سیاہ کپڑے پہننا، سینہ کوبی کرنا، کپڑے پھاڑنا، بال نوچنا، نوحہ کرنا، پیٹنا، چھری چاقو سے بدن زخمی کرنا جیسا کہ رافضیوں کا طریقہ ہے حرام اور گناہ ہے ایسے افعال شنیعہ سے اجتناب کلی کرنا چاہیے۔ ایسے افعال پر سخت ترین وعیدیں آئی ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمارے طریقے پر وہ نہیں ہے جو رخساروں کو مارے اور گریبان پھاڑے اور پکارے جاہلیت کا پکارنا۔ (فضائل الایام والشہور، صفحہ ۲۶۴۔ بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۱۵۰)

ایک سال تک زندگی کا بیمہ (دعائے عاشورہ)

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص عاشورہ محرم کے طلوع آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک اس دعا کو پڑھ لے یا کسی سے پڑھوا کر سن لے تو ان شاء اللہ تعالیٰ یقیناً سال بھر تک اس کی زندگی کا بیمہ ہو جائے گا۔

يَا قَابِلَ تَوْبَةِ اٰدَمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ۝ يَا فَارِجَ كَرْبِ ذِى النُّوْنِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ۝ يَا جَامِعَ شَمْلِ يَعْقُوْبَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ۝ يَا سَامِعَ دَعْوَةِ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ۝ يَا مُغِيْثَ اِبْرَاهِيْمَ مِنَ النَّارِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ۝ يَا رَافِعَ اِدْرِيْسَ اِلَى السَّمَآءِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ۝ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ صَالِحٍ فِى النَّاقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ۝ يَا نَاصِرَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ۝ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَطِلْ عُمُرَنَا فِىْ طَاعَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَرِضَاكَ وَاَحْيِنَا حَيٰوةً طَيِّبَةً وَّتَوَفَّنَا عَلَى الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَاَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَجَدِّهٖ وَبَنِيْهِ فَرِّجْ عَمَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ ۝

غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ مشرق و مغرب کے تمام اکابر جن سے ہم نے ملاقات کی ہے ان پر عمل کرتے ہیں تمام مشائخ کے اوراد سے منقول ہے کہ جو شخص عاشورہ کے روز یہ دعا پڑھے اس کی عمر دراز ہوتی ہے جس سال اس کی موت واقع ہوتی ہے، اس سال اسے یہ دعا پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی، چنانچہ آپ نے تمام اصحاب و احباب اولاد و احفاء کو روز عاشورہ طلب کر کے یہ دعا پڑھنے کا حکم فرمایا دعا یہ ہے۔ (لطائف اشرفی/لطیفہ ۳۸/صفحہ ۳۳۵، وظائف اشرفی صفحہ ۶۴)

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضٰى وَزِنَةَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ۝ سُبْحَانَ اللّٰهِ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ۔ (۷ بار پڑھیں)

چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِىْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

اِس درود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ درود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، صفحہ ۱۴۹)

الاشرفی جنتری	اگست 2021	ذی الحجہ 1442	ساون بنگلہ 1428	ساون فصلی 1427	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
اتوار	1	21	16	8	عرس حضرت سید عبد اللہ شاہ غازی علیہ الرحمہ پاکستان
پیر	2	22	17	9	خلافت مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم / ولادت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ (گاندھی جینتی)
منگل	3	23	18	10	عرس مبلغ اسلام مولانا عبد العلیم میرٹھی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ)
بدھ	4	24	19	11	عرس عبد العزیز میاں علیہ الرحمہ اورنگ آباد
جمعرات	5	25	20	12	
جمعہ	6	26	21	13	شہادت خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
سنیچر	7	27	22	14	عرس حضرت سیدنا ابا بکر شبلی قدس سرہ
اتوار	8	28	23	15	نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی
پیر	9	29	24	16	محرم الحرام کا چاند دیکھئے
منگل	10	یکم محرم الحرام	25	17	اسلامی نیا سال 1443 / عرس شیخ شہاب الدین عمر سہروردی / علامہ شمس الدین جونپوری علیہما الرحمہ
بدھ	11	2	26	18	حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کربلا معلی تشریف لائے
جمعرات	12	3	27	19	وصال حضرت حسن رضا بریلوی علیہ الرحمہ / وصال حضرت معروف کرخی قدس سرہ
جمعہ	13	4	28	20	وصال حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ
سنیچر	14	5	29	21	عرس حضرت سیدنا بابا فرید الدین گنج شکر حنفی قدس سرہ النورانی
اتوار	15	6	30	22	یوم آزادی
پیر	16	7	31	23	اہلبیت اطہار پر کوفیوں نے پانی بند کر دیا / عرس فخر العلماء سید فاخر اشرفی الہ آبادی علیہ الرحمہ
منگل	17	8	32	24	وصال شیر بیشہ اہلسنت علامہ حشمت علی رضا خان حنفی علیہ الرحمہ
بدھ	18	9	یکم بھادوں	25	وصال قلندر اعظم سید جعفر اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
جمعرات	19	10	2	26	**یوم عاشورہ** شہادت امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ
جمعہ	20	11	3	27	وصال حضرت سیدنا آدم علیہ السلام / حضرت سید گل اشرف اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ
سنیچر	21	12	4	28	عرس حضرت شیخ صفی الموسوی علیہ الرحمہ
اتوار	22	13	5	29	رکشابندھن / عرس حضرت نصیب الدین سہروردی کشمیری علیہ الرحمہ
پیر	23	14	6	یکم بھادوں	وصال حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ بریلی شریف / مفتی مشرف احمد فتح پوری علیہ الرحمہ
منگل	24	15	7	2	عرس شاہ عبد الرضا محمد علیہ الرحمہ
بدھ	25	16	8	3	عرس مفتی مشرف حسین دہلوی علیہ الرحمہ
جمعرات	26	17	9	4	عرس مخدوم جمال الدین علیہ الرحمہ ہلسہ نالندہ
جمعہ	27	18	10	5	وصال حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ / عرس حضرت مخدوم صفی علیہ الرحمہ (صفی پور)
سنیچر	28	19	11	6	وصال حضرت سید منصب علی اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف / مخدوم شاہ اناؤ
اتوار	29	20	12	7	وصال عاشق رسول حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ / خواجہ فقیر محمد چوراہی نقشبدی
پیر	30	21	13	8	عرس حضرت شعیب الاولیاء شاہ دیار علی علیہ الرحمہ (براؤں شریف)
منگل	31	22	14	9	عرس مخدوم سید رکن الدین شہباز حسینی علیہ الرحمہ التفات گنج (خلیفہ حضور مخدوم کچھوچھہ)

کون ہے مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی؟؟؟

از قلم: علامہ شبیر احمد راج محلی حفظہ اللہ (خطیب وامام جامع مسجد درگاہ مخدوم شاہ ملاڈ ویسٹ ممبئی نمبر ۶۴)

وہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی سامانی نوربخشی قدس سرہ النورانی.....................

جن کے خانوادہ نوربخشیہ میں پانچ پشتوں تک مسلسل سلطان ابن سلطان سید ابن سید ولی ابن ولی حافظ ابن حافظ قاری ابن قاری عالم ابن عالم حضرت مخدوم اشرف تک ہوتے رہے۔ (صحائف اشرفی حصہ اول ص ۱۱۹ / ساتواں صحیفہ / اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی ناشر ادارہ فیضان اشرف دارالعلوم محمدیہ ممبئی طباعت ۱۴۰۵) جن کی ولادت کی بشارت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے والد ماجد علیہ الرحمہ کو عالم خواب میں دی اور اشرف نام بھی عطاء فرمایا۔ (خاتمہ مکتوبات اشرفی / صحائف اشرفی حصہ اول ص ۶۰ تا ۶۱ / دوسرا صحیفہ / اعلی حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ ناشر ادارہ فیضان اشرف دارالعلوم محمدیہ ممبئی طباعت ۱۴۰۵ / محبوب یزدانی ص ۲۴ / حضرت سید شاہ نعیم اشرف اشرفی جیلانی جائسی / ناشر مخدوم اشرف اکیڈمی جائس یوپی) جو نجیب الطرفین سید ہیں اور جن کی ولادت سے قبل ہی ولادت وولایت کی خوشخبری آپ کی والدہ ماجدہ کو حضرت خواجہ احمد یسوی رضی اللہ عنہ نے روحانی اعتبار سے دی۔ (صحائف اشرفی حصہ اول ص ۵۳ صحیفہ اول سے ماخوذ / اعلی حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ / ناشر ادارہ فیضان اشرف دارالعلوم محمدیہ ممبئی / لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص ۴۱ لطیفہ نمبر ۲۲ "اوکھائی پرنٹنگ پریس کراچی پاکستان بار اول ۲۰۰۲ء) جن کی ولایت اور جہانگیریت کا چرچا آپ کی پیدائش سے بہت پہلے سرزمین ہند میں آپ کے جد امجد حضرت شمس الدین نوربخشی رضی اللہ عنہ سے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی چشتی رضی اللہ عنہ نے فرمائی۔ (مکتوبات اشرفی صفحہ ۴۲ / مکتوب نمبر ہفتادم بنام شیخ محمد عیلی / صحائف اشرفی حصہ اول ص ۱۳۴ تا ۱۳۵ / سید اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی دینی روحانی خدمات کا تحقیقی جائزہ / صفحہ نمبر ۱۲ / مقالہ نگار: سید محمد اشرف جیلانی / شعبہ: کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی: اکتوبر ۲۰۰۳) جو مجذوب وقت حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الرحمہ کی نظر عنایت ہیں۔ (لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص ۳۳ لطیفہ نمبر ۲۲) جن کے والد سلطنت سمنان کے بادشاہ ولی کامل متقی وقت پابند وصوم وصلوٰۃ حضرت سید ابراہیم نوربخشی رضی اللہ عنہ ہیں۔ (لطائف اشرفی مترجم جلد دوئم ص ۳۲ لطیفہ نمبر ۲۲) جن کی والدہ وقت کی ولیہ عابدہ زاہدہ ساجدہ متقیہ قرآن پاک کی قاریہ جو حضرت خواجہ احمد یسوی (رضی اللہ عنہ) کی اولاد میں سے تھیں جن کا نام حضرت سیدہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) ہے۔ (لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص ۳۲ لطیفہ نمبر ۲۲) جن کی ولادت مبارک (اختلاف روایت کے ساتھ مگر تحقیقی روایت کے مطابق) سن ۷۱۲ ہجری میں بمقام سمنان (خراسان) میں ہوئی۔ (سید اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی دینی روحانی خدمات کا تحقیقی جائزہ / صفحہ ۳۳ / مقالہ نگار: سید محمد اشرف جیلانی / شعبہ: کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی: اکتوبر ۲۰۰۳) جو مادر زاد ولی تھے۔ (مرآۃ الاسرار مترجم / ص ۱۰۴۴۔ ناشر ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ لاہور پاکستان۔ اشاعت ۱۴۱۴ / شیخ عبد الرحمٰن چشتی علیہ الرحمہ / تذکرۃ الانساب ۱۸۴ / حضرت سید امام الدین احمد نقوی گلشن آبادی / اشاعت ۲۰۱۶ عیسوی / ناشر رفاعی مشن ناسک) جن کی رسم بسم اللہ خوانی حضرت عماد الدین تبریزی رضی اللہ عنہ نے چار سال چار مہینہ چار دن میں فرمائی۔ (صحائف اشرفی حصہ اول ص ۶۵ / دوسرا صحیفہ) جنہوں نے ایک ہی سال کے اندر قرأت سبعہ کے ساتھ قرآن پاک حفظ فرمالیا جبکہ آپ اس وقت صرف ۷ سال کے تھے۔ (لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص ۳۴ لطیفہ ۲۲ / صحائف اشرفی حصہ اول ص ۶۶؛ دوسرا صحیفہ / حیات سید اشرف جہانگیر سمنانی ص ۳۳ / ڈاکٹر سید وحید اشرف / مطبع سرفراز قومی پریس لکھنؤ) جنہوں نے صرف ۱۴ سال کی عمر میں مروجہ علوم وفنون کی تکمیل فرمایا اور دور طالب علمی ہی میں آپ کے علم کا چرچا عراق کے جامعات وشہروں میں ہونے لگا اور دور طالب علمی ہی میں آپ دینی مسائل کے مشکلات کو دلائل کے ساتھ حل فرمادیا کرتے تھے۔ (لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص ۳۴ تا ۳۵ لطیفہ ۲۲) جو والد محترم کے وصال کے بعد سلطنت سمنان کے بادشاہ بنے جبکہ آپ اس وقت صرف ۱۵ سال کے تھے۔ (صحائف اشرفی حصہ اول ص ۶۶ / دوسرا صحیفہ) جنہوں نے پندرہ سال کی عمر سے پچیس سال کی عمر تک یعنی دس سال شان وشوکت کے ساتھ

سلطان سمنان بنکر حکمرانی کی اور عدل وانصاف کی وہ مثال قائم فرمائی کہ ہر چہار جانب آپ کے عدل انصاف کے چرچے ہونے لگے۔(لطائف اشرفی جلد دوئم ص ۳۵ تا ۳۸ لطیفہ ۲۲/ صحائف اشرفی حصہ اول ص ۷۱/ تیسرا صحیفہ / تحقیقی مقالہ بنام سید اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی دینی روحانی خدمات کا تحقیقی جائزہ: ص ۴۳ بعنوان بحیثیت ایک عادل حکمراں) جو بادشاہ وقت ہو کر بھی ایک وقت کی فرض نماز تو دور کی بات سنت ونوافل تک ترک نہ فرمائی۔(صحائف اشرفی حصہ اول ص ۷۰/ تیسرا صحیفہ) جن کی عالم رویا میں حضرت خضر علیہ السلام سے بار بار ملاقات ہوتی رہیں اور جنہوں نے دنیاوی سلطنت تخت وتاج کو چھوڑ کر روحانیت کی سلطنت کو ترجیح دی اور فقیری اختیار فرمالی۔(لطائف اشرفی ۲/ ۳۸: لطیفہ ۲۲) جو اپنے پیرو مرشد حضرت علاء الحق والدین گنج نبات چشتی رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت ہونے کیلئے سمنان سے چل کر شہر بخارا حاضری دیتے ہوئے پھر اوچہ شریف میں حضرت مخدوم جہانیاں قدس سرہ العزیز (یعنی حضرت مخدوم جلال الدین بخاری علیہ الرحمہ) سے ملاقات کرکے ملک ہند کے شہر دہلی آئے اور مزار حضرت قطب الدین بختیار کاکی چشتی رضی اللہ عنہ و مزار حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی چشتی رضی اللہ عنہ میں حاضری دیکر فیوض وبرکات حاصل کی پھر صوبہ بہار کی طرف سے صوبہ بنگال کے شہر پنڈوا تک تشریف لاکر بیعت ہوئے اس وقت آپ کی عمر شریف ستائیس سال کی تھی۔(لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص ۳۸ تا ۴۸ لطیفہ ۲۲/ صحائف اشرفی حصہ دوم ص ۵۳ گیارہواں صحیفہ / تحقیقی مقالہ بنام سید اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی دینی روحانی خدمات کا تحقیقی جائزہ' ص ۶۱ تا ۶۴۔ بعنوان۔ہندوستان میں ورود) (یعنی سمنان سے بنگال تک کا سفر اول دو سال میں طے ہوا کیونکہ جب سمناں سے چلے تو پچیس سال کی عمر تھی اور بیعت ہوئے تو ستائیس کی عمر تھی نتیجہ دو سال نکلتا ہے اور دو سال کا ذکر" تحقیقی مقالہ بنام سید اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی دینی روحانی خدمات کا تحقیقی جائزہ" کے ص ۷۰ میں بھی موجود ہے۔ جن کی آمد کی خبر آپ کے پیرو مرشد کو حضرت خضر علیہ السلام نے ۷۰ ستّر بار دی اور جب آپ کی آمد کی خبر آپ کے پیرو مرشد کو ہوئی تو آپ کو لانے کیلئے اور آپ سے ملاقات کیلئے آپ کے استقبال کیلے خود آپ کے پیرو مرشد خانقاہ پنڈوا شریف سے باہر مریدوں کی جماعت لیکر نکلیں۔(لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص ۴۸ تا ۵۰ لطیفہ ۲۲) جنہوں نے اپنے پیرو مرشد کی کئی سالوں تک خدمت کی سفر وحضر میں ساتھ رہے اور جن کے لئے لقب جہانگیری آپ کے پیرو مرشد کو اللہ عزوجل نے غیبی طور پر عطاء کی۔(لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص ۵۹ لطیفہ نمبر ۲۲) جو اپنے پیرو مرشد کے عشق میں فنافی الشیخ ہوگئے اور ادب واحترام کا عالم یہ ہوا کہ بیعت کے دن سے لیکر سفر آخرت تک کبھی اپنے مرشد کے شہر کی طرف نہ پاؤ (پیر) پھیلایا اور نہ کبھی شہر مرشد کی طرف منھ کرکے تھوکا۔(صحائف اشرفی حصہ اول ص ۱۴۳/ محبوب یزدانی ص ۴۰/ حضرت سید شاہ نعیم اشرف اشرفی جیلانی جائسی/ ناشر مخدوم اشرف اکیڈمی جائس رائے بریلی یوپی) جنہوں نے وصیت کے مطابق وقت کے ولی کامل مخدوم وقت مخدوم بہاری حضرت شرف الدین یحییٰ منیری فردوسی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔(لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص ۴۵ تا ۴۷ لطیفہ نمبر ۲۲) جو مقام غوثیت ومحبوبیت پر فائز ہوئے اسی سبب آپ غوث العالم ومحبوب یزدانی بھی ہیں۔(صحائف اشرفی حصہ اول ص ۱۲۱ تا ۱۲۲ اور ص ۱۴۰) جن کی شفارش پر شہزادہ حضور علاؤ الحق پنڈوی حضرت شیخ نور قطب عالم پنڈوی علیہ الرحمہ مقام قطبیت پر فائز ہوئے۔(صحائف اشرفی حصہ اول ص ۱۳۶ تا ۱۳۶) جن کو ۱۴ سلاسل کی (خصوصی) خلافت واجازت حاصل تھی۔(مرآۃ الاسرار مترجم ص ۱۰۴۴/ ناشر ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ لاہور پاکستان/ مصنف شیخ عبد الرحمٰن چشتی علیہ الرحمہ) جنہوں نے پورے تیس سال تک پوری دنیا کی سیر کی۔(صحائف اشرفی حص اول ص ۱۵۲/ تذکرۃ الانساب ۱۸۴/ حضرت سید امام الدین احمد نقوی گلشن آبادی/ اشاعت ۲۰۱۶ء/ ناشر رفاعی مشن ناسک) جن کو ایک سو چودہ بزرگوں سے نعمتیں ملی یعنی ان بزرگوں میں سے کچھ سے اجازت وخلافت کچھ سے اذکار ووضائف کی اجازت خاصہ اور کچھ سے تبرکات خاصہ وغیرہ اور فیوض وبرکات جیسی عظیم نعمتیں ملی۔(لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص ۲۵۴ لطیفہ نمبر ۲۵) جب آپ مدینہ شریف حاضر ہوئے تو عالم خواب میں زیارت رسول اکرم ﷺ سے مشرف ہوئے۔(صحائف اشرفی حصہ دوم ص ۱۲۸ تیرہواں صحیفہ) جب آپ حج بیت اللہ کے لئے مکہ شریف پہنچے تو بہت سے علماء ومشائخین سے ملاقات

بھی ہوئی اور امام عبد اللہ یافعی رضی اللہ عنہ سے شرف ملاقات ملی اور سند حدیث بھی حاصل ہوئی۔(صحائف اشرفی حصہ اول ص ۱۱۴۔ساتواں صحیفہ) جنہوں نے اپنی تبلیغ سے لاکھوں کی تعداد میں غیر مسلموں کو مسلمان بنایا۔(تحقیقی مقالہ بنام سید اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی دینی روحانی خدمات کا تحقیقی جائزہ'ص۹۸) جنہوں نے سرزمین بنارس میں پتھر کی مورتی سے پجاریوں کے سامنے مذہب اسلام کی حقانیت پر شہادت دلوائی جسکے بعد ایک ہزار غیر مسلم اسی وقت کلمہ پڑھ دامن اسلام سے وابستہ ہوگئے۔(صحائف اشرفی حصہ اول ص۲۶۹ تا۲۷۰ / مرآۃالاسرار مترجم ص ۱۰۵۴) جس نے مردے تک کو قم باذن اللہ کی صدا سے زندہ فرمایا۔(صحائف اشرفی حصہ اول ص۲۳۹) جن کی صحبت میں رہکر جانور بھی مسجد کا ادب سیکھ جاتے ہیں۔(لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص۶۶ لطیفہ نمبر ۲۲) جن کی صحبت سے صرف کمال راوت جوگی ہی فیض یاب نہیں بلکہ جوگی کمال کی بلی بھی کمال کی ہوجاتی ہے اور خانقاہ مخدومی میں آنے والے مہمانوں کی تعداد بتاتی ہے اور خانقاہ مخدومی کی جاروب کشی بھی کرتی ہے۔(صحائف اشرفی حصہ اول ص ۲۳۴ تا ۲۳۵ / محبوب یزدانی ص ۱۱۰ / مصنف حضرت سید شاہ نعیم اشرف اشرفی جیلانی جائسی / ناشر مخدوم اشرف اکیڈمی جائس رائے بریلی یوپی) جن کے مریدوں کی بخشش کا وعدہ اللہ عزوجل نے غیبی طور پر فرمالیا ہے۔ تبھی حضور اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں "مریدوں کی قیامت میں رہائی نار دوزخ سے:کریں گے اشرف سمناں حمایت ہو تو ایسی ہو۔(صحائف اشرفی حصہ اول ص ۲۵۴) جو صرف ایک صوفی بزرگ ہی نہیں بلکہ ساتویں صدی کے مجدد اعظم بھی ہیں۔(صحائف اشرفی حصہ اول ص ۱۱۵ / ساتواں صحیفہ) جنہوں نے فارسی زبان میں خط نستعلیق پر ۷۲۷ ہجری میں قرآن پاک کا بہترین اور عمدہ ترجمہ فرمایا اور اس فارسی ترجمہ کو اردو ترجمہ کی شکل حضور شیخ اعظم علامہ سید اظہار اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کے مرید و خلیفہ علامہ سید ممتاز اشرفی صدر المدرسین و شیخ الحدیث دارالعلوم اشرفیہ رضویہ اورنگی ٹاؤن کراچی پاکستان نے دیا ہے اور ساتھ تفسیر کا اضافہ بھی فرمایا اور مکمل نام رکھا ہے **اشرف البیان مع اظہار العرفان** جس کو مخدوم اشرف اکیڈمی لان سیکٹر ۱۴ اورنگی ٹاؤن کراچی پاکستان نے شائع کیا۔(تحقیقی مقالہ بنام سید اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی دینی روحانی خدمات کا تحقیقی جائزہ'ص177) واضح رہے کہ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ فارسی زبان میں سب سے پہلے ترجمہ قرآن حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ (المتوفیٰ 1176 ہجری) کا ہے جبکہ حقیقت حال یہ ہے کہ غوث العالم محبوب یزدانی قدوۃ الکبریٰ سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی نوربخشی کچھوچھوی رضی اللہ عنہ (المتوفی 808 ہجری) کا ترجمہ قرآن آپ سے بھی پہلے کا ہے۔ جنہوں نے ایک نہیں بلکہ کثرت کے ساتھ کتابیں عربی و فارسی اور دیگر زبانوں میں تصنف فرمائی جو کہ فن تفسیر،فقہ،اصول فقہ،تصوف،علم نحو،علم صرف،علم عقائد،علم الانساب وغیرہ علوم پر مشتمل ہے تبھی اعلی حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا" دکھایا جوہر علمی لیاقت اس کو کہتے ہیں "ہوئی تصنیف ہر فن میں بلاغت اس کو کہتے ہیں۔(صحائف اشرفی ۵ / ۱۱۶ تا ۱۱۹) جنہوں نے تفضیلیت و رافضیت اور ناصبیت سے لوگوں کو بچانے کیلئے خلفائے راشدین یعنی حضرت ابو بکر صدیق و عمر و عثمان و مولی علی۔(رضی اللہ عنہم اجمعین) کی فضیلت پر عقائد اہل سنت وجماعت کے مطابق کتاب تصنیف فرمائی اور فضائل مولیٰ علی رضی اللہ عنہ میں زیادہ صفحات لکھے۔(صحائف اشرفی حصہ اول ص ۱۱۷ و ص ۲۲۹) جو آخری وقت میں اپنے سارے اصحاب کو نصیحت کی کہ سید اشرف سمنانی کا عقیدہ یہ ہے کہ اصحاب رسول ﷺ میں سب سے افضل و اعلی حضرت صدیق اکبر ہیں پھر حضرت عمر،پھر حضرت عثمان،پھر مولی علی(رضی اللہ عنہم اجمعین)ہیں اور یہ بھی فرمادیا کہ جو اس عقیدہ پر نہیں وہ گمراہ و بدمذہب ہے اور ایسوں سے سید اشرف بیزار ہے۔(رسالہ پیغام اشرف / صفحہ نمبر ۷۶ تا ۸۹ / ناشر مخدوم اشرف اکیڈمی کچھوچھہ شریف) جن کو اللہ عزوجل نے خدمت خلق و مخلوق کی ہدایت و رہبری کے لئے لگ بھگ ۱۲۰ سال کی عمر شریف عطاء فرمائی۔(تحقیقی مقالہ بنام سید اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی دینی روحانی خدمات کا تحقیقی جائزہ'ص ۳۳ بعنوان / تحقیق سن ولادت و وفات / ص ۹۵ مقالہ نگار:سید محمد اشرف جیلانی / شعبہ:کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی / اکتوبر ۲۰۰۳ء) جن کی مزار شریف کچھوچھہ شریف میں مرجع الخلائق بنا ہوا ہے اور جن کے مزار پاک سے فیض کا دریا جاری ہونے کی شہادت محقق علی

الاطلاق حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب اخبارالاخیار میں دیتے ہیں۔(اخبار الاخیار مترجم ص ۳۵۸/طبقہ سوم/ناشر مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی پاکستان) جن کے مزار پاک کی زیارت کے لئے مصنف مرآۃالاسرار حضرت شیخ عبد الرحمٰن چشتی رضی اللہ عنہ کو عالم رویا میں حضرت غریب نواز رضی اللہ عنہ تلقین فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ اے عبد الرحمٰن اگر واقعی تم کو رجال الغیب اور حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کا شوق ہے تو سید اشرف سمنانی کی بارگاہ میں جاو۔(مرآۃالاسرار مترجم ص ۱۰۵۶) جن کے خلفاء عظام کی تعداد کثرت میں ہیں جو کہ عالم دنیا میں پھیل کر تبلیغ اسلام فرمایا اور آج پوری دنیا میں سلسلہ اشرفیت کا بول بالا ہے اور چھ سو سال سے مسلسل آج بھی سید مخدوم اشرف سمنانی قدس سرہ کی روحانی اور سید عبد الرزاق ابن سید عبد الغفور جیلانی (رضی للہ عنہما) کی اصلی اولادیں پوری دنیا میں پھیل کر تقریرا و تحریرا تبلیغ اسلام کرنے میں رات و دن مصروف عمل ہے تبھی ہر اشرفی کہتا ہے اشرفی ناز کر تو اپنے اشرف پر: کون پاتا ہے خاندان ایسا (لطائف اشرفی/شیخ الاسلام حضرت نظام یمنی قدس سرہ/صحائف اشرفی/سید علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی/مرآۃالاسرار/شیخ عبد الرحمٰن چشتی/رسالہ پیغام اشرف کچھوچھہ شریف)

ماہ صفر المظفر کی فضیلت اور اذکار و نوافل

صفر المظفر اسلامی سال کا دوسرا مہینہ ہے جس کا لفظی معنی "خالی کرنا" ہے۔عرب زمانہ جاہلیت میں صفر کے مہینہ کو منحوس خیال کرتے ہوئے اسے "صفر المکانی" گھروں کو خالی کرنے کا مہینہ کہتے تھے کیونکہ تین پے درپے حرمت والے (ذی القعدہ، ذی الحجہ، محرم) مہینوں کے بعد اس ماہ میں گھروں کو خالی کرکے لڑائی اور قتل و قتال کے لیے میدان جنگ کی طرف نکل پڑتے تھے، جنگ میں سب کچھ لٹ جانے اور گھروں کو ویران ہو جانے کے سبب اپنی غلطیوں پر توجہ نہ دے کر اس ماہ (صفر) کو منحوس قرار دیا، حقیقت میں نہ تو اس مہینے میں نحوست و مصیبت ہے نہ ہی بد بختی اور بھوت پریت کا مہینہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لَا عَدْوَیٰ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ اللہ تعالی کے حکم کے بغیر چھوٹے سے بیماری دوسرے کو لگ جانے (کا عقیدہ) ماہ صفر میں (نحوست ہونے کا عقیدہ) اور پرندے سے بد شگونی (کا عقیدہ) سب بے حقیقت باتیں ہیں۔(صحیح البخاری ،کتاب الطب، باب الھامۃ، رقم الحدیث: ۵۷۷۰) ماہ صفر میں بلائیں اور آفات اترنے اور جنات کے نزول کا عقیدہ من گھڑت ہے اللہ تعالی کی تقدیر و تاثیر میں زمانے کو کوئی دخل نہیں اس لیے ماہ صفر بھی دیگر مہینوں کی طرح ہے۔ حضور مفسر شہیر حضرت علامہ احمد یار خان نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ) فرماتے ہیں کہ بعض لوگ صفر کے آخری چہار شنبہ (بدھ) کو خوشیاں مناتے ہیں کہ منحوس شہر (مہینہ) چل دیا یہ باطل ہے۔(مراۃ المناجیح ۶/۲۵۷) ماہ صفر المظفر کا چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ اَھِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ اے اللہ سبحانہ وتعالیٰ! اس چاند کو ہمارے اوپر برکت اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور ان اعمال کی توفیق کے ساتھ نکلا ہوا رکھ، جو تجھے پسند ہیں، اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ (الاذکار للنووی ۱۵۹) جو شخص ماہ صفر کا چاند دیکھ کر نماز مغرب اور عشاء کے درمیان چار رکعت نماز دو سلام کے ساتھ اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد سورت اخلاص گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں اور بعد سلام پھیرنے کے ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

فضیلت: اللہ پاک اس نماز اور درود پاک پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف فرماتے ہیں اور اس کی مغفرت فرماتے ہیں۔

ماہ صفر کی پہلی رات کو بعد نماز عشاء چار رکعت نماز اس طرح ادا کریں کہ پہلی رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد سورت کافرون پندرہ مرتبہ پڑھیں اور رکعت مکمل کریں دوسری رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد سورت اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھیں اور رکعت مکمل کریں تیسری رکعت

میں سورت فاتحہ کے بعد سورت فلق پندرہ مرتبہ پڑھیں اور رکعت مکمل کریں چوتھی رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد سورت ناس پندرہ مرتبہ پڑھیں اوور رکعت مکمل کریں بعد سلام کے ایک سو مرتبہ یہ آیت پڑھیں اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ پھر ستّر مرتبہ درور شریف پڑھیں اور پھر نماز عشاء کے وتراوت نفل اس نماز کے بعد پڑھنے چاہئیں۔ اللہ پاک اس نماز کے ادا کرنے والے کو تمام آفات اور بلاؤں سے محفوظ رکھتے ہیں۔

نوافل: اس مہینے کے آخری بدھ کو چاشت کے وقت غسل کرکے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں گیارہ گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے بعد سورہ فاتحہ کے سلام کے بعد ستر مرتبہ یہ درود پاک پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ

شیخ الاسلام حضرت نظام الدین یمنی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ماہ صفر کے آخری بدھ کو اشراق کے بعد غسل کرکے چار رکعت نماز ادا کرے اور اس کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد انا اعطینٰک الکوثر سترہ بار، سورۂ اخلاص پانچ بار اور معوذتین ایک بار پڑھے، پورے سال اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے گا۔ سات سلام (کاغذ پر لکھے اور دھو کر پیئے)۔ "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (۵۸) ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ (۷۹) نوح پر سلام ہو جہان والوں میں سَلٰمٌ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ (۱۰۹) سلام ہو ابراہیم پر كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ (۱۱۰) ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ (۱۲۰) سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر اِنَّ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ (۱۳۱) بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو سَلٰمٌ عَلٰۤی اِلْ یَاسِیْنَ (۱۳۰) سلام ہو الیاس پر اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ (۱۳۱) بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ (۷۳) سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ (۵) وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک مزید آپ لکھتے ہیں کہ ماہ صفر کے آکری بدھ کو سورۂ الم نشرح، والتین، اذاجاء، سورہ اخلاص (۸۰ بار) پڑھے، وہ مہینہ ختم نہ ہوگا کہ غنی ہو جائے گا۔ (لطائف اشرفی ۳۸/۳۴۱)

کلام مخدوم الملت حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ (کچھوچھہ شریف)

سلام علی من اتانا بشیرا سلام علی من اتانا نصیرا
اغاث ضعیفا واشفٰی مریضا اعان یتیما واغنی فقیرا

ضعیفم مدد کن مریضم شفادہ اسیرم رہا کن فقیرم غنادہ
بفریا درس پاد شاہا کریما بدہ دست پاکت شہا دستگیرا
ندارم جز آ ستانت پناہے نگاہے برا حوال مسکیں نگاہ ہے
شفیع آورم بردر تو شفیعا عتیق و قوی و غنی و ولی را
گنہگار ہوں بخشدو بخشوادو ترا نام ہو گا مرا کام ہو گا
نہ تیرے سوا میرا کوئی ہے تو شہ نہ تیرے سوا میرا کوئی ذخیرا
نہ تم کو کسی نے بھی جی بھر کے دیکھا نہ تم کو خدا کے سوا کوئی سمجھا
تمہیں جس نے دیکھا اونہیں ہم نے دیکھا تمہیں دیکھکر اونکی آنکھیں میں خیرا
یہ گلیاں ہے ما زاغ والے کی گلیاں یہ کوچے شہ ما طغی کے ہیں کوچے
غبار اپنی چشم عقیدت میں **سید** میری آنکھ کے واسطے ہے میرا

الاشرفی جنتری	ستمبر 2021	محرم الحرام 1443	بھادوں بنگلہ 1428	بھادوں فصلی 1428	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
بدھ	1	23	15	10	محفل سماع در گاہ مخدوم سید رکن الدین شہباز حسینی علیہ الرحمہ التفات گنج (نزد کچھوچھہ مقدسہ)
جمعرات	2	24	16	11	عرس حضرت سید میر مسعود ہمدانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
جمعہ	3	25	17	12	وصال امام زین العابدین رضی اللہ عنہ / سید اشرف حسین اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ
سنیچر	4	26	18	13	عرس مخدومی کچھوچھہ شریف / عرس شہنشاہ ہفت اقلیم سید تاج الدین اولیاء علیہ الرحمہ (ناگپور)
اتوار	5	27	19	14	عرس مخدومی زیارت موئے مبارک و دیگر تبرکات / دستار بندی جامع اشرف (کچھوچھہ شریف)
پیر	6	28	20	15	قل شریف حضور غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ
منگل	7	29	21	16	فاتحہ مخدوم الآفاق شیخ الاسلام سید عبد الرزاق نور العین کچھوچھوی قدس سرہ النورانی
بدھ	8	30	22	17	صفر المظفر کا چاند دیکھئے
جمعرات	9	یکم صفر المظفر	23	18	عرس سید امیر ملت علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف / عرس سید وارث پاک علیہ الرحمہ دیوی شریف
جمعہ	10	2	24	19	عرس حضرت حافظ شاہ جمال علیہ الرحمہ (رامپور)
سنیچر	11	3	25	20	عرس خواجہ دانا سورتی علیہ الرحمہ
اتوار	12	4	26	21	عرس مقبول احمد شاہ قادری علیہ الرحمہ کرناٹک
پیر	13	5	27	22	وصال حضرت حسنین رضا خان علیہ الرحمہ بریلی شریف / وصال علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ
منگل	14	6	28	23	عرس عبد الوہاب زکریا ملتانی سہروردی گجرات / وصال مفتی شریف الحق امجدی علیہما الرحمہ
بدھ	15	7	29	24	ولادت حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ / عرس غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی سہروردی
جمعرات	16	8	30	25	عرس حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری لاہوری علیہ الرحمہ
جمعہ	17	9	31	26	
سنیچر	18	10	یکم کنوار	27	عرس علامہ جیلانی میاں بریلوی علیہ الرحمہ (بریلی شریف)
اتوار	19	11	2	28	عرس سید تنویر اشرف اشرفی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف / علامہ جیلانی میاں بریلی شریف علیہ الرحمہ
پیر	20	12	3	29	عرس مجاہدی آزادی حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ (انڈمان نیکوبار)
منگل	21	13	4	30	عرس حضرت شاہ درگاہی میاں علیہ الرحمہ رامپور
بدھ	22	14	5	یکم کنوار	عرس حضرت عبد اللطیف شاہ بھٹائی قلندر سہروردی علیہ الرحمہ
جمعرات	23	15	6	2	عرس حضرت شاہ اسحاق مغربی سہروردی شیخ پور علیہ الرحمہ / علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ
جمعہ	24	16	7	3	عرس مخدوم شہباز بھاگلپوی علیہ الرحمہ
سنیچر	25	17	8	4	عرس حضرت حضرت موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ
اتوار	26	18	9	5	عرس سید حامد اشرف علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف / حضرت سید احمد شاہ علیہ الرحمہ کالپی شریف
پیر	27	19	10	6	عرس حضرت سید محی الدین اشرف عرف اچھے میاں اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
منگل	28	20	11	7	وصال حضرت سید جہانگیر اشرف علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف / عرس مخدوم شہباز علیہ الرحمہ بھاگلپور
بدھ	29	21	12	8	عرس حضرت ابو اسحٰق بیتھو شریف
جمعرات	30	22	13	9	عرس حضرت سیدنا شاہ مینا علیہ الرحمہ (لکھنؤ)

نوٹ: ناظرین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے علاقے میں ہونے والے اعراس کی تاریخ کو مطبوعہ تاریخ سے ملا لیں۔ غلطی ہونے پر مطلع فرمائیں (ابو محامد)

ماہ ربیع الاول کی فضیلت اور اذکار و نوافل

ماہ ربیع الاول بے حد متبرک اور فضیلت والا مہینہ ہے۔ اس کا شمار اسلامی مہینوں میں تیسرا ہے۔ ربیع الاول کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب ابتداء میں اس کا نام رکھا گیا تو اس وقت موسم ربیع کی ابتدا تھی۔ یہ مہینہ خیرات و برکات اور سعادتوں کا منبع ہے۔ کیونکہ اس مہینہ کی بارہویں تاریخ کو اللہ جل شانہ نے اپنے فضل و کرم سے رحمۃ للعالمین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کو پیدا فرما کر اپنی نعمتوں کی بارش برسائی۔ اسی ماہ کی دسویں تاریخ کو محبوبِ کبریا ﷺ نے ام المومنین سیدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تھا۔ اسی لیے اس ماہ کو دوسرے مہینوں پر خصوصی فضیلت حاصل ہے۔

ماہ ربیع الاول کا چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰہُ اے اللہ سبحانہ و تعالیٰ! اس چاند کو ہمارے اوپر برکت اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور ان اعمال کی توفیق کے ساتھ نکلا ہوا رکھ، جو تجھے پسند ہیں، اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ (الاذکار للنووی ۱۵۹)

بارہ ربیع الاول کے نوافل: ربیع الاول شریف کی پہلی تاریخ کو بعد نماز عشاء سولہ رکعات آٹھ سلام سے پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین تین بار پڑھنا ہے۔ اور سلام کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ اِنِ لنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔" اور ربیع الاول کی پہلی تاریخ سے لے کر بارہ تاریخ تک یہ درود پڑھنا افضل ہے۔

بارہ ربیع الاول کو نماز ظہر کے بعد بیس رکعت نفل نماز دو دو رکعت کرکے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس اکیس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ نماز پڑھنے کے بعد اس کا ثواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ کے طور پر پیش کرے۔ اولیاء کرام (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) نے ان نوافل پر مداومت اور ہمیشگی رکھی ہے۔ ان نوافل کی مداومت رکھنے والے کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوتی ہے اور پروردگار عالم جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرماتا ہے۔ حضور سرور کائنات ﷺ کی شفاعت نصیب ہوتی ہے۔

وظیفہ درود شریف: ربیع الاول کا سب سے اعلیٰ وظیفہ درود پاک کا ورد ہے لہٰذا اس ماہ میں کوشش کی جائے کہ کثرت سے درود پاک پڑھا جائے۔ کتاب المشائخ میں لکھا ہے کہ جب چاند ربیع الاول کا نظر آوے، اسی شب سے تمام مہینے تک یہ درود شریف ہمیشہ ایک ہزار پچیس بار بعد نماز عشاء کے پڑھے گا تو حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھے گا۔ وہ درود شریف یہ ہے: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ" ایک بزرگ کا قول ہے کہ جو شخص اخلاص کے ساتھ ربیع الاول میں سوا لاکھ مرتبہ مندرجہ ذیل درود پاک کو پڑھے گا اسے حضور ﷺ کی زیارت ہوگی اور آخرت میں اسے حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ وہ درود پاک یہ ہے
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ٥ وَ عَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ٥

ربیع الاول بارہ، تیرہ اور چودھویں شب کو عشاء کی نماز کے بعد یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعِ سات ہزار سات سو اکیس بار پڑھنے سے رزق میں خوب ترقی ہوگی۔

پاؤں سُن ہونے کا عمل: جب کسی کے پاؤں میں جھن جھنی چڑھے یا سُن ہو تو چاہیئے اس شخص کا نام لے جو اسکو سب سے پیارا ہو تو سب سے زیادہ ہمارے آقا و مولا تاجدار انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں انہیں کا نام لے کر کہے یَا مُحَمَّدُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یہ عمل حدیث میں آیا ہے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ثابت ہے۔ (وظائف اشرفی / محبوب ربانی حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی صفحہ ۱۰۴ ناشر نذر اشرف شیخ محمد ہاشم رضا اشرفی پاکستان)

الاشرفی جنتری	اکتوبر 2021	صفر المظفر 1443	کنوار بنگلہ 1429	کنوار فصلی 1428	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
جمعہ	1	23	14	10	عرس رضوی
سنیچر	2	24	15	11	گاندھی جینتی / فتح بیت المقدس 1187 عیسوی / عرس رضوی / حاجی حسام الدین علیہ الرحمہ فتح پور
اتوار	3	25	16	12	قل شریف حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ (بریلی شریف)
پیر	4	26	17	13	عرس مجدد الف ثانی سرہند شریف / شہنشاہِ بندیل کھنڈ سید مبارک علی شاہ مہوبا علیہما الرحمہ
منگل	5	27	18	14	وصال حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی الشافعی علیہ الرحمہ / عرس مخدوم شاہ علیہ الرحمہ کانپور
بدھ	6	28	19	15	شہادت خلیفہ پنجم امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ / نذر بارگاہ سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ
جمعرات	7	29	20	16	عرس حضرت پیر سید مہر علی حنفی گولڑوی علیہ الرحمہ
جمعہ	8	یکم ربیع الاول	21	17	ربیع الاول کا چاند دیکھئے
سنیچر	9	2	22	18	عرس حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی علیہ الرحمہ
اتوار	10	3	23	19	اشرف الصوفیاء حضرت سید شاہ احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہما الرحمہ
پیر	11	4	24	20	وصال خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہ / حضرت سیدنا میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی علیہ الرحمہ
منگل	12	5	25	21	وصال مفتی اعظم اڑیسہ سید عبد القدوس علیہ الرحمہ / شیخ العلماء علیہ الرحمہ گھوسی
بدھ	13	6	26	22	عرس حضرت منگلیا شاہ سلطان سہروردی علیہ الرحمہ
جمعرات	14	7	27	23	وصال امام النحو علامہ غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلیٰ اشرفی میاں کچھوچھوی)
جمعہ	15	8	28	24	دسہرہ / شہادت سیدنا امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ / حضرت میاں محمد میر شاہ قادری لاہوری علیہ الرحمہ
سنیچر	16	9	29	25	
اتوار	17	10	30	26	عرس صوفی سرمد شہید علیہ الرحمہ مینا بازار دہلی
پیر	18	11	یکم کارتک	27	عرس مجذوب الٰہی صوفی سرمد شہید دہلوی علیہ الرحمہ
منگل	19	12	2	28	عرس قطب المشائخ حضرت سید قطب اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
بدھ	20	13	3	29	جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم / عرس سید شاہ عبد الرزاق پاک حسینی سہروردی بنگال
جمعرات	21	14	4	یکم کنوار	عرس حضرت مخدوم علاء الدین سید علی احمد صابر کلیری علیہ الرحمہ کلیر شریف
جمعہ	22	15	5	2	عرس سید انوار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھہ شریف / خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہما الرحمہ
سنیچر	23	16	6	3	عرس سید مظاہر اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف / خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف پٹنہ
اتوار	24	17	7	4	ولادت حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ / مخدوم شیخ سعد الدین خیر آبادی علیہ الرحمہ
پیر	25	18	8	5	عرس سید مصطفی اشرفی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف / عرس آل رسول علیہ الرحمہ مارہرہ شریف
منگل	26	19	9	6	عرس حضرت مولانا اجمل شاہ علیہ الرحمہ (سنبھل)
بدھ	27	20	10	7	عرس واحدی طیبی بلگرام شریف / وصال حضرت سید کمیل اشرف علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
جمعرات	28	21	11	8	عرس حضرت خدا بخش ریاؤں علیہ الرحمہ بہار / مفتی وقار الدین علیہ الرحمہ کراچی پاکستان
جمعہ	29	22	12	9	وصال حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ
سنیچر	30	23	13	10	عرس فصل الرحمن گنج مرادآبادی / حضرت کریم شاہ ناگپوری / شاہ زاہد شریف مالدہ علیہما الرحمہ
اتوار	31	24	14	11	عرس سید جعفر علیہ الرحمہ بہار شریف

جمعہ کا خطبہ اولیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ سَیِّدِ الْاَیَّامِ ۝ وَلَا نَعْبُدُ وَلَا نَسْتَعِیْنُ اِلَّا اِیَّاہُ وَھُوَالَّذِیْ فَرَضَ صَلٰوۃَ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِاللّٰہِ ۝ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْاَنَامِ ۝ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْکِرَامِ ۝ خُصُوْصًا عَلٰی اَفْضَلِ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ بِالتَّحْقِیْقِ ۝ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ بَکْرِ ِالصِّدِّیْقِ ۝ وَعَلَی النَّاطِقِ بِالصِّدْقِ وَالصَّوَابِ ۝ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ۝ وَعَلٰی کَامِلِ الْحَیَآءِ وَالْاِیْقَانِ ۝ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ عُثْمَانِ ابْنَ عَفَّانَ ۝ وَعَلٰی غَالِبِ کُلِّ غَالِبٍ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ۝ وَعَلَی الْاِمَامَیْنِ الْھُمَامَیْنِ السَّعِیْدَیْنِ الشَّھِیْدَیْنِ اَبِیْ مُحَمَّدِ ِالْحَسَنِ وَاَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ الْحُسَیْنِ ۝ وَعَلٰی اُمِّھِمَا سَیِّدَۃِ النِّسَاءِ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ ۝ وَعَلٰی عَمَّیْہِ الشَّرِیْفَیْنِ الْمُطَھَّرَیْنِ مِنَ الْاَدْنَاسِ ۝ اَلْحَمْزَۃِ وَالْعَبَّاسِ ۝ وَعَلَی السِّتَّۃِ الْبَاقِیَۃِ مِنَ الْعَشَرَۃِ الْمُبَشَّرَۃِ ۝ وَسَآئِرِ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ ۝ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ۝ وَنَفَعَنَا وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ۝

جمعہ کا خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ ۝ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۝ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۝ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۝ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَنْ صَلّٰی وَصَامَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَعَلٰی کُلِّ مَلٰٓئِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۝ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ۝ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ عِبَادَاللّٰہِ ۝ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰٓی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَھَمُّ وَاَکْبَرُ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

درود شریف: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ ِالَّذِیْ کَانَ عَلِیًّا فِیْ دَرَجَاتِہٖ ۝ فَاطِمًا فِیْ تَطْھِیْرَاتِہٖ ۝ حَسَنًا فِیْ صِفَاتِہٖ ۝ شَھِیْدًا فِیْ تَجَلِّیَاتِہٖ ۝ زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ فِیْ عِبَادَاتِہٖ ۝ بَاقِرًا فِیْ عِلْمِ اْلاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ بِمَعْلُوْمَاتِہٖ ۝ صَادِقًا فِیْ اَقْوَالِہٖ ۝ کَاظِمًا فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِہٖ ۝ مُتَمَکِّنًا فِیْ مَقَامِ الرِّضَا ۝ جَوَادَ کَفِّہٖ عِنْدَ الْعَطَا ۝ ھَادِیًا اِلٰی سَبِیْلِ النَّجَاۃِ ۝ عَسْکَرِیًّا مَعَ الْغُزَاۃِ ۝ مَھْدِیًّا اِلٰی طَرِیْقِ الْیَقِیْنَ ۝ غِیَاثُ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اَجْمَعِیْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ) ۝ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۝ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ۝ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۝ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ۝ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ۝ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَسَلَّمْ ۝

ماہ ربیع الثانی کی فضیلت اور اذکار و نوافل

یہ اسلامی سال کا چوتھا مہینہ ہے۔ اسے ربیع الآخر بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا نام رکھتے وقت ربیع کا موسم تھا یعنی ربیع کا اخیر تھا اس لیے اس کا نام ربیع الآخر رکھا گیا مگر ربیع الاول کی مناسبت سے ربیع الثانی مشہور ہو گیا۔ یہ ماہ امام الاولیاء، غوث الاغواث سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے مناسبت رکھتا ہے اور یہ ماہ گیارہویں شریف کے نام بھی سے موسوم ہیں۔

ملفوظات مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی میں ہے کہ ربیع الثانی کے مہینے کی تیسری شب کو چار رکعت نماز ادا کرے قران حکیم میں سے جو کچھ یاد ہے پڑھے سلام کے بعد یا بدوح یا بدیع کہے، اس ماہ کے پندرہ کو چاشت کے بعد چودہ رکعتیں دو دو رکعت کر کے ادا کرے اس نماز کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اقراسات بار پڑھے۔ (لطائف اشرفی / لطیفہ ۳۴۱/ ۳۸)

عابدوں کا کہنا ہے کہ جب ربیع الثانی کا چاند نظر آجائے تو اس کی شب اول میں بعد نماز مغرب آٹھ رکعت نفل دو دو کی نیت سے پڑھے اور اس میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ کوثر تین بار اور دوسری رکعت میں سورۃ کافرون تین بار، پھر تیسری، چوتھی، پانچویں، چھٹی، ساتویں، آٹھویں رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص تین تین بار ہر رکعت میں پڑھے۔ ان شاء اللہ اس نماز کے پڑھنے والے کو بے شمار نمازوں کا ثواب ملے گا اور اس کے پڑھنے دکان و مکان میں خیر و برکت آفت و بلیات سے محفوظ رہتا ہے۔

چار رکعت نفل: جواہر غیبی میں ہے کہ اس مہینہ کی پہلی، پندرہویں، انتیسویں تاریخوں میں چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پانچ بار پڑھے اس کیلئے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہزار برائیاں محو کی جاتی ہیں۔

انجام بخیر کا وظیفہ: جو شخص پورا ماہ بعد نماز عشاء یہ وظیفہ روزانہ گیارہ سو گیارہ مرتبہ پڑھے گا وہ موت کے وقت کلمہ پڑھتا ہوا اس دنیا سے رخصت ہو گا۔ بعض بزرگوں کا کہنا ہے کہ اس وظیفے میں خاتمہ بالخیر کی بے حد تاثیر ہے۔ اس وظیفہ سے خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔ وظیفہ درج ذیل ہے۔ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ o اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ o **ترجمہ:** اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے! دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا رفیق ہے، تو مجھ کو اپنی فرمانبرداری کی حالت میں دنیا سے اٹھا لے اور مجھ کو اپنے نیک بندوں میں داخل کر لے۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

میلہ ماہ اگھن (کچھوچھہ شریف)

یہ میلہ ہندی مہینے کے اعتبار سے ایکادیشی یعنی دیوالی کے بارہ دن پہلے سے شروع ہوتا ہے اور چالیس روز تک مسلسل رہتا ہے۔ اس میلے میں لوگ آتے اور جاتے رہتے ہیں۔ اس میلے میں کافی بھیڑ ہوتی ہے۔ دوسرے مذاہب کے لوگ اپنی عقیدت و محبت کے اعتبار سے حضرت سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی کی بارگاہ میں آتے ہیں اور فائدہ حاصل کرتے ہیں کیونکہ حضرت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان اوحد الدین سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی (قدس سرہ النورانی) کا فیض بلا تفریق مذہب و ملت ہر ایک کے دکھ درد کا مداوا کر کے اپنے حسن و اخلاق سے غیر مسلموں کی راہ حق دکھاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی آپ کی بے تعصبانہ زندگی کی ایک مثال یہ ہے کہ آستانہ مقدسہ پر ہر دھرم کے لوگ یکساں فیض حاصل کرتے ہیں۔ (گلزار اشرف صفحہ ۳۸/ ناشر: سید مخدوم اشرف اکیڈمی کچھوچھہ شریف)

الاشرفی جنتری	نومبر 2021	ربیع الاول 1443	اگہن بنگلہ 1429	اگہن فصلی 1428	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
پیر	1	25	15	12	عرس شیخ کلیم اللہ ولی جہاں آبادی علیہ الرحمہ
منگل	2	26	16	13	وصال حضرت سید امین اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
بدھ	3	27	17	14	عرس حضرت بو علی شاہ قلندر علیہ الرحمہ / عرس برہان ملت علیہ الرحمہ جبلپور
جمعرات	4	28	18	15	دیوالی / حضرت سید حسام الدین تیغ برہنہ سہروردی علیہ الرحمہ گلبرگہ شریف
جمعہ	5	29	19	16	نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی
سنیچر	6	یکم ربیع الآخر	20	17	ربیع الآخر کا چاند دیکھئے / عرس شیخ اعظم سید اظہار اشرف الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
اتوار	7	2	21	18	عرس حضرت تیغ علی شاہ علیہ الرحمہ (سرکاہی شریف مظفرپور)
پیر	8	3	22	19	صندل حضرت شاہ محمد محمود صوفی سرمست علیہ الرحمہ
منگل	9	4	23	20	عرس امین شریعت علامہ رفاقت حسین اشرفی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ)
بدھ	10	5	24	21	عرس حضرت شاہ عبد الرؤف علیہ الرحمہ
جمعرات	11	6	25	22	عرس حضرت ابراہیم ایرجی علیہ الرحمہ / قاضی القضاۃ حضرت امام یوسف بغدادی علیہ الرحمہ
جمعہ	12	7	26	23	عرس حضرت شاہ شہود الحق پیر بیگھہ // حضرت خواجہ غلام فرید چشتی علیہ الرحمہ
سنیچر	13	8	27	24	وصال حضرت سیدنا امام مالک علیہ الرحمہ / حضرت سید غوث عبد النبی سہروردی گجراتی علیہ الرحمہ
اتوار	14	9	28	25	عرس علامہ عبد المعبود نوری علیہ الرحمہ (فتح پور) / صوفی بشیر میاں ابو العلائی علیہ الرحمہ گوالیار
پیر	15	10	29	26	شہادت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ / وصال حضرت احمد بن حنبل / علامہ مشتاق احمد نظامی علیہما الرحمہ
منگل	16	11	30	27	عرس بابا جمال شاہ لاہوری علیہ الرحمہ
بدھ	17	12	یکم اگہن	28	گیارہویں شریف
جمعرات	18	13	2	29	عرس حضرت سید شاہ علی گنج الاسرار حسینی بغدادی سہروردی علیہ الرحمہ گتی آندھرا پردیش
جمعہ	19	14	3	یکم اگہن	گرونانک جینتی / وصال حضرت سید علی گنج الاسرار حسینی سہروردی علیہ الرحمہ
سنیچر	20	15	4	2	عرس سلطان الواعظین سید احمد اشرف الجیلانی علیہ الرحمہ / حضرت عبد القدوس گنگوہی علیہ الرحمہ
اتوار	21	16	5	3	وصال حضرت احسن العلماء علیہ الرحمہ مارہرہ شریف
پیر	22	17	6	4	عرس حضرت حاجی علی بابا سہروردی ممبئی
منگل	23	18	7	5	عرس حضرت محبوب الٰہی سید نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ دہلی
بدھ	24	19	8	6	عرس سید عبد اللہ شاہ محدث دکن علیہ الرحمہ
جمعرات	25	20	9	7	کرسمس ڈے
جمعہ	26	21	10	8	وصال مفتی طریق اللہ اشرفی علیہ الرحمہ
سنیچر	27	22	11	9	وفات سلطان محمد غزنوی / حضرت سید امین بن عابدین شامی علیہ الرحمہ
اتوار	28	23	12	10	ولادت حضور اعلے حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی / صال سید ظل حسن اشرف اشرفی علیہ الرحمہ
پیر	29	24	13	11	وصال سید سعادت حسین اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
منگل	30	25	14	12	عرس حضرت باقی باللہ علیہ الرحمہ دہلی

نوٹ: ناظرین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے علاقے میں ہونے والے اعراس کی تاریخ کو مطبوعہ تاریخ سے ملالیں۔ غلطی ہونے پر مطلع فرمائیں (ابو محامد)

نکاح کا طریقہ مع خطبہ نکاح

نکاح پڑھانے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ قاضی دلہن سے اجازت لے کر مجلس نکاح میں آئے اور کھڑے ہو کر خطبہ نکاح پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِه وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ○ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ○ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○ أَمَّا بَعْدُ ○ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ○ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ○ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ○ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○ وَنَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَ يُطِيْعُ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَ يَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ فَاِنَّمَا نَحْنُ بِهٖ وَ لَهٗ ○ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: "اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ" وَقَالَ مِنْ مَّقَامٍ اٰخَرَ "اَلنِّكَاحُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ" صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ پھر قاضی دولہا کی طرف مخاطب ہو کر یوں کہے "میں نے بحیثیت قاضی فلاں بنت فلاں مثلاً (ہندہ بنت زید) کو اتنے مہر کے بدلے (علاوہ نان، نفقہ وسکنہ کے) آپ کے نکاح میں دیا، آپ نے قبول کیا؟

جب دولہا قبول کرلے تو نکاح پڑھانے والا دولہا اور دلہن کے درمیان الفت و محبت کی دعا کرے۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ لَكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ ○ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تجھ کو برکت دے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں میں بھلائی رکھے۔

نکاح کے بعد بھی اجتماعی دعا روایات حدیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ "طبقات ابن سعد" کی روایت میں مذکور ہے: بکار بن محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے بتایا کہ محمد بن سیرین کی والدہ صفیہ (جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا کی باندی تھیں) کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تین ازواج مطہرات نے خوشبو لگا کر نکاح کے لیے تیار کیا اور ان کے لیے صحابہ نے برکت کی دعا کی، اس دعا میں ۱۸ بدری صحابہ شریک ہوئے، جن میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی تھے، وہ دعا کراتے جاتے تھے اور صحابہ آمین کہتے جاتے تھے۔ (الطبقات الکبری ۷/۱۹۳، بیروت)

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا اٰدَمَ علیہ السلام وَسَيِّدَتِنَا حَوَّا رضی اللہ عنہا ○ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا ابراهيم علیہ السلام وَسَيِّدَتِنَا سَارَةَ وَسَيِّدَتِنَا هَاجَرَةَ رضی اللہ عنہما ○ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا مُوْسٰى علیہ السلام وَسَيِّدَتِنَا صَفُوْرَةَ رضی اللہ عنہا ○ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَسَيِّدَتِنَا خَدِيْجَةِ الْكُبْرٰى وَعَائِشَةِ الصِّدِّيْقَةِ رضی اللہ عنہما ○ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى وَسَيِّدَتِنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رضی اللہ عنہا ○ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَّادٌ كَرِيْمٌ قَدِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّؤُوْفٌ رَّبٌّ رَّحِيْمٌ وَرَبٌّ حَلِيْمٌ ○ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

غوث العالم محبوب یزدانی سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ کسی کو حقارت سے نہ دیکھو اس لئے کہ بہت سے خدا کے دوست اس میں چھپے رہتے ہیں ☆ جو شخص بے محل علمی گفتگو کرتا ہے تو اسکے کلام کے نور کا دو حصہ ضائع ہو جاتا ہے ☆ جب کسی شہر میں پہونچو تو وہاں کے بزرگوں کی زیارت کرو پھر وہاں کے بزرگوں کی زیارت کے لئے جاؤ ☆ شیخ کو چاہئے کہ مرید کا بیکار اور غلط کاموں کا مواخذہ کرے۔ خواہ وہ کم ہو یا زیادہ، صغیر ہو یا کبیر، اس سلسلہ میں مواخذہ کو نظر انداز نہ کرے۔

میت کو غسل دینے کا طریقہ

مسلمان میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے۔ فرض کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر بعض لوگوں نے غسل دے دیا تو سب کی ذمہ داری ختم ہو گئی اور اگر کسی نے غسل نہیں دیا تو سارے بستی کے لوگ گناہ گار ہوئے۔(عالمگیری ۱۸۵/۱)

حدیث مبارکہ میں ہے: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحب زادی (سیدہ زینب رضی اللہ عنہا) کو غسل دے رہے تھے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے پانی اور بیري کے پتوں کے ساتھ طاق غسل دو یعنی تین یا پانچ بار، اور آخر میں کافور ملا لیں۔ غسل کا سلسلہ اپنی جانب سے اور وضو کے اعضا سے شروع کریں۔" (سنن ابوداؤد شریف مترجم ۵۳۰/۲)

میت کو غسل دینے کا طریقہ یہ ہے کہ جس تخت پر میت کو نہلانے کا ارادہ ہو اس کو تین، پانچ یا سات مرتبہ دھونی دیں۔ پھر اس پر میت کو لٹا کر تمام کپڑے اتار دیئے جائیں سوائے لباس ستر کے، پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پہ کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے پھر نماز جیسا وضو کرائے لیکن میت کے وضو میں پہلے گٹوں تک ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا نہیں ہے کیونکہ ہاتھ دھونے سے وضو کی ابتدا زندوں کے لیے ہے۔ چونکہ میت کو دوسرا شخص غسل کراتا ہے، اس لیے کوئی کپڑا بھگو کر دانتوں اور مسوڑھوں اور ناک کو صاف کیا جائے پھر سر اور داڑھی کے بال ہو تو پاک صابن سے دھوئیں ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے۔ پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر دائیں طرف سر سے پاؤں تک بیری کے پتوں کا جوش دیا ہوا پانی بہائیں کہ تخت تک پانی پہنچ جائے۔ پھر دائیں کروٹ لٹا کر بائیں طرف اسی طرح پانی بہائیں۔ اگر بیری کے پتوں کا اُبلا ہوا پانی نہ ہو تو سادہ نیم گرم پانی کافی ہے۔ پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی سے پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ خارج ہو تو دھو ڈالیں۔ پھر پورے جسم پر پانی بہائے۔ اس طرح کرنے سے فرض کفایہ ادا ہو گیا۔ اس کے بعد اگر دو غسل اور دیئے تو سنت ادا ہو جائے گی ان کا طریقہ یہ ہے کہ میت کو دوسری بار بائیں کروٹ لٹایا جائے اور پھر دائیں پہلو پر تین بار اسی طرح پانی ڈالا جائے جیسا کہ پہلے بتایا گیا۔ پھر نہلانے والے کو چاہیے کہ میت کو بٹھائے اور اس کو اپنے سہارے پر رکھ کر آہستہ آہستہ اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرے۔ اگر کچھ خارج ہو تو اس کو دھو ڈالے یہ دوسرا غسل ہو گیا۔ اسی طرح میت کو تیسری بار غسل دیا جائے تو سنت ادا ہو جائے گی۔ ابتدائی دو غسل نیم گرم پانی بیری کے پتے / صابن کے ساتھ دیئے جائیں۔ تیسرے غسل میں پانی میں کافور استعمال کی جائے۔ اس کے بعد میت کے جسم کو پونچھ کر خشک کر لیا جائے اور اس پر خوشبو مل دی جائے۔ (الصحیح البخاری: ۱۱۹۶/ ۴۲۳/ عالمگیری ۱۸۵/۱، درمختار ۸۰۰/۱، شرح وقایہ صفحہ ۲۰۵/ بہار شریعت ۱۱۸/۴/۱)

کفن پہنانے کی فضیلت

میت کو کفن پہنانا کار ثواب ہے اور کئی احادیث مبارکہ میں کفن پہنانے والے کے لیے جنتی حلوں اور نفیس ریشمی لباسوں کی بشارت دی گئی ہے چنانچہ حضرت سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی میت کو کفنایا (یعنی کفن پہنایا) تو اللہ تعالیٰ اسے سندس کا لباس (جنت کا انتہائی نفیس ریشمی لباس) پہنائے گا۔ (معجم کبیر للطبرانی، ۲۸۱/۸، حدیث ۸۰۷۸)

کفن کے درجے : کفن کے تین درجے ہیں {1} ضرورت {۲} کفایت {۳} سنت

کفن ضرورت : کفن ضرورت مرد و عورت دونوں کے لیے یہ کہ جو میسر آئے اور کم از کم اتنا ہو کہ سارا بدن چھپا دے۔ (درالمختار ۳/ ۱۱۵)

کفن کفایت : کفن کفایت مرد کے لیے دو کپڑے ہیں : {۱} لفافہ {۲} اِزار

اور عورت کے لیے تین کپڑے ہیں :{ ۱} لفافہ { ۲} اِزار { ۳}اَوڑھنی یا { ۱} لفافہ { ۲} قمیص { ۳}اَوڑھنی

کفن سنت: مرد کے لیے کفن سنت تین کپڑے ہیں :{ ۱} لفافہ { ۲} اِزار { ۳} قمیص

عورت کے لیے کفن سنت پانچ کپڑے ہیں : { ۱} لفافہ { ۲} اِزار { ۳} قمیص

{ ۴} سینہ بند { ۵} اَوڑھنی (بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/۸۱۷)

مسئلہ: خُنثیٰ مشکل (جس میں مرد وعورت دونوں کی علامات ہوں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت) کو عورت کی طرح پانچ کپڑے دیئے جائیں مگر کسم یا زعفران کا رنگا ہوا اور ریشمی کفن اُسے ناجائز ہے۔ (عالمگیری، کتاب الصلاۃ/، الفصل الثالث فی التکفین، ۱ / ۱۶۱)

بچوں کو کونسا کفن دیا جائے

جو نابالغ حد شہوت کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیئے جاتے ہیں اُسے بھی دیئے جائیں اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا (اِزار) اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے (لفافہ اور اِزار) دے سکتے ہیں اور لڑکے کو بھی دو کپڑے (لفافہ اور اِزار) دیئے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو۔(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، الفصل فی الکفن، ۳ / ۱۱۷)

مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ

کفن کو تین یا پانچ یا سات بار دُھونی دے دیں۔ پھر اِس طرح بچھائیں کہ پہلے لفافہ یعنی بڑی چادر اُس پر تہبند اور اُس کے اُوپر کفنی رکھیں۔ اَب میت کو اِس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں ، اب داڑھی پر (نہ ہو تو ٹھوڑی پر) اور تمام جسم پر خوشبو ملیں، وہ اَعضاء جن پر سجدہ کیا جاتا ہے یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں ، گھٹنوں اور قدموں پر کافور لگائیں ۔ پھر تہبند اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹیں ۔ اب آخر میں لفافہ بھی اِسی طرح پہلے اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹیں تا کہ سیدھا اُوپر رہے۔ سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں ۔

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ

کفن کو تین یا پانچ یا سات بار دُھونی دے دیں ۔ پھر اِس طرح بچھائیں کہ پہلے لفافہ یعنی بڑی چادر اُس پر تہبند اور اُس کے اُوپر کفنی رکھیں ۔ اَب میت کو اِس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں اب اُس کے بالوں کے دوحصے کر کے کفنی کے اُوپر سینے پر ڈال دیں اور اوڑھنی کو آدھی پیٹھ کے نیچے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر نقاب کی طرح ڈال دیں کہ سینے پر رہے۔ اِس کا طول آدھی پشت سے نیچے تک اور عرض ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہو۔ بعض لوگ اوڑھنی اس طرح اُڑھاتے ہیں جس طرح عورتیں زندگی میں سر پر اوڑھتی ہیں۔ یہ خلافِ سنت ہے۔ اب تمام جسم پر خوشبو ملیں، وہ اَعضاء جن پر سجدہ کیا جاتا ہے یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور قدموں پر کافور لگائیں ۔ پھر تہبند اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹیں۔ اب آخر میں لفافہ بھی اِسی طرح پہلے اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹیں تا کہ سیدھا اُوپر رہے۔ سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں۔ پھر آخر میں سینہ بند پستان کے اوپر والے حصے سے ران تک لا کر کسی ڈوری سے باندھیں۔

نوٹ: آجکل عورتوں کے کفن میں بھی لفافہ ہی آخر میں رکھا جاتا ہے تو اگر کفنی کے بعد سینہ بند رکھا جائے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں مگر افضل ہے کہ سینہ بند سب سے آخر میں ہو۔

مرنے والے زیارت کرنے والے کی آمد سے اور اس کی توجہ سے باخبر ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ عالم ارواح بہت ہی لطیف ہے۔(مخدوم کچھوچھہ)

عہدنامہ اور اس کے فوائد

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْٓ أَعْهَدُ إِلَیْكَ فِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَ اَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَلَا تَكِلْنِیْ إِلٰى نَفْسِیْ فَإِنَّكَ إِنْ تَكِلْنِیْٓ إِلٰى نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ إِلَى الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَإِنِّیْ لَآ أَثِقُ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّیْهِ إِلٰى یَوْمِ الْقِیَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ○ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ○ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ان مسائل کے بارے میں کہ (۱) قبر میں عہد نامہ یا شجرہ وغیرہ رکھنا کیسا ہے؟ (۲) اگر جائز ہے تو انہیں قبر میں کس جگہ رکھا جائے؟ سائل: حاجی محمد اقبال (مسلم آباد، کراچی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(۱) عہد نامہ اگر میت کی پیشانی یا اس کے عمامہ یا اس کے کفن پر لکھ دیا جائے تو امید ہے کہ اللہ تعالی میت کی مغفرت فرمادے اور اسے عذاب قبر سے محفوظ فرمائے، اسی طرح دیگر متبرک اشیاء کو برکت کی نیت سے قبر یا کفن میں رکھنا جائز ہے بلکہ احادیث، صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے عمل، کتب فقہ اور اقوال بزرگان دین سے بھی ثابت ہے اوران متبرک اشیاء کے قبر میں موجود ہونے کے سبب اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے امید ہے کہ میت کو نفع پہنچے گا۔ مصنف عبدالرزاق میں ہے: معمر بن عبداللہ بن محمد عقیل نے ہمیں خبر دی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انتقال کے قریب امیر المومنین علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے اپنے غسل کے لیے پانی رکھوادیا پھر نہائیں اور کفن منگا کر پہنا اور حنوط کی خوشبو لگائی پھر مولیٰ علی کو وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد کوئی مجھے نہ کھولے اور اسی کفن میں دفن فرمادی جائیں میں نے پوچھا کسی اور نے بھی ایسا کیا؟

کہا: ہاں کثیر بن عباس نے اور انہوں نے اپنے کفن کے کناروں پر لکھا تھا کہ کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (مصنف عبدالرزاق، ۳/۴۱۱) ردالمحتار میں علامہ شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: بزازیہ میں کتاب الجنایات سے تھوڑا پہلے ہے کہ امام صفار علیہ الرحمہ نے فرمایا اگر میت کی پیشانی یا اس کے عمامہ یا اس کے کفن پر عہد نامہ لکھ دیا جائے تو امید ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ میت کی مغفرت فرمادے اور اسے عذاب قبر سے محفوظ فرمائے۔ (در مختار مع رد المحتار، ۳/۱۸۵)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: امام ترمذی حکیم الٰہی سیّدی محمد بن علی معاصر امام بخاری رحمہما اللہ نے نوادرالاصول میں روایت کی کہ خود حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو یہ دعا کسی پرچہ پر لکھ کر میت کے سینہ پر کفن کے نیچے رکھ دے اسے عذابِ قبر نہ ہو نہ منکر نکیر نظر آئیں، اور وہ دعا یہ ہے: لآ الہ الا اللہ واللہ اکبر لآالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لاالہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد لاالہ الا اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ مزید فرماتے ہیں: "ترمذی میں سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ہر نماز میں سلام کے بعد یہ دُعا پڑھے: اللھم فاطر السموت والارض عالم الغیب و الشھادۃ الرحمٰن الرحیم انی اعھد الیک فی ھذہ الحیاۃ الدنیا بانک انت اللہ الذی لا الہ الا انت وحدک لاشریک لک وان محمّداً عبدک ورسولک فلاتکلنی الی نفسی فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من الشر وتباعدنی من الخیر وانی لا اثق الا برحمتک فاجعل رحمتک لی عھداً عندک تؤدیہ الی یوم القیمۃ انک لاتخلف المیعاد فرشتہ اسے لکھ کر مُہر لگا کر قیامت کے لئے اُٹھا رکھے، جب اللہ تعالیٰ اُس بندے کو قبر سے اُٹھائے، فرشتہ وہ نوشتہ ساتھ لائے اور ندا کی جائے عہد والے کہاں ہیں، انہیں وہ عہد نامہ دیا جائے"۔ امام نے اسے روایت کرکے

فرمایا: امام طاؤس کی وصیّت سے عہد نامہ اُن کے کفن میں لکھا گیا۔ امام فقیہ ابن عجیل نے اسی دعائے عہد نامہ کی نسبت فرمایا: جب یہ دعا لکھ کر میت کے ساتھ قبر میں رکھ دیں تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُسے سوالِ نکیرین وعذابِ قبر سے امان دے۔(فتاوی رضویہ،۹/۱۰۸)

تبرکات کے بارے میں بخاری شریف کی حدیث پاک میں ہے: "ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ جب ہم حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صاحب زادی کو غسل دے رہی تھیں تو ہمارے پاس رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے اور فرمایا کہ انہیں تین بار یا پانچ بار اور اگر مناسب جانو تو اس سے زائد بار بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور آخر میں کافور ڈال دو یا فرمایا کچھ کافور ڈال دو جب ہم فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ کو اطلاع دی تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہمیں اپنا تہبند شریف عطا کیا اور فرمایا کہ اسے ان کے کفن میں رکھ دو۔"(۱/۱۶۸)

اسی حدیث مبارکہ کے تحت مراٰۃ المناجیح میں ہے: اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ بزرگوں کے بال، ناخن، ان کے استعمالی کپڑے تبرک ہیں جن سے دنیا، قبر و آخرت کی مشکلات حل ہوتی ہیں قرآن شریف میں ہے کہ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کی قمیض کی برکت سے حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں روشن ہو گئیں احادیث میں ثابت ہے کہ حضرت امیر معاویہ، عمرو بن عاص و دیگر صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ناخن، بال و تہبند شریف اپنے ساتھ قبر میں لے جانے کے لیے محفوظ رکھے دوسرے یہ کہ بزرگوں کے تبرکات اور قرآنی آیت یا دعا کسی کپڑے یا کاغذ پر لکھ کر میت کے ساتھ قبر میں دفن کرنا جائز بلکہ سنت ہے۔(۲/۴۴۶) امام ابو عمر یوسف بن عبد البر کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں فرماتے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت وصیت میں فرمایا: میں صحبتِ حضور سید عالم صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم سے شرف یاب ہوا ایک دن حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئے اور میں پانی کا برتن ساتھ لئے پیچھے چل پڑا، حضور پُرنور صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے اپنے جوڑے سے کُرتا کہ بدنِ اقدس سے متصل تھا مجھے انعام فرمایا، وہ کُرتا میں نے آج کے لئے چھپا رکھا تھا۔ اور ایک روز حضورِ انور صلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ناخن و موئے مبارک تراشے وہ میں نے لے کر اس دن کے لئے اٹھا رکھے، جب میں مر جاؤں تو قمیص سراپا تقدیس کو میرے کفن کے نیچے بدن کے متصل رکھنا، و موئے مبارک و ناخن ہائے مقدسہ کو میرے منہ اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر رکھ دینا"۔(کتاب الاستعیاب فی معرفۃ الاصحاب،۳/۳۹۹)روایت ہے کہ:" ثابت بنانی فرماتے ہیں مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ موئے مبارک سیّدِ عالم صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کا ہے، اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا، ثابت بنانی فرماتے ہیں کہ میں نے اس موئے مبارک کو ان کی زبان کے نیچے رکھ دیا، وہ یوں ہی دفن کئے گئے کہ مُوئے مبارک اُن کی زبان کے نیچے تھا، اسے اصابہ میں ذکر کیا گیا۔"(اصابہ فی تمیز الصحابہ،۱/۷۲)

(۲)اور عہد نامہ وغیرہ قبر میں رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب دیوار میں جگہ بنا کر اس میں رکھیں البتہ سینہ کے اوپر کفن کے نیچے رکھنا بھی جائز ہے۔ اور دیگر تبرکات کا بھی یہی طریقہ ہونا چاہیئے نیز جب کفن پر کچھ لکھنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ روشنائی سے نہ لکھا جائے بلکہ شہادت کی انگلی سے لکھا جائے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں:"شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میّت کے مونھ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں، بلکہ درمختار میں کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفرت کی امید ہے اور میّت کے سینہ اور پیشانی پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لکھنا جائز ہے۔ ایک شخص نے اس کی وصیّت کی تھی، انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لکھ دی گئی پھر کسی نے انھیں خواب میں دیکھا، حال پوچھا؟ کہا: جب میں قبر میں رکھا گیا، عذاب کے فرشتے آئے، فرشتوں نے جب پیشانی پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ دیکھی کہا تو عذاب سے بچ گیا۔(درمختار، غنیہ، عن التاتار خانیہ) یوں بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لکھیں اور سینہ پر کلمہ طیبہ مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر کلمہ کی انگلی سے لکھیں روشنائی سے نہ لکھیں۔(بہار شریعت،۱/۸۴۸) وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماہ جمادی الاولیٰ کی فضیلت اور اذکار و نوافل

"جمادی الاولیٰ" لغوی معنی "جم" جانے اور رک جانے کے ہیں اور جمُادیٰ "جمد" سے مشتق ہے جامد، جمود، جماد وغیرہ بھی اسی سے مشتق ہے۔ جمادع الاولیٰ کو جمادی الاول پڑھنا غلط ہے اس کے "جمادی" مؤنث موصوف ہے تو توصفت بھی مؤنث ہی ہوگی۔ اس لئے کہ موصوف اور صفت میں یکسانیت لازم ہے اس لئے جمادی الاول کو جمادی الاولیٰ پڑھا جانا صحیح ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ بتاتے ہوئے بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ اس ماہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آنے کا سلسلہ رک گیا تھا اس لئے اس ماہ جمادی الاولیٰ کہتے ہیں۔ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ اس ماہ میں شاید بہت زیادہ سردی پڑی ہوگی اس لئے عرب والے اس کو جمادی الاولیٰ کہنے لگے۔

نوافل وظائف: چاند رات کو دو رکعات نفل پڑھے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ جمعہ ایک بار اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ مزمل ایک بار اس ماہ کی پہلی تاریخ کو چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اذا جاء سات بار پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔ یَاعَظِیْمُ تَعَظَّمْتَ بِالْعَظْمَةِ وَالْعَظْمَةُ فِیْ عَظْمَةِ عَظْمَتِکَ یَاعَظِیْمُ

اس ماہ میں سورۃ یونس، سورۃ واقعہ، سورۃ آل عمران، سورۃ ماعون، سورۃ کافرون اور سورۃ النصر پڑھنے کا اجر عظیم ہے۔ اس ماہ میں قرآنی آیات کی تلاوت کا بہت ثواب ہے۔ اس ماہ میں بھی درود پاک کا ورد رکھا جائے، نوافل کی ادائیگی ثواب کا موجب ہے۔ استغفار با کثرت کیا جائے۔ اس ماہ میں وہ تمام دعائیں قبولیت حاصل کریں گی جو اللہ کے بندے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت و وسیلے سے مانگتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے محبوب و مقرب اولیاء کرام، صوفیاء کرام اور بزرگوں کی معرفت اور وسیلے سے مانگتے ہیں۔

جواہر غیبی میں لکھا ہے کہ جو شخص اس مہینہ کی پہلی رات میں چار رکعت ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ نوے ہزار برس کی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں درج کر دیتا ہے اور نوے ہزار برس کی برائیاں اس کے نامۂ اعمال میں سے دور کرتا ہے۔

جمادی الاول کی پہلی تاریخ کی شب میں نماز مغرب کے بعد آٹھ رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ یہ نماز بہت افضل ہے اور اس کے پڑھنے سے ان شاءاللہ بے شمار عبادت کا ثواب پاک پروردگار کی طرف سے عطا کیا جائے گا۔

پہلی تاریخ کو بعد نماز عشاء بیس رکعت نماز دس سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص ایک ایک بار پڑھے۔ بعد سلام کے ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اللہ پاک اسے بے شمار نمازوں کا ثواب عطا کرے گا۔

تین دن کے نفلی روزے: اس مہینے کی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخوں میں حضور اکرم ﷺ نفلی روزے رکھا کرتے تھے۔

وظائف: دوسروں کی بھلائی اور بہتری چاہنے کیلئے یہ وظیفہ بہت عمدہ ہے۔ لہٰذا اس وظیفہ کو پورا جمادی الاول بعد نماز مغرب ایک سو مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ بعد ازاں نماز مغرب کے بعد سات مرتبہ اسے پڑھنے کا ہمیشہ معمول بنالے تو اسے دین و دنیا میں بھلائی حاصل ہوگی۔ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ (۷) رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآىٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (۸) وَ قِهِمُ السَّیِّاٰتِ وَ مَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَىٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (۹) **ترجمہ**: اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت اور تیرا علم سب چیزوں پر حاوی ہے۔ تو جو لوگ توبہ کرتے اور تیری راہ پر چلتے ہیں ان کو بخش دے اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا اور اے ہمارے پروردگار! ان کو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کے باپ دادا اور ان کی بیبیوں اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں ان کو بھی۔ بے شک تو ہی زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ اور ان کو (قیامت کے دن) خرابیوں سے محفوظ رکھ اور جس کو تو اس دن خرابیوں سے محفوظ رکھے گا تو اس پر تو نے بڑا رحم کیا اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ (سورہ مومن ۷ تا ۹)

الاشرفی جنتری	دسمبر 2021	ربیع الآخر 1443	اگہن بنگلہ 1428	اگہن فصلی 1427	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
بدھ	1	26	15	13	عرس حضرت خواجہ علی امیر الدین تاج باغ ناگپور / سید محی الدین حسینی سہر وری علیہما الرحمہ
جمعرات	2	27	16	14	عرس حضرت سرکار مصلی قادری بھٹیا چھپرا
جمعہ	3	28	17	15	عرس حضرت سید کرم شاہ علیہ الرحمہ دھنباد بہار
سنیچر	4	29	18	16	نذر بارگاہ سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی / سید حمید الدین ناگوری علیہ الرحمہ
اتوار	5	30	19	17	عرس حضرت فرید الدین عطار حنفی نیشاپوری علیہ الرحمہ
پیر	6	یکم جمادی الاولی	20	18	جمادی الاول کا چاند دیکھئے / عرس نظامی اگیا شریف
منگل	7	2	21	19	وصال سید حکیم شاہ احمد اشرف علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف / عرس سرکار آسی غازی پوری علیہ الرحمہ
بدھ	8	3	22	20	
جمعرات	9	4	23	21	وصال حضرت سید شاہ معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
جمعہ	10	5	24	22	صندل حضرت سید احمد قتال حسینی سہر وری علیہ الرحمہ
سنیچر	11	6	25	23	عرس حضرت مولانا محمد علی بنارسی علیہ الرحمہ / حضرت علی ہمدانی کبروی سہر وردی علیہ الرحمہ
اتوار	12	7	26	24	عرس مجاہد ملت علیہ الرحمہ دھام نگر اڑیسہ (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ)
پیر	13	8	27	25	عرس حضرت خواجہ رکن الدین عشق علیہ الرحمہ پٹنہ
منگل	14	9	28	26	وصال مفتی حبیب اللہ اشرفی علیہ الرحمہ / وصال محدث سورتی علیہ الرحمہ
بدھ	15	10	29	27	عرس حضرت رکن الدین ابو الفتح سہر وری علیہ الرحمہ ملتان شریف
جمعرات	16	11	30	28	عرس سید عبد الطیف ستھن شریف مظفر نگر / سید کبیر الحق سہر وری بخاری علیہما الرحمہ اوچ
جمعہ	17	12	یکم پوس	29	وصال جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا زبیر بن عبد اللہ رضی اللہ عیہ
سنیچر	18	13	2	30	وصال سید شاہ عارف اشرف اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ (برادر اکبر مجاہد اسلام)
اتوار	19	14	3	یکم پوس	عرس حضرت ملیح الدین علیہ الرحمہ سیوان / خواجہ غلام حسن پیر سواگ علیہ الرحمہ
پیر	20	15	4	2	ولادت حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
منگل	21	16	5	3	عرس سید قادر ہاشاہ قادری سہر وری علیہ الرحمہ مکندہ
بدھ	22	17	6	4	عرس سرکار تاج الفحول علیہ الرحمہ بدایوں شریف
جمعرات	23	18	7	5	عرس سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار قدس سرہ مکن پور / حضرت حجۃ الاسلام حامد رضا علیہ الرحمہ بریلی
جمعہ	24	19	8	6	عرس حضرت شاہ عبد الرحمن علیہ الرحمہ پوکھریرا
سنیچر	25	20	9	7	وصال امام جلال الدین السیوطی الشافعی / سید جلال الدین سرخ پوش بخاری سہر وری علیہما الرحمہ
اتوار	26	21	10	8	عرس پیر عبد الجلیل چشتی علیہ الرحمہ لکھنؤ / حضرت سید احمد حلیم اللہ سہر وری علیہ الرحمہ مانک پور
پیر	27	22	11	9	وصال حضرت سیدتنا اسماء بنت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
منگل	28	23	12	10	عرس سلطان سید احمد کبیر رفاعی قدس سرہ النورانی / حضور سرکار غازی علیہ الرحمہ
بدھ	29	24	13	11	
جمعرات	30	25	14	12	
جمعہ	31	26	15	13	عرس بابا مزار علیہ الرحمہ خضر پور کولکاتا

نماز جنازہ کا طریقہ اور اہم مسائل

وہ نماز جو مردے (مرجانے والا) کی دعائے مغفرت کے لیے پڑھی جاتی ہے اس میں نہ رکوع ہے نہ سجدہ صرف قیام و دعا ہے۔ اسلامی طریقہ یہ ہے کہ میت کو قبلہ رو لٹا دیا جائے۔ آنکھیں بند کر دی جائیں۔ نیم گرم پانی سے غسل دیے کر اور کفن پہنایا جاتا ہے۔ ”شہیدوں کو غسل نہیں دیا جاتا اور نہ کفن پہنایا جاتا ہے۔ انھیں خون آلودہ کپڑوں میں دفن کر دیا جاتا ہے“ لاش کو چارپائی پر لٹا دیا جاتا ہے اور میت کو کاندھوں پر رکھ کر آہستہ آہستہ جنازے کو لے جاتے ہیں۔ کسی پاکیزہ مقام پر نماز جنازہ پڑھائی جاتی ہے۔ نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے کہ ایک نے بھی پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے، ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ پڑھی گنہگار رہا۔ (در مختار جلد ۳ صفحہ ۱۲۰ / الفتاوی الہندیہ جلد ۱ صفحہ ۱۶۲)

مسئلہ: نماز جنازہ میں دو رکن ہیں: (۱) چار بار اللہ اکبر کہنا (۲) قیام **مسئلہ**: نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں: (۱) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد و ثنا۔ (۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر درود۔ (۳) میّت کے لیے دُعا۔

نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ کان تک ہاتھ اُٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے حسب دستور باندھ لے اور ثنا پڑھے، یعنی سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ پڑھے بہتر وہ درود ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور کوئی دوسرا پڑھا جب بھی حرج نہیں، پھر اللہ اکبر کہہ کر اپنے اور میّت اور تمام مومنین و مومنات کے لیے دُعا کرے اور بہتر یہ کہ وہ دعا پڑھے جو احادیث میں وارد ہیں اور ماثور دعائیں اگر اچھی طرح نہ پڑھ سکے تو جو دعا چاہے پڑھے، مگر وہ دعا ایسی ہو کہ اُمورِ آخرت سے متعلق ہو۔ (الجوہرۃ النیرۃ صفحہ ۱۳۷ / الدر المختار جلد ۳، صفحہ ۱۲۴، ۱۲۸)

دعائے ماثورہ: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ (ھا) وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ (ھا) **ترجمہ**: اے اللہ سبحانہ وتعالیٰ! تو بخش دے ہمارے زندہ اور مردہ اور ہمارے حاضر و غائب کو اور ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے کو اور ہمارے مرد اور عورت کو، اے اللہ تعالیٰ! ہم میں سے تو جسے زندہ رکھے، اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے تو جس کو وفات دے اسے ایمان پر وفات دے۔ اے اللہ سبحانہ وتعالیٰ! تو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔ (المستدرک / الحدیث: ۱۳۶۶، جلد ۱، صفحہ ۶۸۴ / السنن الکبری / الحدیث: ۱۰۹۱۹، جلد ۶، صفحہ ۲۶۶) نوٹ: ان دعاؤں میں عورتوں کے لئے جہاں صیغے کا اختلاف ہے اسے ہلال کے درمیان لکھ دیا گیا ہے۔

اگر نابالغ لڑکے کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ”اے اللہ! اس بچہ کو ہمارے لیے منزل پر آگے پہنچانے والا بنا، اسے ہمارے لیے باعثِ اجر اور آخرت کا ذخیرہ بنا، اور اسے ہمارے حق میں شفاعت کرنے والا اور مقبولِ شفاعت بنا۔“ اگر نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطاً وَّ اجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً. ”اے اللہ! اس بچی کو ہمارے لیے منزل پر آگے پہنچانے والا بنا، اسے ہمارے لیے باعثِ اجر اور آخرت کا ذخیرہ بنا، اور اسے ہمارے حق میں شفاعت کرنے والا اور مقبولِ شفاعت بنا۔“ اگر کسی کو ان دعاؤں میں سے کوئی دعا یاد نہ ہو تو یہ دعا پڑھ لینی چاہیے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَیْنَا وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ **نوٹ**: جنازہ کو کاندھا دینا عبادت اور بہت اجر و ثواب کا باعث ہے۔ یہ جو مشہور ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے جنازے کو نہ کندھا دے سکتا ہے، نہ قبر میں اتار سکتا ہے، نہ منہ دیکھ سکتا ہے۔ محض غلط ہے صرف نہلانے اور بلا حائل بدن کو ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔

قبرپراذان دینے کی تحقیق

مسلمان میت کو قبر میں دفن کرنے کے بعد اذان دینا جائز ہے بلکہ باعثِ نجات بھی ہے لیکن آج کے بد عقیدے حضرات (وہابی/دیوبندی/سلفی وغیرہ) اس کو بدعت وشرک نہ معلوم کیا کیا کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ حرام کے بھی قائل ہیں۔ یہ سراسر غلط ہے۔ امام اہلسنت حضور اعلی حضرت امام احمد رضاخاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اس کا جواب فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: قبر پر اذان دینے کو جس نے حرام کہا محض غلط کہا، اگر سچا ہے تو بتائے کہ کس آیت یا حدیث میں اس کو حرام فرمایا گیا ہے، اگر نہ بتائے تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کرنے کا اقرار کرے۔ حرام وہ ہے جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام فرمایا ہے اور واجب وہ ہے جسے خدائے وحدہ لاشریک اور حبیب خدا ﷺ نے واجب کہا، لیکن وہ چیزیں جن کا نہ خدا اور سول نے حکم دیا اور نہ منع کیا وہ سب جائز ہیں۔ انہیں حرام کہنے والا خدا اوراس کے رسول پر افتراء کرتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ۹۶/۴) شامی میں ہے: دفن کرنے بعد تلقین سے منع نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس میں کوئی نقصان تو ہے نہیں بلکہ اس میں نفع ہے۔ کیونکہ میت ذکر الٰہی سے انس حاصل کرتا ہے۔

علامہ شامی فرماتے ہیں کہ علامہ خیر الدین رملی "البحر الرائق" کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ بعض کتاب شافعیہ میں مرقوم ہے کہ نومولود، غمردہ، مرگی میں مبتلا، غصہ سے موہوش، اور بد خلق کے کان میں اذان دینا، جہاد میں گھمسان کی جنگ کے وقت اور آگ لگنے کے وقت اذان دینا سنت ہے اسی طرح میت کو قبر میں اتارتے وقت بھی اذان دینے کو مسنون لکھا ہے۔ تاکہ میت کی انتہا ابتداء کے اور موت وپیدائش کے موافق ہو جائے یعنی جس طرح دنیا میں آتے وقت اذان سنی تھی اسی طرح دنیا سے جاتے وقت بھی اذان سن کر جائے۔ (شرح صحیح مسلم ۱۰۷۱/۱)

منکر نکیر کے سوالات کے وقت شیطان میت کو بہکاتا ہے اور اس کے جواب میں مداخلت کرتا ہے اور یہ بات سب کو معلوم ہے اگر قبر کے امتحان میں مردہ ناکام ہو گیا اور شیطان اپنے مقصد میں کامیاب، تو آئندہ کی زندگی بھی برباد ہو جائے گی اسی لئے قبر امتحان کی پہلی منزل ہے۔ اگر مردہ اس میں کامیاب رہا تو بقیہ میں بھی کامیاب ہو گا۔ اگر وہ فیل ہو گیا تو مابقیہ میں بھی فیل ہو سکتا ہے۔ اسی لئے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو بھگانے کے لیے ایک عظیم کیمیا بتایا کہ بعد دفن اذان پڑھو شیطان بھاگ جائے گا۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مؤذن اذان کہتا ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوزمارتا (ریح خارج کرتا ہوا) بھاگتا ہے۔

جس طرح موت کے وقت شیطان میت کو ورغلاتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کا ایمان چھین لے اسی طرح بعد دفن قبر میں بھی پہونچتا ہے اور کہتا ہے کہ تم مجھے خدامان لے، تجھے ہر پریشانی سے بچالوں گا اور اپنی جنت میں پہنچا دوں گا۔ جیسا کہ نوادرلاصول کے حوالے سے تجہیز وتکفین کا شرعی مقام کے صفحہ ۱۷۱ پر ہے جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے تو شیطان اپنی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں تیرا رب ہوں اس لیے حکم آیا ہے کہ میت کے لیے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوالات کے وقت اس کے لئے ثابت قدم رہنے کی دعا فرمائی ہے۔ مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ دفن میت کے بعد اس کلمہ طیبہ کی تلقین مستحب ہے کیونکہ یہ وقت امتحان قبر کا ہے تاکہ مردہ نکیرین کے سوالات میں کامیاب ہو۔ اور اذان میں بھی کلمہ ہے۔ لہٰذا یہ تلقین میت ہے۔ بلکہ اذان میں پوری تلقین ہے۔ نکرین کے سارے سوالات کے جوابات موجود ہیں اس سے میت کے دل کو تسکین بھی ہے اور شیاطین کا دفع بھی اور اگر قبر میں آگ ہے تو اس کی برکت سے بجھے گی، اسی لئے پیدائش کے وقت بچے کے کان میں، دل کی گھبراہٹ، آگ لگنے، جنات کے غلبہ، غمزدہ اور بیماری وغیرہ پر آذان دینا سنت ومستحب ہے۔ علامہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ عمل مشائخ سنت کہ اذان بر قبر بعد دفن می گویند۔ (ملفوظات عزیزی حوالہ ملک العلماء صفحہ ۳۶۷) اس سے معلوم ہوا کہ بعد دفن قبر پر اذان دینے کا سلسلہ بزرگوں سے چلا آرہا ہے۔ اور وہ سب حدیثیں اس عمل خیر کی اصل ہیں۔

سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ اشرفیہ کے مجرب وظائف

بعد نماز فجر	:	یَاعَزِیْزُ یَااَللّٰہُ اکیسو مرتبہ	بعد نماز ظہر	:	یَا کَرِیْمُ یَااَللّٰہُ اکیسو مرتبہ
بعد نماز عصر	:	یَاجَبَّارُ یَااَللّٰہُ اکیسو مرتبہ	بعد نماز مغرب	:	یَاسَتَّارُ یَااَللّٰہُ اکیسو مرتبہ
بعد نماز عشاء	:	یَاغَفَّارُ یَااَللّٰہُ اکیسو مرتبہ	ہر نماز کے بعد	:	آیۃ الکرسی ایک مرتبہ

سورۃ اخلاص دس بار کلمۂ توحید لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ٥ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ ٥ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر ٥ دس بار، سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار، کلمۂ تمجید سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ٥ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِااللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ٥ ایک باراور ہمیشہ کثرت درود شریف اختیار کرے، طالب صادق کے لئے ضروری ہے کہ عقائد حقہ اہلسنت و جماعت پر موافق سلف صالحین و بزرگان دین کے مظبوطی سے جمارہے اور نماز پنجگانہ ہرگز ہرگز نہ چھوڑے۔ نمازِ فجـــر ہمیشہ اور نماز ظہـــر گرمیوں میں آخر وقت ہی میں ادا کرے باقی نمازیں سب اول وقت ہی میں ادا کرلیا کرے اور زندگی میں جو فرض اور واجب نمازیں خدانخواستہ چھوٹ گئیں ان کی قضاء پڑھ لے کیونکہ جس کے ذمہ ایک نماز بھی فرض باقی ہے، اس کی نماز نفل قابلِ قبول نہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سن بلوغ کو دیکھے کہ کب سے نماز کا پابند ہے اگر پتہ چلے کہ سن بلوغ کے پانچ سال بعد پابندی سے نماز اداہوتی رہی تو پانچ سال کی نماز اگر اس طرح سے قضاء کرے کہ ہر نماز کے ساتھ اسکی پانچ قضائیں بھی پڑھ لے تو ایک سال میں فارغ ہوجائے گا اور اگر وقت کی نماز کے ساتھ صرف ایک کی قضا کرے تو پانچ سال میں سبکدوش ہوگا۔ ان قضا نمازوں کے ادا کرنے میں چھپانے کا اہتمام کرے، چار رکعت والی نمازوں کی قضا میں ہر رکعت میں بعد سورت فاتحہ کے کوئی سورہ یا تین آیت پڑھ لے۔ وتر کی قضا میں **دعائے قنوت** پڑھ کر تیسری رکعت کے بعد قعدہ کرے اور ایک رکعت اس کے ساتھ اور ملائے تاکہ چار ہوجائیں، یہ جو بعض برزگوں نے رجب المـــرجب یا شعبان المعظـــم میں چار رکعت قضائے عمری کی تعلیم دی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر نماز کی قضا کرے اور مزید جرم تاخیر پر ندامت کا اظہار کرنے کے لئے سال میں ایک دن چار رکعت بھی پڑھ لے۔ یہی حال روزہ اور زکوٰۃ کا بھی ہے کہ جس کے ذمہ کوئی فرض باقی ہے اس کا کوئی نفل روزہ یا نفل صدقہ قابلِ قبول نہیں اسی کو کہتے ہیں کہ قربِ نوافل کا حقدار وہ ہے جو قرب فرائض حاصل کرچکا ہو یعنی ڈیوٹی سے زیادہ کام کی اجرت کا مستحق وہ ہے جو اپنی ڈیوٹی ادا کرچکا ہو اس کے بعد نماز تہجد رات کو بارہ رکعتیں خواہ اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورہ اخلاص بعد سورہ فاتحہ کے بارہ مرتبہ۔ دوسری رکعت میں گیارہ مرتبہ، اسی طرح کرتا ہوا بارہویں رکعت ایک مرتبہ پڑھے، خواہ کوئی دوسری سورہ پڑھے اور نماز اشراق آفتاب کے طلوع ہوکر سوانیزے بلند ہونے کے بعد چار رکعت، نماز چاشت آفتاب کے نکلنے پر دو تین گھنٹے گزر جانے پر چار رکعت اور نماز اَوَّابین مغرب کے بعد چھ رکعت کی پابندی کرے۔ نماز فجـــر کے بعد آفتاب نکلنے کے پہلے اور نماز عصـــر کے بعد آفتاب ڈوبنے سے پہلے "مسبعات عشـــر" پوری پابندی کے ساتھ ترک نہ کرے، کیونکہ ہر ســالک خواہ مبتدی ہو یا منتہی اِس کا برابر پابند رہتا ہے یعنی جس نے اس ورد کو پڑھا اس نے گویا تمام ورد پڑھنے کا ثواب کمایا۔

مسبعات عشر: سورۃ الحمد مع تسمیہ (۷بار) سورۃ الناس مع تسمیہ (۷بار)، سورہ الفلق مع تسمیہ (۷بار)، سورہ الاخلاص مع تسمیہ (۷بار)، سورہ الکافرون مع تسمیہ (۷بار) آیۃ الکرسی مع تسمیہ الی ھم فیھا خالدون (۷بار) کلمۂ تمجید یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ٥ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِا اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ٥ (۷بار) اس کے بعد ایک بار یہ دعا پڑھے: عَدَدَمَاعِلَمَ

اللّٰہُ وَزِنَۃَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ وَمَلَاءَ مَاعَلِمَ اللّٰہُ اس کے بعد ۷ بار یہ درود شریف پڑھے:-اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وحَبِیْبِکَ وَرَسُولِكَ النَّبِیِّ الأُمِّیِّ وَعَلیٰ آلِہٖ بَارِکْ وَسَلِّمْ اس کے بعد ۷ بار یہ دعاء پڑھے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالِدَی وَارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا o اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ o اس کے بعد ۷ بار یہ دعا پڑھے:-اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ اِفْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلاً وَّاٰجِلاً فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَآ اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ وَّلَاتَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنَّکَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ الرَّؤُوْفُ الرَّحِیْمُ o بعد اسکے چھ بار اس دعا کو پڑھے:-اَللّٰھُمَّ اَھْدِنِیْ بِرَفْعَتِکَ یَارَافِعُ وَتَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ o اس کے بعد اکیس باریَا جَبَّارُ اس کے بعد تین بار سُبْحَانَ الْعَلِیِّ الدَّیَّانِ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ سُبْحَانَ اللّٰہِ الشَّدِیْدِ الْاَرْکَانِ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْمُسَبِّحِ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ سُبْحَانَ مَنْ لَّایَشْغُلُہٗ شَانٌ عَنْ شَانٍ سُبْحَانَ مَنْ یَّذْھَبُ بِاللَّیْلِ وَیَاتِیْ بِالنَّھَارِ اور اگر عصر کے بعد پڑھے تو یوں کہے:-سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِکَ عَلیٰ حِلْمِکَ بَعْدَ عِلْمِکَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِکَ عَلیٰ عِفْوِکَ بَعْدَ قُدْرَتِکَ سُبْحَانَ مَنْ لَہٗ لُطْفٌ خَفِیٌّ فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِینَ تُمْسُونَ وَحِینَ تُصْبِحُونَ o وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ o يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ o سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ o وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ o وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ o اور تلاوت قرآن شریف کم ازکم سو آیات روزانہ کرے۔ بعد مغرب سو مرتبہ کلمہ طیبہ اور بعد عشاء ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص اور ہزار مرتبہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ o (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم) پڑھا کرے اور ہر مہینہ میں سیز دہم (تیرہویں تاریخ) وچہار دہم (چودھویں تاریخ) وپانزدہم (پندرھویں تاریخ) روزہ رکھے اور چھ دن عید کے اور نو دن عشرۂ اول ذی الحجہ کے روزے رکھے اگر نہ ہو سکے تو نو دس کے روزے ترک نہ کرے بڑا ثواب ہے اور بست وہفتم ماہ رجب اور شبِ برأت اور عرفہ کے دن اور ہر پنجشنبہ وجمعہ کے روزے رکھے اور صحبت بد اور غذائے حرام سے پرہیز کرے اور پابندئ سنت کا ہر دم لحاظ رکھے اور اپنے مرشد سے جو کچھ وظیفہ یا ذکر و شغل پاوے اس پر عمل کرے۔ دوسروں کے کہنے پر ہرگز خیال نہ کرے۔ جاننا چاہیئے کہ جو کشود کار حاصل ہو گا بوسیلہ اپنے مرشد کے ہو گا۔

استغفار اولیاء: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ جَمِیْعِ مَا کَرِہَ اللّٰہُ قَوْلًا وَّ فِعْلاً وَّسَمْعًا وَّحَاضِرًا وَّنَاظِرًا مِّنْ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ o

روزانہ سو بار پڑھنے والا چند سال بعد گناہوں سے محفوظ فرمالیا جاتا ہے۔

استغفار ملائکہ: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ روزانہ سو بار پڑھنے والا رزق وسیع پاتا ہے۔

دعائے برائے حفاظت: اَللّٰہُ حَفِیْظٌ لَطِیْفٌ قَدِیْمٌ اَزَلِیٌّ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَّا یَنَامُ

دو سجدوں کے درمیان کی دعائیں: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَ عَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ **ترجمہ:** اے اللہ سبحانہ وتعالیٰ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اور میرے نقصان پورے کر اور مجھے بلندی عطا کر اور مجھے ہدایت دے اور صحت دے اور رزق دے (سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

اَللّٰھُمَّ اخْتِمْ لنا بِحُسْنِ الْخَاتِمَۃِ وَلاَ تَخْتِمْ عَلَیْنَا یَا اللہ بِسُوءِ الْخَاتِمَۃِ آمین

حضرت سیدنا ابن جریج علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جب تم کوئی **اچھا عمل** کرو تو یہ نہ کہو کہ "**یہ کام میں نے کیا ھے**"۔(احیاء علوم دین)

الاشرفی جنتری	جنوری 2022	جمادی الاول 1443	پوس بنگلہ 1428	پوس فصلی 1429	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
سنیچر	1	27	16	14	عرس حضرت مولانا غلام ربانی فائق علیہ الرحمہ
اتوار	2	28	17	15	نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی
پیر	3	29	18	16	عرس حفیظ الدین لطیفی تکیہ شریف کٹیہار / امام النحو علامہ جیلانی اشرفی علیہاالرحمہ / جمادی الآخر کا چاند دیکھئے
منگل	4	یکم جمادی الثانی	19	17	عرس حافظ ملت علیہ الرحمہ مبارکپور (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ)
بدھ	5	2	20	18	وصال حضرت سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ شریف قدس سرہ
جمعرات	6	3	21	19	عرس محمد عبدالحکیم جوش صدیقی میرٹھی اشرفی / سید شاہ فقیر باشاہ قادری سہروری علیہاالرحمہ
جمعہ	7	4	22	20	عرس حضرت عبدالباری علیہ الرحمہ فرنگی محلی لکھنؤ
سنیچر	8	5	23	21	عرس مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمہ / عرس نعیم الدین بلگرامی علیہ الرحمہ
اتوار	9	6	24	22	عرس سید نیاز بے نیاز علیہ الرحمہ بریلی / حضرت مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ بستی
پیر	10	7	25	23	عرس حضرت سید شاہ مرشد پیر سہروری علیہ الرحمہ / حضرت قاری مصلح الدین علیہ الرحمہ کراچی
منگل	11	8	26	24	عرس حضرت مخدوم ماہمی علیہ الرحمہ (ماہم شریف)
بدھ	12	9	27	25	عرس حضرت شمس الدین ترک علیہ الرحمہ (پانی پت)
جمعرات	13	10	28	26	عرس سید العلماء علیہ الرحمہ مارہرہ شریف / سید فخر الدین شاہ سہروری علیہ الرحمہ
جمعہ	14	11	29	27	عرس حضرت مولانا جلال الدین رومی سہروردی / حضرت سید بابا فخر الدین سہروردی علیہاالرحمہ
سنیچر	15	12	یکم ماگھ	28	یوم جمہوریہ / عرس سید شمس الدین علیہ الرحمہ بہار
اتوار	16	13	2	29	
پیر	17	14	3	30	وصال حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی شافعی علیہ الرحمہ ایران
منگل	18	15	4	یکم ماگھ	عرس حضرت مخدوم عبدالحق علیہ الرحمہ (ردولی شریف)
بدھ	19	16	5	2	عرس حضرت سید صدرالدین راجو قتال حسینی سہروردی علیہ الرحمہ اوچ شریف
جمعرات	20	17	6	3	عرس حضرت عبدالصمد چشتی (پھپھوند شریف) / حضرت عبدالقہار ضیاء الدین سہروردی علیہماالرحمہ
جمعہ	21	18	7	4	عرس قطب ربانی سید شاہ طاہر اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی)
سنیچر	22	19	8	5	عرس سید شاہ عالم جلالی بخاری علیہ الرحمہ احمد آباد / علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ
اتوار	23	20	9	6	عرس شاہ حبیب اللہ پھلواری شریف / ولادت خاتون جنت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا
پیر	24	21	10	7	عرس سید احمد کبیر المعروف داداحیات قلندر علیہ الرحمہ
منگل	25	22	11	8	وصال حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (مدینۃ المنورہ)
بدھ	26	23	12	9	خلافت خلیفۂ دوئم حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
جمعرات	27	24	13	10	عرس شیخ عبدالقدوس گنگوہی علیہ الرحمہ
جمعہ	28	25	14	11	عرس حضرت مولانا مبارک حسین علیہ الرحمہ چھپرا
سنیچر	29	26	15	12	ولادت حضور شیخ اعظم مفتی سید اظہار اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ شریف
اتوار	30	27	16	13	عرس حضرت شاہ گوہر علی علیہ الرحمہ ٹانڈہ نزد کچھوچھہ مقدسہ
پیر	31	28	17	14	نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی

مختصر تعارف انٹرنیشنل سنی سینٹر ناگپور

مہاراشٹر کے شہر ناگپور کا عظیم الشان دینی، تبلیغی، اصلاحی و فلاحی اسلامک انٹرنیشنل سنی سینٹر جو کہ پچھلے آٹھ سالوں سے خدمت دین متین میں مصروف عمل ہے۔ اس میں دینی وملی اور فکری اعتبار سے جماعت اہل سنت کے لیے بہت ہی عمدہ کام ہو رہا ہے۔ جس سے ہماری قوم کے سینکڑوں طلبہ وطالبات نے فائدہ اٹھایا اور بحمدہ اللہ تعالی تاہنوز یہ سلسلہ جاری وساری ہے اور ان شاء اللہ عزوجل جاری وساری رہے گا۔ اسے پورے ملک بلکہ پورے ایشیاء میں سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ اشرفیہ کے فروغ وارتقاء اور تحفظ ناموس سنیت واشرفیت کا ایک مضبوط اور مستحکم قلعہ یقین کیا جاتا ہے۔ اس کے بانی وسرپرستِ اعلیٰ: جانشین حضور محبوب العلماء مجاہد اسلام حضور الشاہ سید عالمگیر اشرف الجیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی والنورانی صاحب قبلہ ہیں، نیز آپ کی سرپرستی میں یہ منزل عروج کی طرف رفتہ رفتہ گامزن ہے۔ لہذا فی الوقت زمانہ کی رفتار اور وقت کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس میں مندرجہ ذیل شعبہ جات بھی قائم کیے گئے ہیں:

دارالافتاء والقضاء کا قیام: اس اہم شعبہ سے عوام اہلسنت استفادہ کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی مسائل میں تحریری فتاویٰ کی صورت میں بھی ان کی رہنمائی کی جاتی ہے نیز یومیہ کئی افراد خود حاضر ہو کر زبانی مسائل معلوم کرتے ہیں۔ فون کے ذریعے بھی مسائل میں لوگوں کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

شعبہ نشر واشاعت: کسی بھی عظیم مشن کے فروغ کے لئے ذرائع ابلاغ اور نشر واشاعت کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے اسی ضرورت کے تحت انٹرنیشنل سنی یہ نظام مرتب کیا ہے۔ جس کی بدولت ادارہ کے پیغام کی ترویج واشاعت کا سلسلہ قابل رشک حد تک دراز ہو تا ہے۔

انٹرنیشنل سنی چینل کا قیام: اس پر انٹرنیٹ کے ذریعے پوچھے گئے سوالات کے جوابات دیے جاتے ہیں۔ عوام الناس کے الجھے ہوئے مسائل کا حل اور تشفی بخش جواب قرآن وسنت اور اقوال فقہاء احناف کی روشنی میں دیتے ہیں۔

اشرفی خانقاہ کا قیام: اس میں خدمت خلق کے لئے باضابطہ طور سے اشرفی خانقاہ کا قیام بھی عمل میں ہے جس میں پریشان ومصیبت زدہ لوگوں کا فی سبیل اللہ روحانی علاج ومعالجہ، دعاو تعویذات اور نقوش اشرفیہ وغیرہم کے ذریعے علاج وہ معالجہ کیا جاتا ہے اور ہر جمعرات بعد نماز عشاء محفل حلقۂ ذکر اور جوانان اہلسنت کی روحانی تربیت کی جاتی ہے۔

جامعہ قادریہ سید محبوب اشرف: انٹرنیشنل سنی سینٹر میں جامعہ قادریہ سید محبوب اشرف کا قیام بھی کیا گیا ہے جس میں قرب وجوار کے غیر رہائشی بچے زیر تعلیم ہے جس کے لیے فی الحال باصلاحیت اور تجربے کار عالم دین موجود ہے نیز دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم بھی سنی سینٹر کے نصاب میں شامل ہے جس پر انتظامیہ اور اساتذہ کی خصوصی توجہ ہے۔ اسی طرح انٹرنیشنل سنی سنٹر میں قومی وملت کے لئے دینی علوم و فنون کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم وفنون کا بھی معقول انتظام کیا گیا مثلاً کالج یونیورسٹی کے طلباو طالبات کے لئے فی سبیل اللہ مندرجہ ذیل کورسیز ہیں:

Computer Course	Fashion Designging Course	Silai Machine Opretor	Life Skill
Hand Embroidery	Information & Guidence Center	Soft Skill Centre	Tally/Account
Computer Skills	Communication Skill	English Spoken Course	DTP& DSFA
Web Designinig	HTML Course	Digital Marketing Course	Job Placement

آئندہ کے عزائم: تربیت ائمہ مساجد کا قیام — اردو لائبریری کا قیام — ایمبولینس ونعش گاڑی کا اہتمام — عید گاہ کا قیام

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ انٹرنیشنل کی معاونین حضرات کی خدمات کو قبول فرمائے اور حاسدوں کے حسد سے محفوظ فرمائے آمین

مرے مزار میں روح

کلام: محبوب ربانی ھم شبیہ غوث الاعظم

حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ النورانی

غم فراق سے رہتی ہے انتشار میں روح
جو وصل ہو تو رہے شاد جسم زار میں روح

نہ قبر پر بھی اگر بعد مرگ آیا تو
رہے گی تیرے ہی تا حشر انتظار میں روح

سنا دے مژدہ دیدار جلد اے قاصد
بہت دنوں سے تپاں ہے فراق یار میں روح

نہ سخت ہاتھ لگاؤ سنبھل کے شانہ کرو
چھپی ہے کاکل مشکیں کے تار تار میں روح

طبیب دیکھ کے بیمارِ عشق کو بولا
بس اک حباب سی باقی ہے جسم زار میں روح

اگر نہ آئے عیادت کو وقت نزع بھی تم
تڑپ تڑپ کے رہے گی مرے مزار میں روح

خبر نہیں تن لاغر کی **اشرفی** ہم کو
بھٹکتی پھرتی کہیں ہوگی کوئے یار میں روح

☆☆☆☆☆

اشرفی ناز کر تو اشرف پر

کون پاتا ہے خانداں ایسا

اشرفی ترانہ

کلام: حضرت سید محدث اعظم ہند ابو المحامد سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی نور اللہ مرقدہ

سرورا شاہا کریما دستگیرا اشرفا
حرمت روح پیمبر اک نظر کن سوئے ما

اے شہ سمناں و غوث العالم پیر و ہدیٰ
صاحب فضل و عطا سر چشمۂ جود و سخا
تیرے در پر تیرا منگتا دست بستہ ہے کھڑا
لاج رکھ لے میرے داتا میرے خالی ہاتھ کا

سرورا شاہا کریما دستگیرا اشرفا
حرمت روح پیمبر اک نظر کن سوئے ما

شہریار اولیاء اے صاحب عزو قار
اے گل باغ ولایت دونوں عالم کی بہار
ہوں خزانِ غم کے ہاتھوں آجکل زار و قطار
تیری چوکھٹ پر کھڑا ہوں ہاتھ باندھے اشکبار

سرورا شاہا کریما دستگیرا اشرفا
حرمت روح پیمبر اک نظر کن سوئے ما

اک طریقے پر نہیں رہتا کبھی دنیا کا حال
ہر کمال را زوال ہر زوال را کمال
کٹ گئیں فرقت کی راتیں اب تو ہو روز وصال
ہاں نکل اے آفتاب حسن اے مہر جمال

سرورا شاہا کریما دستگیرا اشرفا
حرمت روح پیمبر اک نظر کن سوئے ما

آگئے ہیں اب عداوت پر بہت اہل زمن
ایک میں ہوں ناتواں اور لاکھ ہیں رنج و محن
سیّد محتاج کی سن لے برائے پنجتن
بول بالا ہو ترا آباد تیری انجمن